Vol. I
No. 8



Thursday
4th March, 1954

HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY DEBATES
Official Report

PART II—PROCEEDINGS OTHER THAN QUESTIONS AND ANSWERS

CONTENTS

	Pages
Message from Rajpramukh	847
L. A. Bill No. V of 1954, the Hyderabad Court Fees (Amendment) Bill 1954—Introduced	847
Resolution disapproving the Ordinance No. I of 1954, the Hyderabad Salaries of Ministers (Amendment) Bill, 1954—Resolution Negatived	847-870
L. A. Bill No. I of 1954, the Hyderabad Salaries of Ministers (Amendment) Bill, 1954—Passed	870-402
L. A. Bill No. II of 1954, the Hyderabad Allowances of Ministers (Amendment) Bill, 1954—Passed	402-415

Note :—In this Part, a star (*) at the beginning of a speech denotes confirmation not received.

GOVERNMENT PRESS
HYDERABAD-DN.
1954

THE HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY

Thursday, the 4th March, 1954

The House Met at Half Past Two of the Clock

[MR. SPEAKER IN THE CHAIR]

QUESTIONS AND ANSWERS

(SEE PART I)

Message From Rajpramukh

Mr. Speaker : Before proceeding with item No. 2 on the Order of Business, I would read out for the information of the Members, a letter which I have received from the Rajpramukh. It reads as follows :

"I received with great satisfaction the expression by the Members of the Legislative Assembly for the address I delivered to them on 26th February, 1954".

L.A. Bill No. V of 1954, the Hyderabad Court Fees (Amendment) Bill 1954

The Minister for Excise , Forests & Revenue (Shri K. V. Ranga Reddy) : I beg to introduce L. A. Bill No. V of 1954, the Hyderabad Court Fees (Amendment) Bill, 1954.

Mr. Speaker : The Bill is introduced.

Resolution disapproving the Ordinance No. I of 1954, the Hyderabad Salaries of the Ministers' (Amendment) Ordinance No. I

Mr. Speaker : We shall now take up the 3rd item, *viz.*, first reading of L. A. Bill No. I of 1954, the Hyderabad Salaries of Ministers (Amendment) Bill, 1954 introduced by Shri Vinayak Rao Vidyalankar, Minister for Finance. The 4th item is also connected with the Bill, *viz.*, Shri K. Venkatrama Rao to move the following motion, namely—

"This Assembly disapproves the Hyderabad Salaries of Ministers (Amendment) Ordinance I of 1954, promulgated by

the Rajpramukh of Hyderabad under Article 213 (1) read with Article 238 of the Constitution, being unwarranted and inconsistent with the provisions of Article 192 read with Article 238 of the Constitution".

ایل - اے - بل نمبر (۱) بابته ۵۴ع کے کلاز (۲) میں یه ھے -

"The Hydrabad Salaries of Ministers (Amendment) Ordinance, 1954, is hereby repealed.

کیا اس سے رزولیوشن کا مقصد پورا نہیں ھوسکتا -؟

شری کے وینکٹ رام راؤ (چنا کونڈور) اسپیکر سر - اس میں شک نہیں که ریزولیوشن اور بل دونوں انٹر کنکٹڈ (Inter connected) ضرور ھیں - لیکن میں کہونگا که موشن پر ڈسکشن ہونے کے بعد بل پر ڈسکشن ھونا چاھئے - کیونکه موشن آرڈیننس کو (Disapprove) کرنے کے لئے پیش کیا گیا ھے - اگر ڈس اپروول کا موشن منظور ھو جائے تو یه بل پیش ھی نہیں ھوسکتا - میرا کہنا یه ھے که راج پرمکھ کو آرڈیننس اشیو (Issue) کرنے کا اختیار ھی نہیں ھے - میں اپنے آرگیومنٹس (Arguments) ھاؤس کے سامنے رکھونگا -

مسٹر اسپیکر - بل کی فسٹ ریڈنگ کے موقع پر وہ چیزیں آجائیں گی -

شری کے - وینکٹ - رام راؤ - دونوں کے پرنسپلس (Principles) الگ الگ ھیں - دونوں کو جوڑنے کی ضرورت نہیں ھے - موشن پر علیحدہ ڈسکشن ھونا چاھئے اور بل علیحدہ لیا جاسکتا ھے -

شری کے - اننت ریڈی (بالکنڈہ) مسٹر اسپیکر سر - میں اس سلسله میں آپ کی توجه کانسٹی ٹیوشن کے آرٹیکل (۲۱۳) سب آرٹیکل ۲ (اے) کی جانب مبذول کرانا چاھتا ھوں - اس میں آرڈیننس کے بارے میں یه ھے -

"Shall be laid before the Legislative Assembly of the State, or where there is a Legislative Council in the State, before both the Houses, and shall cease to operate at the expiration of six weeks from the reassembly of the Legislature, or if before the expiration of that period a resolution disapproving it is passed by the Legislative Assembly and agreed to by the Legislative Council, if any, upon the passing of the resolution or, as the case may be, on the resolution being agreed to by the Council;

جو آرڈیننس نافذ ھوا ھے اس کو پہلے ھاؤس کے سامنے رکھا جائیگا اور اس آرڈیننس کے بارے میں جو رزولیوشن پیش ھوا ھے اس پر بحث ھونیکے بعد ھی بل [illegible]

مسٹر اسپیکر - آرڈیننس کی کاپیاں تو هاؤس میں تقسیم کی جاچکی هیں -

شری کے۔ اننت ریڈی- اس سلسله میں جو رزولیوشن پیش هوا هے آرڈیننس کے خلاف هے اس پر پہلے ڈسکشن هونا چاهئے - اس کے بعد بل لیا جاسکتا هے -

مسٹر اسپیکر - ڈسکشن کے لئے تو میں نے مانعت نہیں کی هے - میں نے اسی خیال سے اس کو اڈمٹ بھی کیا هے - میں یه نہیں چاهتا که اس پر ڈسکشن نہو - سوال صرف اتنا هی هے که کیا بل کے کلاز (۳) کے پاس هونے سے آرڈیننس خود بخود منسوخ نہیں هوتا ؟ رزولیوشن کے منشا سے متعلق کلاز خود بل میں آچکا هے - ایسی صورت میں بل کی فرسٹ ریڈنگ کے وقت رزولیوشن پر بحث هوسکتی هے -

شری بی - ڈی - دیشمکھ (بھوکردن - عام) رزولیوشن آرڈیننس کو چیلنج کرتے هوئے دیا گیا هے - تاوقتیکه اس پر بحث نہو اصل بل پر بحث نہیں هوسکتی -

مسٹر اسپیکر - ایسا تولے ڈاؤن (Lay down) نہیں کیا گیا هے -

شری کے - وینکٹ - رام راؤ - آرٹیکل ۲۱۳ ضمن(۳) کے تحت میں اعتراض بھی کرنے والا هوں - اس میں یه هے -

"If and so far as an Ordinance under this Article makes any provision which would not be valid if enacted in, an Act of the Legislature of the State assented to by the Governor, it shall be void :

اس لئے یه آرڈیننس وائڈ (Void) هے - وائڈ آرڈیننس (Void Ordinance) اینکٹمنٹ نہیں بن سکتا - دونوں کے اسکوپس (Scopes) الگ هیں-

مسٹر اسپیکر - کلاز (۳) میں یه هے -

"If and so far as an Ordinance under this Article makes any provision which would not be valid if enacted in an Act of the Legislature of the State assented to by the Governor it shall be void".

یه تو ایسی چیزوں سے متعلق هے جو لیجسلیچر کے دائرہ اختیار سے باهر هیں -

Shri K. Venkatrama Rao : That is my fundamental contention.

Mr. Speaker : Is there anything which would prevent this Bill from coming before the Legislature ?

Shri K. Venkatrama Rao : Yes.

Mr. Speaker : Then it would be void itself.

منسٹر فار لوکل گورنمنٹ اینڈ ایجوکیشن (شری گوپال راؤ اکبوٹے) - جیسا کہ عالی جناب نے فرمایا بل کے کلاز (۴) کو کنسیڈر کرتے وقت رزولیوشن پر بحث ہوسکتی ہے - آنریبل ممبر کا یہ اعتراض ہیکہ راج پرمکھ کو آرڈیننس جاری کرنے کا اختیار ہی نہیں ہے - اس بل کے کلاز (۴) میں یہ مطالبہ کیا گیا ہے کہ جو آرڈیننس جاری کیا گیا ہے اس کو رپیل (Repeal) کیا جائے - آرڈیننس کو رپیل کرنے کے لئے ہی بل پیش کیا گیا ہے کیونکہ اب اس کی ضرورت باقی نہیں رہی - آنریبل ممبر چاہتے ہیں کہ رزولیوشن کو پاس کر کے آرڈیننس کو ڈس اپرو (Disapprove) کیا جائے - رزولیوشن اور بل دونوں کا منشا یہی ہے کہ آرڈیننس کو باقی نہ رکھا جائے - یہ نہیں کہا جاسکتا کہ بل کے کلاز (۴) اور رزولیوشن کا تعلق نہیں ہے - یہ بھی صحیح نہیں ہیکہ آنریبل ممبر کا رزولیوشن منظور ہوجائے (جس کا امکان نہیں) تو یہ بل نہیں آسکتا - میں اس اعتراض کو سمجھنے سے قاصر ہوں - اگر وہ آرڈیننس نہوتا اور یہ بل انٹروڈیوس نہ بھی کیا جاتا تو ایسی صورت میں بھی اوریجنل ایکٹ (Original Act) میں امنڈ منٹ کرنے میں کونسی مانعت ہے ؟ بل تو آچکا ہے - بل پر اعتراض نہیں ہے جہاں تک آرڈیننس کے وائیڈ ہونے کا اعتراض ہے اس کی وجہ سے بل کس طرح وائیڈ (Void) ہوسکتا ہے ؟ ایسی صورت میں کلاز (۴) کے تحت مشترکہ طور پر بحث ہوسکتی ہے - اس سے زیادہ سہولت ہوگی -

شری جی - ہنمنت راؤ (سلگ) - آرڈیننس کو ہی رپیل کرنے کا سوال نہیں ہے اسکے علاوہ بھی کانسٹی ٹیوشنل پائینٹس ریزولیوشن کے ذریعہ ریز (Raise) کئے گئے ہیں .. بل تو سیلریز انکریز کرنے کے بارے میں ہے - بحث ہمارے سامنے یہ ہے کہ جو آرڈیننس نکالا گیا ہے وہ کانسٹی ٹیوشنل ہے یا نہیں - اس لحاظ سے میرے خیال میں یزولیوشن پہلے آنا چاہئے -

شری کے - وینکٹ - رام راؤ - منسٹرس جو ڈس کوالیفائڈ ہورہے ہیں آرڈیننس کے ذریعہ اس ڈسکوالیفیکیشن کو ریمو (Remove) کیا جارہا ہے - میرا موشن ڈسکس ہونے سے پہلے ہی میں یہ چیز عالی جناب کے ملاحظہ میں لانا چاہتا ہوں کہ جو ڈس کوالیفیکیشن ہوا ہے اسکو دور کرنے کا اختیار راج پرمکھ کو ہے یا نہیں - اگر اختیار ہے تو اسکا استعمال کس طرح ہونا چاہئے یہ آرٹیکل (۱۹۲) میں بتایا گیا ہے - راج پرمکھ کو اس کے لئے الکشن کمیشن کا مشورہ حاصل کرنا پڑیگا - کانسٹی ٹیوشن میں جو پروسیجر بتلایا گیا ہے وہ اڈاپٹ نہیں کیا گیا ہے -

مسٹر اسپیکر - لیکن آپ کا ریزولیوشن تو ویسا نہیں ہے - اسکا منشا ایسا نہیں ہوتا -

شری کے - وی - رام راؤ - ریزولیوشن میں یہ ہے :-

"This Assembly disapproves the Hyderabad Salaries of Ministers (Amendment) Ordinance I of 1954, promulgated by the

Rajpramukh of Hyderabad under Article 213 (1) read with Article 238 of the Constitution, being unwarranted and inconsistent with the provisions of Article 192 read with Article 238 of the Constitution".

میرا جو اعتراض ہے وہ آرٹیکل ۱۹۲ کے تحت ہے یعنی یہ پروسیجرل (Procedural) ہے اور اسکے علاوہ میان ڈیٹری (Mandatory) پراویژن ہے۔ اس طرح مناسب یہ ہے کہ میرا موشن ہر طرح پہلے لیا جائے۔

چیف منسٹر (شری بی۔ رام کشن راؤ) ۔ مسٹر اسپیکر۔ سر۔ میں ایک چیز عرض کردینا چاھتا ہوں۔ آنریبل ممبر کو یہ اختیار ہے کہ وہ کوئی بھی رزولیوشن پیش کریں لیکن جو دلیل آنریبل ممبر پیش فرمارہے ہیں اسکی نسبت مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ آرٹیکل ۱۹۲ کے اصول سے بحث کی جا رہی ہے اور یہ کہا جا رہا ہے کہ آرڈیننس کے ذریعہ راج پرمکھ نے کسی شخص کے ڈسکوالیفیکیشن کو دور کیا اور انہوں نے آرٹیکل ۱۹۲ کے تحت ایکشن لیا۔ یہ خیال خود غلط ہے۔ آپ آرٹیکل ۱۹۲ ملاحظہ فرمائیں۔

مسٹر اسپیکر ۔ بہتر یہ ہوگا کہ ڈسکشن کیلئے وقت مقرر کر دیا جائے۔ کیونکہ آنریبل ممبرس اگر اس طرح بحث کرتے جائیں تو بہت سا وقت صرف ہوگا۔ آنریبل ممبرس یہ بھی لحاظ رکھیں کہ اب جو آرگیومنٹس پیش کئے جائیں گے بل پرڈسکشن کے وقت وھی آرگیومنٹس نہ دھرائے جائیں۔

شری کے۔ وی۔ رام راؤ ۔ آرڈیننس نمبر (۱) جو ابتدائے سال میں ھی راج پرمکھ نے جاری فرمایا ہے اس کا تاریخی پہلو بھی میں ایوان کے ملاحظہ میں لانا چاھتا ہوں۔

مسٹر اسپیکر ۔ بحث کے لئے ایک گھنٹہ کافی ہوگا۔

شری کے۔ وی۔ رام راؤ ۔ ممکن ہے کہ میرے دیگر ساتھی بھی اس میں حصہ لیں اور اوس طرف کے آنریبل ممبرس بھی حصہ لیں ......

مسٹر اسپیکر ۔ بحث جسقدر جلد اور جس قدر مختصر ہو کی جائے ۔

شری کے۔ وی۔ رام راؤ ۔ اس طرح ڈپٹی منسٹرس جو ہیں ...

Mr. Speaker : The Resolution has not been moved yet.

Shri K. Venkatrama Rao : I beg to move :

"This Assembly disapproves the Hyderabad Salaries of Ministers (Amendment) Ordinance I of 1954 promulgated by the Rajpramukh of Hyderabad under Article 213 (1) read with Article 238 of the Constitution, being unwarranted and inconsistent with the provisions of Article 192 read with Artilce 238 of the Constitution".

Mr. Speaker : Resolution moved.

شری کے-وی-رام راؤ - اسپیکر سر - آرڈیننس کا جو تاریخی پس منظر ہے وہ یہ ہے کہ ۵ - فبروری کے دن ڈپٹی منسٹروں کی جانب سے حلف وفا داری اٹھایا گیا اور انکا تقرر بھی اسی دن سے عمل میں آیا - اب یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ڈپٹی منسٹرس نے ایک عہدہ قبول کیا ہے - آیا وہ ایسے عہدے قبول کرسکتے ہیں یا نہیں - اس سلسلہ میں دستور ہند صاف ہے کہ اگر کوئی آنریبل ممبر اسمبلی آفس آف پرافٹ (Office of profit) اصل کرنا چاہے تو اسکو چاہئے کہ اسمبلی سے اجازت لے یعنی اس طرح کا ایک قانون اسمبلی سے پاس ہو اور انکو مجاز گردانا جائے کہ وہ اس عہدہ کو قبول کریں - اب یہ تو صاف ظاہر ہے کہ یہ آفس آف دی پرافٹ ہے یا نہیں - وہ آفس آف دی پرافٹ ہے - اس سلسلہ میں تنخواہ ملتی ہے - بھتہ ملتا ہے - الونس ملتا ہے - اس لئے یہ آفس آف دی پرافٹ ہے - اسکے لئے ایک انیا کٹمنٹ کی ضرورت ہے - لیکن میں صاف طور پر یہ کہنے کے موقف میں ہوں کہ اسمبلی کے ذریعہ کوئی انا کٹمنٹ نہیں کیا گیا - اور انیا کٹمنٹ ہونے اور انہیں مجاز گرداننے سے قبل ہی حلف وفا داری اٹھایا گیا اور کام بھی شروع کردیا گیا - اسطریقہ سے میرا جو آرگیومنٹ ہے اسکی تائید آرٹیکل ۱۹۱ سے ہوتی ہے - آرٹیکل ۱۹۱ کا ضمن (۱) یہ ہے -

"If he holds any office of profit under the Government of India or the Government of any State specified in the First Schedule other than the office declared by the Legislature of the State.

میں ان الفاظ پر بہت زور دیتا ہوں -

"other than the office declared by the Legislature of the State by law not to disqualify its holder".

محض اس عہدے کو قبول کرنے سے وہ ڈس کوالیفائیڈ نہیں ہوگئے اس قسم کا قانون مجلس مقننہ سے پاس ہونا ضروری ہے - لیکن اس قسم کا کوئی قانون مجلس مقننہ سے پاس نہیں کیا گیا جب اس کے پہلے ہی ڈپٹی منسٹرس نے عہدہ کو قبول کیا ہے تو رٹراسپکٹیو ایفکٹ (Retrospective effect) دیتے ہوئے راج پرمکھ نے جو آرڈیننس نکالا ہے اس کی کیا ضرورت ہے - ۵ - فبروری سے ڈپٹی منسٹرس کو تنخواہ ملنا ضروری ہے ورنہ وہ پریشان ہوں گے ایسی کوئی بات نہ تھی کیونکہ ۲۲ - تاریخ کو اسمبلی منعقد ہونے والی تھی اس کے بعد منظوری حاصل کی جاسکتی تھی - لیکن آرڈیننس جاری کرنے کی اصل وجہ یعنی ۵ - فبروری سے تنخواہ ملنا نہیں ہے بلکہ اس کی اصل وجہ اس آرڈیننس کے دفعہ ۵ کو دیکھنے سے معلوم ہوسکتی ہے جو یہ ہے -

"For the avoidance of doubt, it is hereby declared that a person shall not be disqualified for being chosen as, or for being, a member of the Hyderabad Legislative Assembly merely by reason of the fact that he holds the office of a Deputy Minister",

اس طریقہ سے اسمبلی کے ذریعہ ایک قانون جاری ہونے کے بعد اس عہدہ کو قبول کرنے کی ضرورت تہی - تو وہ جو کمی تہی وہ جو نقص تھا اس کو دفعہ ۵ کے ذریعہ رفع کرنے کی کوشش کی جارہی ہے - اس طریقہ سے جو کوشش کی جارہی ہے راج پرمکھ اس میں کس حدتک حق بجانب ہیں وہ دوسری چیز ہے - لیکن اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ آفس آف دی پرافٹ ہے یا نہیں - ۵ فبروری کو جو عہدہ لئے ہیں اس سلسلہ میں جو شرح ہے اس میں یہ صاف ظاہر کیا گیا ہے کہ ایکچولی (Actually) عملا آفس آف دی پرافٹ اٹھانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے بلکہ اس کا امکان بھی ہوتو کافی ہے - یعنی ڈپٹی منسٹر بننے سے ان کو تنخواہ ملے گی یہ کافی ہے - یہ بھی ظاہر کیا گیا ہے کہ آفس آف دی پرافٹ سے والنٹری دست برداری ہوتے ہیں تو اس کے نیچر سے آفس آف دی پرافٹ ہونے سے روکا نہیں جاسکتا - محض تنخواہ سے دست برداری نہیں کہلائی جاسکتی کیونکہ یہ صحیح نہیں ہے - اس سلسلہ میں آیا یہ آفس آف دی پرافٹ ہے اس کو ثابت کرنے کے لئے میز پارلیمنٹری پراکٹس اور دوسرے حوالے بھی دئے گئے ہیں -

اس کی حدتک میں یہ پڑھ دیتا ہوں -

"Actual making of profit by the incumbent is not necessary to make an office of profit. It is enough if the holder of the office may reasonably be expected to make profit out of it, but the disqualification does not relate to the holding of an office to which any salary is attached, nor is there any other profit way of any reward, commodities, emoluments etc or any other advantage whatsoever. Profit is thus used in a wide sense and is not confined to mere pecuniary gain. On the other hand, the real question being whether remuneration of any kind is to the office, a voluntary renunciation of salary would not make the office other than one of profit".

اس طرح سے آپ نے پریونشن آف ڈس کوالیفیکیشن (Prevention of disqualification) کا ایک ایکٹ حیدرآباد میں پاس کیا ہے لیکن اس میں پریونشن آف ڈس کوالیفیکیشن ایکٹ کا جو شیڈول ہے اس میں ڈپٹی منسٹر کے عہدے کو شامل نہیں کیا گیا اس وجہ منسٹر کی تعریف کرتے ہوئے یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ منسٹر انکلوڈس ڈپٹی منسٹر اور اسکا عمل ۵ - فبروری سے ہوجائیگا - اس طرح ڈپٹی منسٹر کا عہدہ آفس آف دی پرافٹ ہونا ایک مسلمہ چیز ہے -

اس سلسلہ میں میز پارلیمنٹری پراکٹس اور دوسرے حوالے بھی دئے گئے ہیں لیکن میں اختصار سے کام لیتے ہوئے باسو کا منٹر کا پیج نمبر (۵۴۳) کا حوالہ دیتا ہوں جو آرٹیکل ۱۰۲ کے تحت اور یہ الفاظ آرٹیکل (۱۹۱) کے تحت بھی درج ہیں - وہاں بھی یہ کہا گیا ہے کہ ۱۰۲ کے تحت جو شرح ہے وہی یہاں بھی درج کی جائے گی -

یہاں ایک سوال اٹھاتھا کہ راج پرمکھ آرڈرس جاری کرتے وقت دفعہ ہ کے جو الفاظ ہیں ۔ اگر اس قسم کا شبہ راج پرمکھ کے دماغ میں نہیں ہے تو دفعہ ہ چیخ کر پکار کر کہہ رہا ہے کہ راج پرمکھ کے دماغ میں یہ چیز ہے کہ ڈپٹی منسٹرس ڈس کوالیفائی ہوتے ہیں۔ اور اسی لئیے اس کو ریموو کرنے کی ضرورت ہوئی ۔ میں عالی جناب چیف منسٹر صاحب کے ملاحظہ کے لئیے ایک دفعہ اور پڑھتا ہوں ۔

For the avoidance of doubt, it is hereby declared that a person shall not be disqualified for being chosen as, or for being, a member of the Hyderabad Legislative Assembly merely by reason of the fact that he holds the office of a Deputy Minister.

جب یہ ڈپٹی منسٹرس ڈس کوالیفائی نہیں ہوتے ہیں تو دفعہ ہ کو رکھنے کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ اس طریقہ سے یہ سوال اٹھا ہے کہ آیا ڈپٹی منسٹرس ڈسکوالیفائی ہوئے یا نہیں اس طرح کا سوال اٹھانے کے بعداب دوسرا سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اس قسم کا سوال اٹھنے پر راج پرمکھ خود اس کا تصفیہ کرسکتے ہیں۔ اس کا جواب آرٹیکل ۱۹۲ میں ملتا ہے ۔ وہ یہ ہے ۔

If any question arises as to whether a member of a House of the Legislature of a State has become subject to any of the disqualifications mentioned in clause (1) of Article 191, the question shall be referred for the decision of the Governor and his decision shall be final -

ٹھیک ہے ۔ یہاں یہی رکھا گیا ہے ۔ ۲۳۸ اور ۱۹۲ دونوں آرٹیکلس کو ملا کر پڑھیں تو یہ تصفیہ ہوجاتا ہے ۔ اس کے بعد ضمن ۲ صاف طور پر یہ کہتا ہے ......

Before giving any decision on any such question, the Governor shall

یہاں " Shall " کا لفظ استعمال کیا گیا ہے جو میان ڈیٹری ہے ۔

shall obtain the opinion of the Election Commission and shall act according to such opinion.

تو یہاں یہ ہونا چاہیئے کہ جونہی یہ مسئلہ راج پرمکھ کے حوالہ کیا گیا آرٹیکل ۱۹۲ ضمن (۲) کے لحاظ سے وہ الکشن کمیشن کے حوالہ کردیں ۔ اس کی جو کچھ بھی رائے ہو اس پر عمل ہونا ضروری تھا لیکن یہاں راج پرمکھ نے من مانے ڈس کوالیفیکیشن کو دور کرنے یہ عمل کیا ہے جو ان کانسٹیٹیوشنل ہے ۔ یہی چیز وندھیا پردیش میں بھی پیش آئی جہاں کہ ۲۴ - ۵ ۲ ایم - یل - ایز ڈسکوالیفائی ہورہے تھے تو اس سلسلہ میں پارلیمنٹ میں ایک ایکٹ پاس کیا گیا ۔ یہاں اہم چیز یہ ہے کہ جو ضابطہ ہے وہ یہ ہے کہ الکشن کمیشن کے حوالہ کیا جائے اور ان کی کیا رائے ہوتی ہے وہ دریافت کی [illegible]

ہ - فبروری کو ڈپٹی منسٹرس کا تقرر ہوتا ہے اور ۱۳ - فبروری کو راج پرمکھ نا قابلیت کو رفع کرنا چاہتے ہیں تو ان کو کوئی اختیار نہیں ہے - کیونکہ پورے ایکٹ میں ہم دیکھتے ہیں کہ اس مسئلہ کو الکشن کمشن کے حوالہ کیا جانا چاہئیے تھا جب یہ مسئلہ الکشن کمیشن کے حوالہ نہیں کیا گیا تو یہ آرڈیننس جاری نہیں کیا جاسکتا - اس سے قبل ۲۱۳ ضمن (۳) بھی ایوان کے ملاحظہ میں لایا گیا تھا جو یہ ہے -

"If and so far as an Ordinance under this Article makes any provision which would not be valid if enacted in an act of the Legislature of the State assented to by the Governor, it shall be void."

یعنی اگر کسی چیز کے انیا کٹمنٹ کرنے کا اس ہاؤز کو اختیار نہیں ہے تو راج پرمکھ بھی اس کے لئے کوئی آرڈیننس نہیں نکال سکتے - ان امور کے سلسلہ میں جس کا اختیار اسمبلی کو ہے اون کی حدتک راج پرمکھ کو بھی اختیار ہے کہ آرڈیننس نکالیں - یہ صاف ظاہر ہے کہ اس سلسلہ میں تاؤقیکہ ضابطہ معینہ اختیار کرکے الکشن کمیشن کو رفر نہ کیا جائے اوس وقت تک کوئی ایکٹ بنانے یا ڈپٹی منسٹرس کے ڈس کوالیفیکیشن کوریمو کرنے کا اختیار نہیں ہے - چنانچہ کانسٹی ٹیوشن کے آرٹیکل (۲۱۳) ضمن (۳) کے تحت راج پرمکھ کو اس طریقہ سے آرڈیننس نکالنے کا اختیار نہیں ہے اور اوسی کے ساتھ ساتھ بل نمبر (۱) کو بھی جو ہمارے سامنے آیا بہ حالت موجودہ نہیں لایا جاسکتا تھا - اس کے لئے صاف اور صحیح ضابطہ یہ ہے کہ پہلے تو اس مسئلہ کو کمیشن کے حوالے کیا جائے - اور پھر اوسکی رائے کے مطابق راج پرمکھ عمل کریں - اس کے بعد اسمبلی کے سامنے وہ بل نمبر (۱) پیش کیا جائے - لیکن یہاں یہ ضابطہ ترک کیا گیا ہے - اور اس کو اوورلک (Over look) کیا گیا ہے - اس لحاظ سے نہ صرف راج پرمکھ نے اس سلسلہ میں ان کانسٹی ٹیوشنل عمل کیا ہے بلکہ منسٹرس نے بھی کیا ہے جو آرڈیننس کے اشیو (Issue) کرنے کے سلسلہ میں مشورہ دئے ہیں - میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ انہوں نے یہ غلط مشورہ دیا اور غلط آرڈیننس نکلوایا - اور پھر غلط طریقہ پر یہ بل یہاں لایا جا رہا ہے - اس حکومت کی جانب سے جو " قانون کا راج " کا نعرہ لگاتی ہے یہ ان کانسٹی ٹیوشنل بل پیش کیا گیا ہے - ہم اس کی پارٹی نہیں ہوسکتے - یہ آرڈیننس ان کانسٹی ٹیوشنل ہے اس لئے یہہ ڈس اپرو (Disapprove) ہونا چاہئے - اور اس کے ساتھ ہی یہ بل بھی کانسٹی ٹیوشن کے لحاظ سے اسمبلی کے سامنے نہیں آسکتا -

شری کے - انت ریڈی - مسٹر اسپیکر - اس دستوری مسئلہ پر جو بحث اٹھی ہے اوس کے بارے میں میں کچھ ایوان کے سامنے عرض کرنا چاہتا ہوں - جو آرڈیننس نکلا ہے اوس کے تعلق سے تین چیزیں زیر بحث آتی ہیں - ایک تو یہ کہ کیا یہ

کانسٹی ٹیوشن کے مغائر نہیں جس میں یہ کہا گیا ہے کہ منسٹر چاہےوہ یونین کے هوں یا اسٹیٹ کے اون کا جو آفس ہے وہ آفس آف پرافٹ نہیں ہے ۔ اس کی موجود گی میں کیا ڈپٹی منسٹرس کا آفس آفس آف پرافٹ کہلایا جاسکتا ہے یا نہیں ۔ دوسرا پائنٹ یہ ہے کہ ڈپٹی منسٹرس ایک تاریخ کو حلف وفاداری اٹھاتے هیں اوسکے چھ سات روز کے بعد آرڈیننس نکلتا ہے اس طرح ایک ویکیوم پیدا هوگیا کیا اس کے لئے ری ٹراسپکٹیو افکٹ دیا جاسکتا ہے یا نہیں ۔ تیسرا پائنٹ یہ ہے کہ کانسٹی ٹیوشن کا پراویژن صرف منسٹرس کی حدتک ہے یا کیا ۔ ڈپٹی منسٹرس کو آفس آف دی پرافٹ نہیں هولڈ کرنا چاهئے ۔ اس لئے اس کے لحاظ سے جو آرڈیننس نکالا گیا اوسکو جاری کرتے وقت چونکہ وہ کانسٹی ٹیوشن کی خلاف ورزی میں تھا کیا پریسیڈنٹ کا اسنٹ (Assent) لینا لازمی نہیں ہے ۔ جب کنسنٹ لینا لازمی ہے تو پھر ایسا کوئی آرڈیننس جاری نہیں کیا جاسکتا جو پریسیڈنٹ کے اسنٹ کے بغیر جاری کیا گیا هو ۔ دستور کا آرٹیکل (۲۱۳) یہ کہتا ہے کہ جب راج پرمکھ یا گورنر کوئی ایسا آرڈیننس جاری کرتے هیں جو دستور کے پراویژنس کے خلاف هو یا دستور میں تبدیلی کا محتاج هوتو اوس کے لئے پرسیڈنگ کا اسنٹ ضروری ہے ۔ جب تک کنسنٹ نہ هو آرڈیننس جاری نہیں کیا جاسکتا اگر کیا گیا ہے تو وہ وائڈ (Void) ہے ۔ جہاں تک پہلی تعریف کا تعلق ہے میں یہ عرض کرونگا کہ کانسٹی ٹیوشن کے اندر پراویژنلی یہ کہا گیا ہے کہ منسٹر کا آفس آفس آف دی پرافٹ نہیں ہے ۔ جب یونین کی پارلیمنٹ کے لئے ڈپٹی منسٹرس اور منسٹرس آف اسٹیٹس مقرر کئے جا رہے تھے اوس وقت پارلیمنٹ نے ایک ایکٹ بنایا ریمول آف ڈس ایبیلیٹیز ایکٹ (Removal of Disabilities Act) بابتہ سنہ ۱۹۵۰ع اوس کے لحاظ سے انہوں نے ڈپٹی منسٹرس اور منسٹر آف اسٹیٹس کا تقرر کیا ۔ لیکن وہ ایکٹ جو پارلیمنٹ میں پیش کیا گیا وہ صرف یونین کی حدتک تھا ۔ اسٹیٹ سے اس کا کوئی تعلق نہیں اور نہ اوسکا اطلاق اسٹیٹ کے منسٹرس اور ڈپٹی منسٹرس پر هوسکتا ہے ۔ یہ چیز ریمول آف ڈس ایبیلیٹیز ایکٹ آف سنہ ۱۹۵۰ع کے تحت ظاهر کی گئی ہے ۔ لیکن یہاں کانسٹی ٹیوشن کے پراویژن کی اسپرٹ کے خلاف ایک آرڈیننس نکالا گیا ہے ۔ اس کے متعلق میں عرض کرونگا کہ یہ دو طرح پر کانسٹی ٹیوشن کی خلاف ورزی کرتا ہے ۔ ایک تو یہ کہ یہ خود هی کانسٹی ٹیوشن کے خلاف ہے ۔ اور دوسری یہ کہ پرسیڈنٹ کے اسنٹ کے بغیر جاری کیا گیا ہے ۔ کانسٹی ٹیوشن کے آرٹیکل (۲۱۳) میں یہ پرسیڈنٹ کے انسٹر کشن یا اسنٹ کے بغیر کوئی بل انٹراڈیوس نہیں کیا جاسکتا ۔ جب ایسا ہے تو پھر اس کے متعلق کوئی آرڈیننس بھی جاری نہیں هوسکتا ۔ اسلئے میں یہ عرض کرونگا کہ جو آرڈیننس جاری کیا گیا ہے وہ دو طرح کی خلاف ورزی پر مشتمل ہے ۔ ایک تو یہ کہ اکسپرسلی جو پراویژن کانسٹی ٹیوشن میں ہے وہ منسٹرس کی حدتک هی ہے ۔ لیکن یہ آرڈیننس اوسکی خلاف ورزی کرتا ہے ۔ اور سب سے زیادہ ارریگولیاریٹی (Irregularity)

رٹراسپکٹیوافکٹ کا دینا ہے ۔ ٥ ۔ فبروری سنہ ۱۹۵۴ع کو ڈپٹی منسٹرس حلف وفا داری اٹھاتے ہیں لیکن یہ آرڈیننس لایا جاتا ہے ۱۳ ۔ فبروری سنہ ۱۹۵۴ع کو یعنی چھ سات روز کا عرصہ گزر جانے کے بعد ۔ اس د ران میں ڈپٹی منسٹرس کی کیا پوزیشن رھیگی ۔ سرائے اسکے اور کوئی صورت نہیں کہ وہ ڈسکوالیفائی ھوجائیں ۔ اور اسطرح ڈپٹی منسٹر کے ڈسکوالیفائی (Disqualify) ھونے کے بعد راج پرمکھ کو دستور کے دفعہ ۱۹۲ کے تحت عمل کرنا جائز تھا دفعہ ۱۹۱ کے تحت اس وقت صحیح یہ ھوسکتا تھا جبکہ ڈپٹی منسٹرس بعد میں حلف لیتے اور پہلے قانون بنایا جانا اس بناء پر میں کہتا ھوں کہ جو آرڈیننس نکالا گیا ہے وہ غلط طور پر نکالا گیا ہے اور دستور کی اسپرٹ کے خلاف ہے ۔ دستور کا آرٹیکل (۲۱۳) اسکی اجازت نہیں دیتا ۔ ایک اور چیز یہ ہے کہ ڈپٹی منسٹر کے تقرر کے متعلق جو آرڈیننس نکالا گیا اگر وہ جائز بھی ہے تو اوس کا اتنا ھی افکٹ ہے کہ (They will be disqualified) اور جب وہ اس طرح ڈس کوالیفائی ھوگئے ھیں تو راج پرمکھ کا یہ فرض تھا کہ وہ اس سلسلہ میں الکشن کمیشن سے کنسلٹ (Consult) کرتے جیسا کہ دستور کے آرٹیکل ۱۹۲ میں بتایا گیا ہے کہ کیا ڈس کوالیفیکیشن (Disqualification) کا اطلاق ان پر ھوسکتا ہے یا نہیں ۔ اس لئے یہ بل بھی دستور کے خلاف ہے اور اون کا آرڈیننس بھی دستور کے خلاف ہے ۔

شری کشٹہ رام ریڈی (نلگنڈہ) ۔ مسٹر اسپیکر سر ۔ یہاں بحث صرف اس قدر ہے کہ آیا اسمبلی کے کوئی ممبر آفس آف دی پرافٹ کے لئے حلف لے سکتے ھیں یا نہیں ۔ اگر لیتے ھیں تو اس کا کیا اثر ہے ۔ دفعہ (۱۹۱) کے تحت لیجسلیٹیو اسمبلی کا کوئی ممبر بغیر کسی آرڈیننس کے یا کسی انا کٹمنٹ کے ایسا کوئی حلف نہیں لے سکتا ۔ اگر وہ ایسا کریں تو ڈسکوالی فائی (Disqualify) ھو جاتے ھیں ٥ ۔ فبروری سنہ ۵۴ع کو کوئی آرڈیننس نہیں تھا ۔ ۱۳ ۔ فبروری سنہ ۵۴ع کو آرڈیننس نکالا گیا جس میں ایک ضمن میں یہ کہا گیا کہ اگر اس میں کوئی شبہ ھو تو ھم اس کو کلیر (Clear) کرسکتے ھیں یعنی ۔

"For the avoidance of doubt it is hereby declared that a person shall not be disqualified......"

تو یہاں ورڈنگ کے لحاظ سے یہ تسلیم کرنا پڑیگا کہ وہ ڈسکوالی فائی ھوچکے ھیں ۔

"....for being chosen as or for being, a member of the Hyderabad Legislative Assembly merely by reason of the fact that he holds the office of a Deputy Minister".

اس لحاظ سے یہ ڈس کوالی فائیڈ ھوگئے ھیں ۔ اور (۱۹۲) پراویژن کے تحت الکشن کمیشن کی رائے سے اس کا تصفیہ کرسکتے ھیں ۔ ایسی صورت میں مجھے اتفاق

کہنا ہے کہ ڈپٹی منسٹرس سے متعلق جو ایکٹ لایا گیا ہے وہ بعد میں لایا گیا حالانکہ وہ ۰ہ فبروری سنہ ۵۴ ع کو حلف اٹھا چکے ہیں۔ اس لئے وہ ڈس کوالی فائی ہو گئے ہیں۔ چنانچہ وہ ایکٹ اب پیش نہیں ہوسکتا ۔ راج پرمکھ بغیر الکشن کمیشن کی رائے کے اون کے ڈس کوالیفیکیشن کو ریمو نہیں کرسکتے ۔

شری بی۔ رام کشن راؤ۔ سر۔ آنریبل ممبرس نے دستور کے چند دفعات کو غلط فہمی پر مبنی کرکے اپنا ریزولیوشن پیش کیا ہے اور اس کی تائید بھی کر رہے ہیں ۔ میں سب سے پہلے یہ استدعا کروں گا کہ آنریبل ممبرس جو قانون داں ہیں اور جنہوں نے یہ اعتراضات اٹھائے ہیں وہ سارے دستور کو اور اس کے آرٹیکلس کو ایک دوسرے کے ساتھ ملا کر اچھی طرح پڑھ لیں ۔ وہ اس غلط فہمی میں ہیں کہ اس آرڈیننس (Ordinance) کو جاری کرنے میں راج پرمکھ نے آرٹیکل (۱۹۲) کے تحت عمل کیا ہے۔ یعنی اوس کے تحت انہوں نے ڈپٹی منسٹرس کے ڈس کوالیفیکیشن (Disqualifications) کو ریمو (Remove) کیا ہے ۔ میں سب سے پہلے اس غلط فہمی کو دور کرنا چاہتا ہوں۔ راج پرمکھ نے کسی ممبر کے ڈس کوالیفیکیشن کو آرٹیکل (۱۹۲) کے تحت دور نہیں کیا ہے۔ یہ بنیادی غلطی ہے جس کی بنا پر آپ نے اعتراض کیا ہے ۔ راج پرمکھ نے جو عمل کیا ہے وہ آرٹیکل (۱۹۱) کے تحت کیا ہے ۔ آرٹیکل (۱۹۲) کے تحت عمل نہیں کیا ۔

اگر آنریبل ممبرس آرٹیکل (۱۹۱) کو ملاحظہ فرمائیں تو اون کو اچھی طرح سے معلوم ہوگا کہ (۱۹۱) میں ڈسکوالیفیکیشنس فار ممبرشپ (Disqualification for membership) کی جو تعریف کی گئی ہے وہ کن کن صورتوں کے لئے ہے ۔ کن کن صورتوں میں وہ ڈسکوا لیفائی ہوسکتے ہیں ۔اس میں یہ بتایا گیا ہے کہ آفس آف پرافٹ (Office of Profit) ہولڈ (Hold) کرنا ڈسکوالیفیکیشن کی وجہ ہے ۔ لیکن اس کے بعد (۱۹۱) اے میں یہ ہے کہ

"If he holds any office of profit under the Government of India or the Government of any State, specified in the first Schedule, other than an office declared by the Legislature of the State by Law not to disqualify its holder."

اِن الفاظ پر میں توجہ دلانا چاہتا ہوں ۔

"......the office declared by the Legislature of the State by law not to disqualify its holder".

اگر اسٹیٹ لیجسلیچر قانون کے ذریعہ کسی آفس کے بارے میں یہ ڈکلیر (Declare) یا اعلان کرے کہ اس آفس کا ہولڈر ہاؤس کا ممبر ہونے سے ڈسکوالیفائی نہیں ہوتا تو ایسی صورت میں اس آفس کے قبول کرنے کی وجہ سے کوئی ممبر ڈسکوالیفائی نہیں ہوگا ۔ ہمارے کانسٹی ٹیوشن میں منسٹرس ہونے کی وجہ سے ڈسکوالیفائی نہ ہونے کی صراحت کی گئی ہے لیکن ڈپٹی منسٹرس کے بارے میں ایسی کوئی صراحت نہیں ہے ۔ اس لئے حیدرآباد

سیا لیریز آف منسٹرس (امنڈمنٹ) بل بابت سنہ ۱۹۵۴ع میں اس شبہ کو رفع کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ راج پرمکھ نے آرٹیکل (۱۹۲) کے تحت عمل نہیں کیا - جب وقت آئیگا تو الکشن کمیشن کو ریفر کیا جاسکے گا - قبل اس کے کہ کوئی شخص ڈس کوالیفیکیشن (Disqualification) انکر (Incur) کرے لیجسلیچر کو ایسا اختیار تھا۔ کیا لیجسلیچر کو ایسا اختیار نہیں تھا کہ وتھ رٹراسپکٹیو افکٹ (With retrospective effect) یہ قرار دے کہ فلاں آفس ، آفس آف پرافٹ نہیں ہے ؟ جس چیز کے کرنے کا اختیار لیجسلیچر کو ہے اوسی چیز کے کرنے کا اختیار راج پرمکھ کو بھی ہے جب کہ لیجسلیچر سشن میں نہو - جس تاریخ ڈپٹی منسٹرس کا تقرر ہوا اوس تاریخ لیجسلیٹیو اسمبلی سشن میں نہیں تھی اس لئے انہوں نے آرڈیننس کے ذریعہ ڈپٹی منسٹر کے آفس کو اس طرح ڈکلیر کیا کہ اسکا ہولڈر حیدرآباد لیجسلیٹیو اسمبلی کا ممبر ہونے سے ڈسکوالیفائی نہوگا - یہ صراحت اس لئے کی گئی کہ کوئی شبہ باقی نہ رہے - یہ آرڈیننس لیگل اوپینین (Legal opinion) حاصل کرنے کے بعد جاری کیا گیا ہے - محض منسٹروں کے قانونی معلومات کی بنا پر یہ آرڈیننس جاری نہیں کیا گیا ہے - لیکن منسٹروں کا مشورہ بھی یہی تھا - اتفاق سے وہ بھی قانون داں ہیں لیکن محض منسٹروں کی قانونی رائے کی بنا پر ایسا نہیں کیا گیا ہے بلکہ لیگل اڈوائزر کی رائے کے بعد راج پرمکھ نے آرڈیننس جاری کیا ہے -

دوسری چیز میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ آرٹیکل (۱۹۲) کس لئے مدون کیا گیا ہے ؟ آرٹیکل ۱۹۲ ملاحظہ فرمائیں تو معلوم ہوگا کہ وہ اس غرض کے لئے مدون کیا گیا ہے :-

What is the purpose or what is the object of that Article? It says :—

192 (1) "If any question arises as to whether a member of a House of the Legislature of a State has become subject to any of the disqualifications mentioned in clause (1) of Article 191, the question shall be referred for the decision of the Governor and his decision shall be final."

کلاز (۲) یہ ہے -

"Before giving any decision on any such question, the Governor shall obtain the opinion of the Election Commission and shall act according to such opinion".

فرض کیجئے کہ یہ آرڈیننس جاری نہوتا اور ڈپٹی منسٹرس کا تقرر ہوجاتا تب کیا ہوتا ؟

The question would have been referred to the Governor or the Rajpramukh. The Rajpramukh would have been required to obtain the opinion of the Election Commission.

لیکن یہ مسئلہ ایسا نہیں ہے - یہ کہا جا رہا ہے کہ راج پرمکھ کے دل میں ان کے ہردے میں شبہ تھا اس لئے یہ آرڈیننس نافذ کیا گیا ہے - آج جو سبسٹانٹیو کونسچن

اس سوال کیا گیا ہے (Raise) ریز (Substantive question)
کو ریز کرنے کا کیا پروسیجر ہے ؟

Such and such a member has become subject to disqualification. Then who has to decide? The Governor or the Rajpramukh has to decide.

ڈپٹی منسٹرس کو مقرر کرتے وقت یہ ڈیکلیر کرنا لازمی تھا کہ ان کا آفس آفس آف برافٹ نہیں ہے - یہ کہنا کہ یہ کام لیجسلیٹیو اسمبلی کا ہے صحیح ہے لیکن جب لیجسلیٹیو اسمبلی سشن میں نہو تو یہ کام راج پرمکھ کا ہے - یہاں کوئی خلاف ورزی کی صورت ھی نہیں ہے الکشن کمیشن کا سوال اس میں نہیں آتا - آرڈیننس اس لئے نکالا گیا ہے کہ آپ کو یہ موقع دینا نہیں چاہتے تھے - ۱۳ - تاریخ کو یہ آرڈیننس نکالا گیا ہے اور اس کو ر ٹراسپکٹیو افکٹ نہ دیا جاتا تو ان مباحث کی گنجائش تھی لیکن اب دستور کی کوئی خلاف ورزی نہیں ہوئی ہے - دستور کے بالکل مطابق یہ آرڈیننس جاری کیا گیا ہے اور یہ بل پیش کیا گیا ہے- لیجسلیٹیو اسمبلی کا سشن شروع ہوتے ھی اولین موقع پر ہم نے یہ بل پیش کیا ہے - دستوری دشواریوں کے تعلق سے جو اعتراض کیا گیا ہے وہ بنیادی طور پر غلط ہے راج پرمکھ نے اس آرڈیننس کے ذریعہ اس سوال کا

Whether any member of the House has become subjec to any of the disqualification mentioned in clause (1) of Article 191 ?

تصفیہ نہیں کیا ہے- ایسا کرنے کا ان کو اختیار نہیں ہے- اگر ایسا سوال پیدا ہوتا تو الکشن کمیشن سے استمزاج کئے بغیر اس کا تصفیہ نہیں کرسکتے تھے - لیکن انہوں نے اس موقع پر جو کچھ کیا ہے اس میں کوئی بحث کی گنجایش نہیں ہے - بالکل اسی طرح بمبئی میں بھی ہوا ہے وہاں بھی منسٹر انکلوڈس ڈپٹی منسٹرس Minister includes) Deputy Ministers) نہیں لکھا ہوا تھا لیکن جب وہاں ڈپٹی منسٹرس کا تقرر ہوا تو عین اس طرح وہاں بھی ایسا ھی ترمیمی بل پاس ہوا -

For avoidance of doubt, Minister includes Deputy Minister.

اس قسم کا کلاز اس میں رکھا گیا ہے - اس لئے میں کہونگا کہ کوئی کانسٹی ٹیوشنل غلطی نہیں ہوئی ہے - کوئی بحث کی گنجایش اس میں نہیں ہے - یہ میں بالکل خلاصتاً کہہ رہا ہوں -

For avoidance of doubt, it is declared that Minister includes Deputy Minister.

* شری انا جی راؤ گوانے (پربھنی) مسٹر اسپیکر سر- جو قانونی بحث آنریبل چیف منسٹر کی جانب سے کی گئی ہے کہ -

With due respect to legal heads of that party or legal advice.

مجھے اس بارے میں یہ کہنا ہے کہ پانچ تاریخ کو ڈپٹی منسٹر نے حلف اٹھایا اور اس کے بعد اپنا کام شروع کردیا ۔ اوسی وقت (۱۹۱) کے تحت ڈس کوالیفائڈ ہونا طے پاتا تھا۔ جیسا کہ ابھی کہا گیا کہ منسٹر میں ڈپٹی منسٹر بھی شامل ہے۔ پارلیمنٹ میں منسٹر کے ساتھ ڈپٹی منسٹر بھی شامل ہوتا ہے۔ میں یہ کہوں گا کہ اس تعلق سے وہاں کے قانون کے مطابق قانون بنانا ضروری نہیں ہے ۔ پانچ تاریخ کو جب انہوں نے اپنے عہدہ کو قبول کرلیا اور ۱۳ تاریخ تک انہوں نے آفس آف پرافٹ کیا ہے تو وہ ڈس کوالیفائڈ ہوچکے ہیں اس کے بعد ایک آرڈیننس ایسا نکالا جاتا ہے (۱۹۱) کے تحت آرڈیننس نکالا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ اوس تاریخ کو لیجسلیٹیو اسمبلی سیشن میں نہ ہونے سے راج پرمکھ نے آرڈیننس نکالا ہے اور ایسا اختیار راج پرمکھ کو ہے۔ یہ بحث اوس وقت صحیح ہوسکتی ہے کہ پانچ تاریخ کو ڈپٹی منسٹر ڈس کوالیفائیڈ ہونے سے پہلے یہ کہا جاتا تو صحیح ہوسکتا تھا کیونکہ اسٹیٹ لیجسلیشن کو جو اختیار ہے اس کے تحت وہ صحیح ہوسکتا تھا ....

شری رنگ راؤ دیشمکھ (گنگا کھیڑ) ۔ کوئی نیا شخص ہاؤز میں آیا ہے ۔

مسٹر اسپیکر ۔ ممبر آف دی اسٹاف (Member of the Staff) ہے ۔

شری اناجی راؤ گوانے ۔ (۱۹۱) کے تحت آرڈیننس کے نکالنے کا اختیار راج پرمکھ کو اوس وقت ہوسکتا تھا جبکہ پانچ تاریخ کو وہ نکالتے ۔ ڈس کوالیفیکیشن ہونے کے بعد میں سمجھتا ہوں کہ اس ہاؤز کو بھی اختیار باقی نہیں رہتا ۔ آٹھ تاریخ کو ریٹرا اسپکٹیو ایفکٹ دیکر آرڈیننس نکالنے کی کوشش کی گئی ہے ۔ ہمارے دستور میں کوئی ایسا آرٹیکل نہیں ہے کہ سکشن کی اسپرٹ کے خلاف راج پرمکھ اپنے اختیارات استعمال کریں ۔ اور ایک ڈسکوالیفائیڈ ممبر کے ڈس کوالیفیکیشن کو دور کریں ۔ نیز یہ کہ جو طریقہ اختیار کیا جانا چاہئیے تھا وہ بھی اختیار نہیں کیا گیا ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ الکشن کمشنر کی رائے کے بغیر نہیں کیا جاسکتا تھا ۔ (۱۹۲) کے تحت بھی جو قانون آرہا ہے تو اس آرڈیننس کو ری پیل (Repeal) کرکے جو پیش کیا جارہا ہے اس کو بھی اسمبلی نہیں پاس کرسکتی ۔ اسی منس میں راج پرمکھ کے اختیارات بھی نہیں آسکتے ۔ میں سمجتا ہوں کہ ریٹرا اسپکٹیو ایفکٹ دیکر غلطی کو نباہنے کی کوشش کی گئی ہے۔ پانچ تاریخ کو عہدہ سنبھالنے کے ساتھ ہی پورے ڈپٹی منسٹرس ڈس کوالیفائی ہوگئے ہیں ۔

اس طریقہ سے ڈس کوالیفیکیشن دور کیا جاسکتا ہے ۔ دوسرا کوئی طریقہ آرڈیننس پاس کرکے یا رٹرا اسپکٹیو ایفکٹ دیکر یا کسی طرح اختیار کرنا قانوناً درست نہیں ۔ اسٹیٹ اسمبلی کو جب تک کہ پریزیڈنٹ کی ایسنٹ حاصل نہو ایسا قانون پاس کرنے کا اختیار نہیں ہے۔ یہ میری رائے ہے۔

* شری بی ۔ ڈی ۔ دیشمکھ ۔ آج اس آرڈر یننس کے بارے میں جو دستوری مباحث پیدا ہوئے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ شاذ و نادر ہی ایسے مسائل پیش آسکتے ہیں ۔ آج ہاؤس کے

سامنے جو قانونی مسئله پیدا هوا ہے وہ اس امر کا لحاظ کئے بغیر که آیا یه هماری غلطی ہے یا نہیں قانونی روشنی میں اس پر غور کرنا هوگا ۔ اس مسئله کے بارے میں هاؤس کی جو رائے هوگی وه قانونی وقعت کے لحاظ سے انتہائی اهمیت کی حامل هوگی ۔ جهاں تک میرے قانونی معلومات هیں اور آرٹیکل ۱۹۲ کی تعبیر میں آنریبل دوستوں نے جو بحث کی ہے اس سے کوئی مغالطه نہیں هورها ہے بلکه جو تاویلات کی گئی هیں وہ بالکل صاف اور صحیح هیں ۔ اس میں شک نہیں که ۵ ۔ فبروری کو جب که ڈپٹی منسٹرس کا تقرر عمل میں آیا اور انہوں نے حلف وفاداری اٹھایا اس تاریخ کو تو کوئی آرڈیننس نہیں تھا ۔ اور نه حیدرآباد ڈس کوالیفیکشن ایکٹ کے تحت جیسا که آنریبل لیڈر آف دی هاؤز نے کہا اس میں بھی ایسی کوئی ترمیم نہیں هوئی ہے اس طرح جمله ڈپٹی منسٹرس ۵ فبروری کو ڈس کوالیفائیڈ قرار دئے گئے ۔ اگر وہ ۵ فبروری کو ڈس کوالیفائیڈ هوجاتے هیں اور ان کے ڈسکوالیفائڈ هونے کے بارے میں یه مسئله پیدا هوتا ہے که کس دفعه کی روشنی میں عمل کیا جانا چاهیئے ۔ اس سلسلے میں آرٹیکل (۱۹۲) صاف ہے ۔ میں آنریبل لیڈر آف دی هاؤس کی قانونی قابلیت کا پورا احترام کرتے هوئے یه کہوں گا که انہوں نے جو بحث کی اس سے وہ همیں مطمئن نه کرسکے ۔ میں هاؤس کے سامنے آرٹیکل (۱۹۲) کو لانا چاهتا هوں ۔

"If any question arises as to whether a member of a House of the Legislature of a State has become subject to any of the dis qualifications mentioned in clause (1) of Article 191, the question shall be referred for the decision of the Governor and his decision shall be final."

اب هاؤس کے سامنے یه مسئله ہے که ۵ ۔ فبروری کو وہ ڈس کوالیفائی هوچکے هیں ۔ اس مسئله کا اختیار هاؤس کو نہیں بلکه گورنر یا راج پرمکھ کو هوگا اور وہ اس مسئله کا تصفیه کریں گے ۔ اس سلسلے میں ضمن (۲) یه ہے ۔

"Before giving any decision on any such question, the Governor shall obtain the opinion of the Election Commission and shall act according to such opinion."

جب راج پرمکھ کے سپرد یه مسئله کرتے هیں تو یعنی راج پرمکھ یا گورنر الکشن کمیشن سے مشوره کرکے اس کا تصفیه کریں گے ۔ یه مسئله بالکل صاف هوجاتا ہے ۔ اس طرح سے که ۵ ۔ فبروری کو جمله ڈپٹی منسٹرس ڈس کوالیفائیڈ هوچکے هیں ۔ اس کی اصلاح یا چاره جوئی کرنا هو تو آرٹیکل ۱۹۲ کے تحت راج پرمکھ کریں گے ۔ اور اوس کی تفصیلات کے بعد اس کا تصفیه کریں گے ۔ میں سمجھتا هوں که دفعه ۲۱۳ کے تعلق سے راج پرمکھ کو آرڈیننس نکالنے کا اختیار دیا گیا ہے دیکھنا یه ہے که جو آرڈیننس خلاف کانسٹی ٹیوشن هو وہ جاری کرسکتے هیں یا نہیں ۔ میرے خیال میں دفعه ۲۱۳ ضمن (۲) بالکل صاف ہے ۔

An ordinance promulgated under this Article shall have the same force and effect as an Act of the Legislature of the State assented to by the Governor, but every such ordinance.

(*a*) shall be laid before the Legislative Assembly of the State.

جیسا کہ آرڈیننس کے بارے میں کہاجارہا ہے آرڈیننس جاری ہوا ہے اسمبلی کے سامنے آیا ہے ۔

or where there is a Legislative Council in the State, before both the Houses, and shall cease to operate at the expiration of six weeks from the reassembly of the Legislature, or if before the expiration of that period, a resolution disapproving it is passed by the Legislative Assembly and agreed to by the Legislative Council, if any, upon the passing of the resolution or, as the case may be, on the resolution being agreed to by the Council ; and (*b*) may be withdrawn at any time by the Governor.

اس کے بارے میں میرا یہ استدلال ہے کہ ہاؤس کے سامنے جو ریزولیوشن آیا ہے اس کا تصفیہ آرٹیکل ۲۱۳ کی روشنی میں ہونا لازمی ہوجاتا ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس جانب کے آنریبل ممبرس نے جو مباحث کئے ہیں وہ بالکل قانونی مباحث ہیں ۔ اگر کوئی غلطی ہوئی ہے تو ہاؤس اس کا تصفیہ کرتے ہوئے اس ریزولیوشن کو منظور کیا جانا چاہیئے ۔ اس غلطی کی اصلاح کس طرح کی جاسکتی ہے وہ دوسرا مسئلہ ہے ۔ لیکن دستور کی روشنی میں شبہ کو ویسے ہی رکھتے ہوئے اس ریزولیوشن کو ڈس الوو (Disallow) کرنا مناسب نہوگا ۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان مباحث کی روشنی میں پورا ہاؤس ریزولیوشن کی تائید کریگا ۔

مسٹر اسپیکر ۔ کیا موور آف دی موشن کچھ کہنا چاہتے ہیں ؟

شری کے ۔ وی ۔ رام راؤ ۔ میں سمجھتا ہوں ایجوکیشن منسٹر بھی اس مسئلہ پر کچھ روشنی ڈالینگے ۔

Mr. Speaker : Please refer to Rule 41 of our Assembly Rules.

(3) " The mover of a motion, but not the mover of an amendment other than an amendment to a Bill or to the Rules, may speak a second time on the conclusion of the debate by way of reply. The mover of an amendment to an amendment shall have no right of reply. If the motion is moved by a private member, the Minister-in-charge of the Department concerned shall have the right of speaking after the mover has replied whether such Minister has previously spoken in the debate or not ".

* **شری کے ۔ اننت رام راؤ (دیورکنڈہ)** مسٹر اسپیکر سر ۔ میں بھی اس بارے میں اپنے خیالات کا اظہار صرف دو منٹ میں کرنا چاہتا ہوں ۔

سوال یہ ہے کہ جو آنریبل ممبرس ڈپٹی منسٹر بن گئے ہیں اس کی وجہ سے وہ ڈس کوالیفائیڈ ہوگئے ہیں ۔ کانسٹی ٹیوشن کی دفعہ (۱۶۴) کے تحت اگر کوئی منسٹر حلف اٹھائے تو وہ اپنے آفس میں انٹر ہوجاتا ہے ۔

Before a Minister enters upon his office, the Governor shall administer to him the oaths of office and of secrecy according to the forms set out for the purpose in the 3rd Schedule.

چنانچہ انہوں نے ۵ ۔ فبروری کو حلف اٹھایا ہے اس کے ساتھ ہی ان کا تقرر ڈپٹی منسٹریز پر ہوجاتا ہے ۔ اس کے بعد دیکھنا پڑتا ہے کہ آرٹیکل (۱۹۱) کے تحت چونکہ وہ آفس آف پرافٹ ہے اس لئے وہ ڈس کوالیفائیڈ ہو جاتے ہیں ۔

If he holds any office of profit under the Government of India or the Government of any State specified in the First Schedule, other than an office declared by the Legislature of the State by law not to disqualify its holder.

ہونا یہ چاہیئے کہ آرڈیننس پہلے یعنی انٹر ہونے سے قبل نکالا جاتا ۱۶۴ ضمن(۳) کے تحت وہ ڈس کوالیفائیڈ نہیں ہیں اگر یہ آرڈیننس راج پرمکھ کے ذریعہ نکالا جاتا تو وہ ڈس کوالیفائیڈ نہوتے ۔ لیکن ۵ ۔ فبروری کے بعد ۱۰ ۔ فبروری تک وہ ڈس کوالیفائیڈ ہوچکے ہیں ۔ اس لئے یہ کونسچن (۱۹۲) کے تحت آتا ہے ۔ آنریبل چیف منسٹر نے یہ فرمایا کہ ہاؤس میں یہ سوال دیکھنا چاہیئے ۔ ایسا نہیں ہے ۔

If any question arises as to whether a member of a House of the Legislature of a State has become subject to any of the disqualifications mentioned in clause (1) of Art. 191, the question shall be referred for the decision of the Governor and his decision shall be final.

ہاؤس میں کسی ممبر کو دیکھنے کا مسئلہ نہیں ہے بلکہ وہ مسئلہ خود بخود پیدا ہوتا ہے کہ ۵ کے بعد سے آج تک آرڈیننس نافذ نہیں ہوا ہے ۔ اس لئے ۱۳ کو وہ ڈس کوالیفائیڈ ہوجاتے ہیں ۔ ضمن (۲) کے تحت یہ لازم ہوجاتا ہے کہ الکشن کمیشن سے مشورہ کیا جائے لیکن چونکہ ایسا نہیں کیا گیا ہے اس لئے وہ وائیڈ ہوجاتا ہے ۔ وہ آرڈیننس ناقابل منظوری ہے ۔

شری کے ۔ وی ۔ رام راؤ ۔ مسٹر اسپیکر سر ۔ آنریبل لیڈر آف دی ہاؤس نے یہ فرمایا کہ آرڈیننس جو جاری کیا گیا ہے وہ آرٹیکل ۱۹۲ کے تحت نہیں ہے بلکہ آرٹیکل (۱۹۱) کے تحت ہے ۔ میں سمجھتا ہوں آرٹیکل (۱۹۱) کے الفاظ اس وقت متعلق ہوتے ہیں جب کسی شخص کے ڈس کوالیفائیڈ ہونے سے پہلے اس طرح کا انپا کٹمنٹ ہونا چاہیئے ۔ یعنی ۵ فبروری کو ڈپٹی منسٹری کا عہدہ سنبھالنے سے قبل یعنی ۴ ۔ فبروری ہی کو راج پرمکھ [illegible]

اس قسم کا آرڈیننس نکالتے تو اس کا کوئی جواز ہوسکتا تھالیکن ایک دفعہ ڈس کوالیفائیڈ ہونے کے بعد جیسا کہ خود آنریبل چیف منسٹر نے فرمایا اس کے لئے آرڈیننس نکالا گیا - اور انہوں نے یہ صاف بتلایا کہ چونکہ اس طرح کا سوال اٹھایا جائیگا اس لئے ہم نے یہ آرڈیننس نکالا ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ یہاں اس وقت ڈس اپروول موشن کا سوال نہیں نہیں اٹھا ہے چیف منسٹر نے کیبینٹ میں یہ سوال اٹھایا ہے اور راج پرمکھ کے پاس اسی لئے اس کو لے جایا گیا کہ اس طرح ڈپٹی منسٹرس ڈس کو الیفائیڈ ہو جارہے ہیں - لیکن ایک مرتبہ ڈس کو الیفائیڈ ہوجانے کے بعد آرٹیکل (۱۹۲) ہی متعلق ہوسکتا ہے -

اگر ڈس کو الیفائیڈ ہونے سے کسی کو روکنا ہوتا تو ایسی صورت میں آرٹیکل آرٹیکل (۱۹۱) متعلق ہوتا - لیکن یہاں تو ”ناقابلیت“ عائد ہوچکی ہے اور اس وقت سوائے آرٹیکل (۱۹۲) کے کوئی اور صورت نہیں ہے۔ یہ کہنا کہ (۱۹۱) کے تحت کارروائی کی جارہی ہے غلط ہے۔ ۱۹۱ کے تحت آرڈر ینِنس جاری کرنے کا موقع نہیں ہے۔ اگر اس کے تحت راج پرمکھ کو جگانا تھا تو ان کو جگانے کا وقت ۴ فبروری تک تھا - ۱۳ کے بعد کارروائی کرنا ان کانسٹی ٹیوشنل ہے - اس کو جائز قرار دینے کے لئے جو آرڈیننس نکالا گیا ہے دستور اس کی اجازت نہیں دیتا - اس لئے یہ ان کانسٹی ٹیوشنل ہے - یہاں سوال اٹھانے کے بارے میں اعتراض کیا جاتا ہے - میں کہوں گا کہ خود آنریبل چیف منسٹر نے راج پرمکھ کے سامنے یہ سوال رکھکر اس سوال کو اٹھایا ہے - اس طرح آنریبل چیف منسٹر میری وکالت خود کررہے ہیں۔ اس طرح دفعہ ۵ کو رکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ کے لیگل ہیڈس اور لیگل اڈوائیزرس یہی کہینگے کہ اس ایکٹ میں دفعہ ۵ کو رکھنے کی کیا ضرورت ہے - کیونکہ ڈس کو الیفائیڈ ہونا خود حکومت کا مسلمہ ہے - راج پرمکھ خود اپنے آرڈیننس کے ذریعہ صاف طور پر یہ کہتے ہیں۔ اب اسٹیج صرف پوسٹ مارٹم کا ہے۔ جبکہ مسئلہ کو الکشن کمیشن کے حوالہ کیا جانا چاہیئے - الکشن کمیشن کا جو مشورہ ہوگا اس پر عمل ہوگا۔

یا دوسرے طریقہ سے بھی میں کہہ سکتا ہوں کہ اس فلور پر مسئلہ اٹھایا گیا تو اب بھی ریفر کیا جاسکتا ہے - مگر ریفر کرتے ہوئے ایک چیز دیکھنا ضروری ہے کہ ضابطہ کے لحاظ سے پروسیجر اڈاپٹ نہیں کیا گیا تو یہ لاکونا (Lacuna) رہیگا - اس کے خلاف کیا جائے تو آرڈیننس کے سلسلہ میں جو کوئی بھی عمارت کھڑی کی جاتی ہے وہ زمین پر آجائیگی اور یہ ایکٹ بھی پاس نہیں کیا جاسکتا - اس طریقہ سے میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جو اعتراضات پیش کئے گئے ہیں ان میں کوئی قوت نہیں ہے - میں مسلمہ طور پر ان الفاظ کو دہراتا ہوں کہ ” اسی لئے یہ لایا گیا ہے تو اسی لئے یہ اعتراض کیا گیا ہے “ کیونکہ ونس ڈسکوالیفائیڈ ایز آلویس ڈسکوالیفائیڈ (Once Disqualified is always disqualified) اب مردہ کو زندہ کرنا جائز نہیں ہے اب اگر زندہ کرنا ہے تو الکشن کمیشن کو ریفر کرنا پڑیگا -

شری گوپال راؤ اکبوٹے۔ مسٹر اسپیکر سر۔ ایک رزولیوشن هاؤز کے سامنے هے اور اس پر مختلف عذرات......

شری ادھوراؤ بٹیل (عثمان‌آباد ۔ عام) ۔ رولس کے لحاظ سے دوسرےمنسٹرس جواب دیسکتے هیں یا منسٹر کنسرنڈ (Minister concerned) کو هی جواب دینا چاهئے ۔

مسٹر اسپیکر۔ کوئی بھی جواب دیسکتے هیں ۔

Shri B. Ramakrishna Rao: I reserve my right to the last.

شري گوپال‌راؤ اکبوٹے۔ مسٹر اسپیکر سر۔ جو رزولیوشن ایون کے سامنے هے اوسے بظاهر آرٹیکل ۱۹۲ کے تحت پیش کیا جانا بتلایا جاتا هے ۔ لیکن جو الفاظ اس رزولیوشن کے هیں انکی طرف میں خود آنریبل ممبر کا دهیان آکرشت (आकर्षित) کرانا چاهتا هوں ۔ آرٹیکل ۱۹۲ کو اگر وہ بڑھتے اور پھررزولیوشن کو پڑھتے اور اسپرٹ سنجیدگی سے غور کرتے تو وہ خود اس نتیجه پر پهنچ جاتے که دراصل ڈس اپرو (Disapprove) کرنے والا رزولیوشن هاؤز میں نه لایا جائے۔ یهاں پر یه سوال اٹھانا بے سود هوگا که راج پرمکھ نے جو آرڈیننس جاری کیا هے یا جو بل ایوان کے سامنے پیش کیا گیاهے اس میں کیا قانونی نقائص هیں؟ اسلئے میں سب سے پہلے یه اعتراض کرتا هوں که آرٹیکل ۲۱۳ کے تحت جو آرڈیننس نکلتے هیں یا جو بل دستور کے لحاظ سے ایوان سے منظور هوتے هیں انکے جواز یا عدم جواز پر کسی عدالت کا تصفیه حاصل کرنے سے قبل هم یهاں بیٹھکر یه قرار نهیں دیسکتے که وہ وائیڈ(Void) یا ان‌وائیڈ(Unvoid) هیں۔ کسی آرڈیننس کے جواز یا عدم جواز کو یهاں قرار نهیں دیا جاسکتا ۔ اگر آپ یه سمجھتے هیں که کسی مردہ کو یه آرڈیننس زندہ نهیں کرسکتا تو اسکی تمیز کرنے کا هم کو حق نهیں هے ۔ اس رزولیوشن کی بنیاد یه سمجھکر ڈالی گئی هے که جو آرڈیننس جاری هوا هےوہ وائیڈ هے اسکو هم ڈس اپرو کرتے هیں یا بنیادی طور پر وہ غلط اقدام هے تو میں سمجھتا هوں که یه ایک غلط مثال ۔ غلط ٹریڈیشن (Tradition) یا کنونشن (Convention) قائم کرنے کی کوشش هے ۔ میں سمجھتا هوں که معزز رکن ...

شری کے ۔ وی ۔ رام‌راؤ۔ رول ۱۴۹ کے تحت همکو حق هے که کسی قسم کے ڈس اپرول کا موشن پیش کریں.... (Pause)

شری گوپال راؤ اکبوٹے۔ میں نے سن لیا هے۔

شری جی ۔ هنمنت راؤ۔ تو پڑھ بھی لیجئیے (Laughter)

شری گوپال راؤ اکبوٹے۔ میں اسکو پھر دهرانا چاهتا هوں که کسی اعلان یا آرڈیننس کے جواز یا عدم جواز کا فیصله یه هاؤز نهیں کرسکتا ۔ [illegible]

اسطرف آپکو توجہ دلانا چاھتا ھوں اور مجھے یقین ھے کہ یہ جو غلط کنونشن قائم کرنے کی کوشش کیجارھی ھےاسکو ھاؤز مسترد کردے گا۔ یہاں ایک صحیح ٹریڈیشن قائم ھوگا ؟ اور یہ کنونشن ھوگا کہ چاھے ھم نے کوئی قانون بنایا ھو یا آرڈیننس جاری کیا گیا ھو عدالت سے اسکا تصفیہ ھوگا ۔ یہ طریقہ میں نے آج تک نہیں سنا ھے کہ کسی آرڈیننس کے جواز یا عدم جواز کو انوکھے طریقہ پر قرار دینے کی کوشش کی گئی ھو۔ اسکو ھم صحیح نقط نظر سے نہیں دیکھ رھے ھیں۔ مجھے یقین ھے کہ جو غلط کنونشن قائم کرنے کی کوشش یہاں کیجارھی ھے ھاؤز اسکو کامیاب ھونے نہیں دیگا ۔

دوسری چیز جو میں اس سلسلہ میں اس معزز ایوان کے سامنے لانا چاھتا ھوں وہ ڈس اپرول کے لفظ پر ھے ۔ کیا مطلب ھے اس ڈس اپرول کے لفظ کا ؟ کم از کم میں تو نہیں سمجھ سکا ۔ کیا میرے معزز دوست یہ سمجھتے ھیں کہ اس آرڈیننس کے ڈس اپرو ھوجانے سے جو ڈپٹی منسٹرس آج یہاں کام کررھے ھیں وہ خودبخود ان سیٹ (Unseat) ھوجائینگے ؟ اس میں کوئی جواز نہیں ھے اور یہ ایک ایسی کوشش ھے جو کبھی کامیاب نہیں ھوسکتی ۔ اگر اسکا مطلب صرف یہ ھے کہ ڈپٹی منسٹرس کے تعلق سے آپکے خیال میں کوئی دستوری یا قانونی غلطی ھورھی ھے اور اسکو ایوان کے سامنے لایا جاتا ھے تو اس میں کوئی ہرج نہیں ھے ۔ ایوان نے اس رزولیوشن کے مطلب پر غور کیا لیکن اس سے زیادہ اسکا کوئی مطلب نہیں ھے ۔

اب تیسری چیز یہ ھے کہ جو رزولیوشن ایوان کے سامنے رکھا گیا ھے اسکی تائید میں اسپر سب سے زیادہ زور دیا گیا ھے کہ آرٹیکل ۱۹۲ کے تحت راج پرمکھ نے ایک ایسا قدم اٹھایا ھے جو دستوری نہیں ھے ۔ یہ بحث ایوان کے سامنے رکھتے ھوئے یہ خیال کیا جارھا ھے کہ آٹھ ڈپٹی منسٹرس جنھوں نے ۵ فبروری کو حلف وفاداری اٹھایا وہ حلف اٹھانے کے ساتھ ھی ڈس کوالیفائی (Disqualify) ھوگئے اور انکی ھاؤز کی ممبرشپ ختم ھوگئی ۔ البتہ وہ ڈپٹی منسٹرس رھینگے اور انہیں ازسرنو منتخب ھونا ھوگا ۔ اگرچیکہ یہ بحث کی ھی نہیں گئی کہ وہ ڈپٹی منسٹرس باقی نہیں رھے ۔ یہ سوال ھی نہیں ھے۔ وہ ڈس کوالیفائی ھوئے ھیں یا نہیں ھوئے یہ بھی سوال نہیں ھے۔ رزولیوشن اتنا ویگ (Vague) ھے کہ اسکا کوئی صاف مطلب نہیں نکلتا ۔ لیکن تھوڑی دیر کے لئے ۔۔۔۔۔۔

شری جی ۔ ھنمنت راؤ ۔ کم از کم آرڈیننس میں تو یہ سبجکٹ ھے ۔

شری گوپال راؤ اکبوٹے ۔ آرڈیننس میں ڈپٹی منسٹرس کے تقرر کی تاریخ نہیں ھے۔ معلوم یہ ھوتا ھے کہ آپ کو شکایت یہ ھے کہ ۵ ۔ فبروری کو ڈپٹی منسٹرس کا ڈسکوالیفیکیشن واقع ھوا ۔ اس کو راج پرمکھ نے ۱۳ ۔ فبروری کے فرمان یا آرڈیننس کے ذریعہ جائز قرار دیا ۔ یہ بنیادی طور پر صحیح نہیں ھے ۔ کسی قانون کو ریٹرواسپکٹیو ایفکٹ دینا ایک

جداگانہ حق ہے - اسمبلی کسی آفس آف پرافٹ (Office of Profit) کو آفس آف پرافٹ نہیں ہے قرار دے سکتی ہے - آپ مجھ سے متفق ہوں گے جب میں آرٹیکل ۱۹۱ ضمن (۲) کی طرف آپ کی توجہ مبذول کراؤں اور یہ کہوں کہ اس آرٹیکل نے معزز ایوان کو یہ اختیار دیا ہے کہ کسی آفس کو ایسا ڈکلیر کرے کہ اس کا ہولدر اسمبلی کی رکنیت سے محروم نہیں ہوتا - اوس زمانہ میں جب کہ اسمبلی سشن میں نہو راج پرمکھ آرڈیننس نافذ کرسکتے ہیں اس پر نہ ہم کو اعتراض ہے اور نہ آپ کو اعتراض ہوسکتا ہے چنانچہ اس کا لازمی نتیجہ یہ نکلا کہ راج پرمکھ کو آرڈیننس کے نافذ کرنے کا اختیار تھا - اس معاملہ کو زیادہ آسانی سے سلجھانے کے لئے میں ایک تمثیل پیش کرتا ہوں - آج پارلیمنٹری سکرٹریز اس گورنمنٹ نے مقرر نہیں کئے ہیں لیکن پارلیمنٹری سکرٹریز کو پانسو روپیہ تنخواہ دیکر مقرر کرنا ہو اور اسمبلی سشن میں نہو تو راج پرمکھ آرڈیننس جاری کرکے یا اسمبلی سشن کے دوران میں ایک بل کے ذریعہ ریمول آف ڈسکوالیفیکیشن ایکٹ (Removal of Disqualification Act) یا سیلریز اینڈ الونسس آف منسٹرس ایکٹ میں ترمیم پیش کرکے پارلیمنٹری سکرٹریز کا تقرر کرسکتی ہے - آج چوں کہ آٹھ ڈپٹی منسٹرس سامنے نظر آتے ہیں اس لئے آپ پریشان ہیں اور امتیاز نہیں کرسکتے کہ کون زندہ ہے اور کون نہیں ہے - پارلیمنٹری سکرٹریز کی مثال آپ کے سامنے رکھتے ہوے میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اگر ایک قانون اس ایوان کے ذریعہ سے بنانا چاہیں جس کو یکم جنوری سنہ ۱۹۵۳ع یا ۱۹۵۴ع سے ری ٹراسپکٹیو ایفکٹ دیا جائے تو کیا ایسا نہیں ہوسکتا ؟ لہذا ان آٹھ ڈپٹی منسٹرس کو سامنے رکھ کر ایک وکیل کی حیثیت سے یا ایک لیجسلیٹر کی حیثیت سے بحث کرنی چاہئے - پارٹی پالیٹکس اور پارٹی اشیوز کو پیش نظر رکھ کر بحث نہ کرنی چاہئے - پارٹی پالیٹکس کے الجھاؤ میں آکر دیکھیں تو اس کا جواب نہیں مل سکتا بلکہ اس پر تو ڈی ٹاچھ (Detach) ہوکر دیکھنا پڑیگا - جیسا کہ میں نے پارلیمنٹری سکریٹریز کی مثال دی جو ہماری نظروں کے سامنے نہیں ہیں - وہاں کونسی اڑچن یا رکاوٹ ہے ؟ کیا پارلیمنٹری سکریٹری کا آفس - آفس آف پرافٹ نہیں ہے ؟ اس کو جب آپ دیکھیں گے تو معلوم ہوگا وہ کانسٹیٹیوشنل ہے اور اس کی کانسٹیٹیوشنل پروپرائٹی (Constitutional propriety) ہے - محض اس وجہ سے کہ آٹھ لوگ سامنے نظر آتے ہیں ان کو سامنے رکھتے ہوئے اس کا ایسا انٹرپریٹیشن (Interpretation) کرنا میں سمجھتا ہوں کہ ایک اچھے وکیل یا ایک اچھے لیجسلیٹر کا کام نہیں ہوسکتا - اس پر اس طرح غور نہ کرنا چاہئے کہ آیا اس سے ہماری پارٹی کا فائدہ ہوتا ہے یا نہیں بلکہ ایک ڈی ٹاچھڈ ویو (Detached View) لیکر صحیح نتیجہ پر پہنچ سکتے ہیں - میں نے ایک نہیں کئی مرتبہ یہ وضاحت کی ہے کہ جہاں پراسپکٹیو لیجسلیشن (Prospective Legislation) کرنے کا اختیار ہے وہیں ری ٹراسپکٹیو ایفکٹ (Retrospective effect) [illegible]

لیجسلیشن کرنے کا اتنا ھی اختیار ہے ۔ آٹھ لوگ فائدہ اٹھا رہے ھیں یا بعض لوگوں کا نقصان ھو رہا ہے یہ دونوں بالکل جداگانہ چیزیں ھیں ۔اس لئے میں سمجھتا ھوں کہ اب پارلیمنٹری سکریٹریز کی مثال آپ کے سامنے آجانے کے بعد آپ صحیح نتیجہ پر پہنچ سکتے ھیں ۔ آنریبل مووور ایک وکیل کی حیثیت سے سنجیدگی سے غور کریں کہ ایک خاص سیاسی جماعت کے اگر آٹھ لوگ ان سیٹ (Unseat) ھوجائیں تو اس سے ہماری پارٹی پر ایسا کونسا اثر پڑنے والا ہے ۔ مجھے صد فی صد یقین ہے کہ اس طرح سوچنا غلطی ہے ۔

دوسری چیز جو میں ایوان کے سامنے لانا چاھتا ھوں وہ آرٹیکل ۱۹۱ ہے جس کو اگر آپ ذرا غور سے پڑھیں تو ایک اور چیز بھی آپ کو معلوم ھوجاتی ہے ۔آرٹیکل (۱۹۱) (۱) میں صاف طور پر یہ ظاھر کیا گیا ہے کہ لیجسلیچر کسی آفس کے بارے میں یہ ڈکلیر کرسکتا ہے کہ اس کا ھولڈر ھاؤز کا رکن ھونے یا چنے جانے سے ڈس کوالیفائی نہیں ھوتا ۔ آرٹیکل ۱۹۱ (۲) میں یہ صراحت موجود ہے کہ منسٹر کا عہدہ ایسا عہدہ ھوگا جو آفس آف پرافٹ کے ڈفینیشن میں نہیں آتا ۔ سوال صرف یہ ہے کہ منسٹرس سے مراد ڈپٹی منسٹرس بھی ھیں یا نہیں ؟ ایک نہیں کئی مثالیں ھیں جہاں منسٹرس کی تعریف میں ڈپٹی منسٹرس بھی داخل ھوتے ھیں ۔ نہ صرف ھم نے بلکہ بمبئی کے لیجسلیچر نے بھی یہ الفاظ استعمال کئے ھیں کہ منسٹرس کی تعریف میں ڈپٹی منسٹرس بھی داخل ھیں ۔کانسٹیٹیوشن کا فیلڈ ایسا رہا ہے کہ اس میں شائد ھی کبھی دو رائیں متفق ھوسکی ھوں ۔ اختلاف ھونا لازمی ہے ۔ شبہات کا پیدا ھونا ھر کیس میں لازمی ہے ۔ جب شبہات پیدا ھوے تو بمبئی نے بھی وھی الفاظ استعمال کئے جو ھم نے استعمال کئے ھیں ۔ چنانچہ اس کی طرف میں معزز ارکان کی توجہ مبذول کرانا چاھتا ھوں ۔ بمبئی کے سکشن ۱۳ میں یہ ہے ـــــ

"For the avoidance of doubt, it is hereby declared that a person shall not be disqualified for being chosen as, or for being, a member of the Bombay Legislative Assembly or the Bombay Legislative Council merely by reason of the fact that he holds the office of a Deputy Minister".

شری ادھو راؤ پٹیل ۔ اوس قانون میں کیا رٹراسپکٹیو افکٹ بھی دیا گیا تھا ؟

شری گوپال راؤ اکبوٹے ۔ ھم آرٹیکل ۱۹۱ کے ضمن (۲) کے تحت جو بحث کررہے ھیں وہ رٹراسپکٹیو ایفکٹ سے متعلق نہیں ہے ۔ اس کے علاوہ بمبئی میں یہ سوال پیدا نہیں ھوا تھا ۔ وھاں بحث یہ تھی کہ منسٹر کی تعریف میں ڈپٹی منسٹر داخل ہے یا نہیں ۔ میں اس مسئلہ کو معزز اراکین کی توجہ میں لانا چاھتا ھوں ۔ منسٹرس کی تعریف

میں ڈپٹی منسٹرس آتے ھیں یا نہیں اس کا شبہ ھوسکتا تھا - اس شبہ کی وضاحت کے لئے جدید طور پر جدید کلاس داخل نہیں کیا گیا بلکہ منسٹرس کی کلاس میں ڈپٹی منسٹر کی کلاس شریک ھے اس کی وضاحت کی گئی - اس وضاحت سے یہ سمجھا جائیگا کہ جس تاریخ سے وہ قانون عمل میں آیا اوسی تاریخ سے یہ وضاحت بھی نافذالاثر ھے - ۵ فبروری کو ھی سمجھا گیا تھا کہ منسٹر کی تعریف میں ڈپٹی منسٹرس داخل ھیں - یہ وضاحت اگرچیکہ راج پرمکھ نے ۱۳ - تاریخ کو کی لیکن وہ شبہ دور کرنے کے لئے تھی جب یہ شبہ پیدا ھو کہ آیا منسٹرس کی تعریف میں ڈپٹی منسٹر بھی داخل ھیں یا نہیں تو اس کی وضاحت لازمی تھی - چنانچہ اس وضاحت کے نتیجہ کے طور پر ۵ - فبروری کو ھی ڈپٹی منسٹرس منسٹرس کی تعریف میں آجائیں گے - اس لئے میں آخر میں یہ عرض کروں گا کہ ان تینوں وجوہ کے لحاظ سے جن کا میں نے تذکرہ کیا یہ ریزولیوشن غور کرنے کے قابل نہیں - اس کو مسترد کردیا جائے -

Mr. Speaker : I shall now put the resolution to vote.

The question is :

"That this Assembly disapproves the Hyderabad Salaries of Ministers (Amendment) Ordinance I of 1954, promulgated by the Rajpramukh of Hyderabad under Article 213 (1) read with Article 238 of the Constitution, being unwarranted and inconsistent with the provisions of Article 192 read with Article 238 of the Constitution."

The motion was negatived.

L. A. Bill No. 1 of 1954, the Hyderabad Salaries of Ministers, (Amendment) Bill, 1954.

The Minister for Finance, Statistics, Customs, Commerce and Industries : (*Shri* V. K. Koratkar) I beg to move. :

"That L. A. Bill No. I of 1954, the Hyderabad Salaries of Ministers (Amendment) Bill, 1954, be read a first time".

Mr. Speaker : Motion moved.

श्री. वि. के. कोरटकर :—मिस्टर स्पीकर सर, जो कुछ बहस जिस हाअुस के सामन अभी हुअी है अुसके बाद जिस बिल के अूपर ज्यादा बोलने की जरूरत मैं महसूस नहीं करता। यह बिल [illegible] मिनिस्टर्स जिनका तकरूर ५ फरवरी से हुआ है अुनकी तनख्वाह के बारे म लाया [illegible]

जा रहा हूं। जिसके जरिये मिनिस्टर्स सॅलरी अॅक्ट (Ministers' Salary Act.) में सिर्फ जिस कदर तरमीम लाजी जा रही है कि तारीफात में मिनिस्टर्स के साथ साथ डेप्यूटी मिनिस्टर्स भी हों। जिसके बाद अुनकी तनख्वाह का तायुन किया गया है कि ७५० रुपये महाना डेप्यूटी मिनिस्टर्स की तनख्वाह रहेगी, और आखरी जो फिकरा पांच है वह वही फिकरा है जिसके अूपर यहां पर बहुत सारी बहस हो चुकी है। स्पीकर साहब ने पहले ही मना किया है कि अुसी बहस को जिस बिल के वक्त में फिर दोहराने की जरूरत नहीं है, अिसलिये अुसको दोहराने की में जरूरत नहीं समझता डेप्यूटी मिनिस्टर होने की वजह से अगर यह समझा जाय कि वह ऑफिस आफ प्राफिट (Office of Profit) है और नतीजतन वे असेंब्ली के सभासद होने के अयोग्य हो सकते हैं तो अुन ी अयोग्यताको रफा करने के दफा, लिये ५ को वजा किया गया है। अिस तरह का यह बिल है जो पहली मर्तबा रीडिंग के लिये पेश हुआ है। में अुम्मीद करता हूं कि अिस सीधेसादे बिल को आप जरूर मंजूर करेंगे।

* شری بی - ڈی - دیشمکھ - مسٹر اسپیکر سر - ھاؤز کے سامنے جو بل آیا ھوا ھے اوس کے بارے میں میں اپنے چند تاثرات رکھنا چاھتا ھوں - واقعہ یہ ھے کہ جب منسٹرس سیلیریز بل ھاؤز کے سامنے ڈسکشن کے لئے پیش ھوا تھا اوس وقت ھارے مالیاتی پوزیشن کی روشنی میں اس پر بحث ھوئی تھی کہ وزرا کے کیا تنخواہ ھونی چا ھیئے - ھاؤز میں اختلاف رائے تھا اور اپوزیشن کی جانب سے یہ مانگ کی گئی تھی کہ جب ھم ڈیفیسٹ بجٹ بنارھے ھیں اور مالی مشکلات ھارے سامنے موجود ھیں تو اوس کے پیش نظر اور ھاری آمدنی اور ھارے کاروبار کے تعلق سے وزرا کی تعداد زیادہ ھے - یہ بحث پیدا ھوئی تھی - اوس وقت اپوزیشن کی جانب سے ایک موزوں ترمیم پیش کی گئی تھی کہ بجائے ساڑھے بارہ سو کے آج کے حالات میں ایک ہزار تنخواہ مقرر کی جائے - یہ مانگ ایک حدتک واجبی اور موزوں تھی - لیکن اس ترمیم کو اوس وقت قبول نہیں کیا گیا - آج پھر ھارے کیبینٹ کے ارکان میں دوگنا اضافہ ھورھا ھے کیونکہ اوس وقت ھم نے یہ مانگ کی تھی کہ ۸) منسٹرس رھیں اور اب (۱۶) منسٹروں کا مسئلہ سامنے ھے - لیڈر آف دی ھاؤز نے پرسوں کہا تھا کہ ھم اکانمی (Economy) کررھے ھیں اوس وقت ۱۳) منسٹروں پر جو خرچہ ھورھاتھا اوس سے کم خرچہ کیا جارھا ھے اونھوں نے یہ جو مقابلہ کیا ھے وہ اس ھاؤز کو مطمئن نہیں کرسکتا - اوس وقت رولنگ پارٹی کی جانب سے جو سب کمیٹی مقرر ھوئی تھی اوس نے یہ سفارش کی تھی کہ (۱۳) آدمیوں کی کیبینٹ یہاں کے حالات میں موزوں نہیں ھے - مرکز سے بھی ھدایات ملی تھیں - آج واقعات سے ھٹ کر یہ مثال پیش کرنا کہ بمبئی میں سولہ سترہ منسٹرس رہ سکتے ھیں - میں یہ کہوں گا کہ وھاں کا مالیہ (۲۷) کروڑ کا ھے - اور حیدرآباد سے وھاں کے کاروبار بڑے ھیں - ھارے پاس بمبئی کی کیبینٹ کے مساوی تعداد میں منسٹرس کو رکھنا مناسب نہیں ھے جوکہ رولنگ پارٹی بڑھانا چاھتی ھے - دوسرا سوال یہ بھی پیدا ھورھا ھے کہ کیا ھم وزراء کی تنخواھوں میں کمی

کرسکتے ھیں یا نہیں - میری شخصی رائےیہ ہے کہ ہم وزراء کو زیادہ سے زیادہ تنخواھیں دے سکتے ھیں - لیکن یہاں میری شخصی رائے یا وزراء کی سہولتوں سے بحث نہیں ہے۔ بلکہ ملک کے مالیہ کی بحث ہے کہ اوس کے پیش نظر کس حدتک زیادہ تنخواہ کی اجازت دیجاسکتی ہے - آج بیروزگاری کا مسئلہ ھمارے سامنے ہے - کارخانوں میں بیچینی کا بھیانک مسئلہ ھمارے سامنے ہے - جب آپ ٹیکسس کے ذریعہ اپنے مالیہ میں اضافہ کرنا چاھتے ھیں تو جمہوریت کے اس دور میں یہ لازمی ھو جاتا ہے کہ وزراء اپنی تنخواھوں میں کمی کریں - لیکن وہ اپنی تنخواہ میں تخفیف کرنا نہیں چاھتے اور اس کے لئے بل میں کوئی ترمیم پیش کرنا نہیں چاھتے - ان الفاظ سے رولنگ پارٹی کو گالیاں دینا مقصود نہیں ہے۔ اگر ایسا ھوتا تو ہم کہہ سکتے تھے کہ ھمارے وزراء کو پتے کی جھونپڑیوں میں رھنا چاھتے جیسا کہ کسان رھتے ھیں - اور جیسا کہ خود مہاتما گاندھی نے بھی کہا تھا - لیکن ہم یہ چاھتے ھیں اس پر اچھے ڈھنگ سے سوچا جائے - اور جو مناسب ترمیم ھو لائی جائے اپوزیشن کی جانب سے مناسب ترمیمات اس سلسلہ میں پیش کی گئی ھیں - ایک ترمیم تو پانچ سو روپیہ تنخواہ دینے کے بارے میں ہے جو نمبر ۳ و ۴ پر ہے - میں اس بل کی وضاحت کرتے ھوئے ھاؤز سے یہی کہنا چاھتا ھوں کہ ڈپٹی منسٹرس کو بجائے ساڑھے سات سو روپیہ تنخواہ دینے کے پانچ سو روپیہ مقرر کئے جائیں - جو آج کے حالات میں مناسب ہے

مسٹر اسپیکر - جب ترمیم پیش ھوگی اوس وقت آپ یہ کہئیے -

شری بی - ڈی - دیشمکھ - جنرل ڈسکشن میں رفر (Refer) کرسکتے ھیں

مسٹر اسپیکر - آپ پرنسپل (Principle) پرھی کہئیے -

شری بی - ڈی - دیشمکھ - پرنسپل پرھی میں کہہ رھا ھوں - میری رائے یہ ہے کہ ساڑھے سات سو جو رکھے گئے ھیں اوس کی بجائے پانچ سو رکھے جائیں تو مناسب ھوگا - اس سلسلہ میں بمبئی کی تمثیل دیگئی ہے - وھاں بھی ڈپٹی منسٹرس کو منسٹروں کی سیالری کا ($\frac{2}{3}$) حصہ دیا جاتا ہے - میں سمجھتا ھوں کہ وھی تناسب سامنے رکھنا چاھیئے - وہ بھی میری ترمیم کی روشنی میں مناسب ھوگا - میں ھاؤز سے خواھش کروں گا کہ . . . .

श्री. वि. के. कोरटकर :—बंबवी में क्या सैलरीज हैं जिसकी जरा वजाहत करेंगे।

شری بی - ڈی - دیشمکھ - میں مانتا ھوں لیکن منسٹروں کی تنخواھوں کی حدتک وھاں کی تقلید کرنا مناسب نہیں ھوگا کیونکہ وھاں کا معاملہ بڑا ہے - وھاں کا مالیہ ھمارے مالیہ سے بڑا ہے - وھاں کے کاروبار بڑے ھیں - ان تمام چیزوں کو سامنے رکھتے ھوئے یہاں اس کی اجازت نہیں دیجاسکتی کہ ڈپٹی منسٹروں کو ساڑھے سات سو روپیہ تنخواہ مقرر کی جائے - ہم کو اپنے حالات دیکھ کر اپنا دامن دیکھ کر پیر پھیلانا ہے - اس کو فینانس منسٹر

بخو بی جانتے ہیں۔ میں ہاؤز سے درخواست کروں گا کہ جو ترمیم اپوزیشن کی جانب سے رکھی گئی ہے اوس کی تائید کریں۔

شری کے۔ اننت ریڈی۔ جو بل پیش کیا گیا ہے اگر اس پر ہاؤز دو درشٹیوں سے غور کرے تو اس کی اہمیت واضح ہوجاتی ہے۔ ایک تو یہ کہ ہماری ریاست حیدرآباد میں (۸) ڈپٹی منسٹرس کی ضرورت ہے یا نہیں۔ دوسری چیز یہ ہے کہ اگر ضرورت ہے تو کیا ہمارا مالیہ اس کی اجازت دے سکتا ہے کہ اتنی بڑی تنخواہیں دیکر اون کو پالتے رہیں۔ یہ دوسرا سوال ہمارے سامنے ہونے چاہئیں ان دونوں میں سے اگر ہم پہلے سوال کو دیکھتے ہیں کہ '' کیا حیدرآباد ریاست میں کام اس قدر زیادہ ہے کہ آٹھ ڈپٹی منسٹرس کا ہونا ضروری ہے '' تو میں یہ کہوں گا کہ جو دوسری ریاستیں ہم سے قریب ہیں وہاں بہت کم منسٹرس کام چلارہے ہیں۔ جیسا کہ سی۔ پی اور بمبئی میں ہے۔ حالانکہ وہ بڑی ریاستیں ہیں۔ لیکن ہماری ریاست حیدرآباد میں کیبینٹ جو اس طرح ڈھالی گئی ہے اوس کے کیا واقعات ہیں، کیا حالات ہیں، وہ پورے ہاؤز پر واضح ہیں۔ جس پوزیشن میں ہمارا اسٹیٹ ہے اور جس فینانشیل اسٹر نجنسی ہمارا سے اسٹیٹ گزر رہا ہے اوس کے مد نظر آٹھ ڈپٹی منسٹروں کا جو تقرر ہوا ہے وہ سوپر فلوس (Super fluous) ہے اور ٹاپ ہیوی اڈمنسٹر یشن میں اضافہ کا موجب ہے۔

کل ہی ہمارے چیف منسٹر صاحب نے اپنی بحث میں یہ دلیل پیش کی کہ گذشتہ تیرہ منسٹرس کے لئے بجٹ میں جو پراویژن رکھا گیا تھا اوس سے اب کم ہوگیا ہے یہ دلیل قابل قبول نہیں ہے۔ کیونکہ تیرہ منسٹرس کے لئے جو پراویژن رکھا گیا تھا اس پر بھی ہم نے اعتراض کیا تھا کہ تیرہ منسٹرس کے تقرر کا ہمارا موازنہ اجازت نہیں دیتا۔ اوس وقت بھی ہم نے یہ نکتہ چینی کی تھی۔ لیکن آج بھی اس کا سہارا لیا جارہا ہے لیکن یہ دلیل صحیح نہیں ہے کہ اس وقت ۸ لاکھ کا پراویژن تھا اور اب ۷ لاکھ کا پراویژن ہے۔ میں کہوں گا کہ ہمارا مواز نہ اس کی اجازت نہیں دیتا کہ اتنے بڑھے عملہ کا اپائمنٹمنٹ (Appointment) کریں۔ ان چیزوں پر ہمیں ٹھنڈے دل سے غور کرنا چاہئیے۔ اس کے علاوہ ساڑھے سات سو روپیہ جو ڈپٹی منسٹرس کی تنخواہیں رکھی گئی ہیں اس پر بھی ہمیں اعتراض ہے۔ ابھی ابھی آنریبل فینانس منسٹر نے کہا کہ بمبئی میں بھی ڈپٹی منسٹرس کو اتنی ہی تنخواہیں دیجاتی ہیں۔ لیکن انہوں نے یہ نہیں کہا کہ وہاں منسٹرس کی تنخواہیں کیا ہیں۔ وہاں منسٹرس کو ایک ہزار روپیہ دئے جاتے ہیں۔ اور یہاں ساڑھے بارہ سو روپیہ۔ یہ کیوں؟ ہمیں اپنے مالیہ کے پیش نظر تنخواہیں مقرر کرنی چاہئیں۔ ۵۵-۱۹۵۴ کے بجٹ میں ایک کروڑ کا خسارہ بتایا گیا ہے۔ کیا خسارہ کا بار ہمارے حالات کے لحاظ سے موزوں ہوسکتا ہے۔ میں ان حالات کے تحت یہ واضح کرنا چاہتا ہوں کہ ڈپٹی منسٹرس کی پوسٹس (Posts) بالکل غیر ضروری ہیں۔ اور جو تنخواہیں مقرر کی گئی ہیں وہ بھی بہت زیادہ ہیں۔ گو ڈپٹی منسٹرس کی کوئی ضرورت نہیں

ہے تاہم اگر کم تنخواہوں پر رکھا جاسکتا ہے تو وہ اور بات ہے۔ لیکن پارٹی کے اختلافات ختم کرنے کی خاطر ان کا تقرر مناسب نہیں ہے ۔ میں کہوں گا کہ موجودہ حالات میں ڈپٹی منسٹرس کا جو تقرر ہوا ہے وہ غیر ضروری طور پر ہوا ہے۔ جب اسٹ منٹس آئینگے تو ان کی تنخواہوں کے بارے میں عرض کروں گا کہ کیا ہونی چاہئیں۔ جہاں تک ان کے تقرر کا تعلق ہے میں کہوں گا کہ اس میں کوئی جواز نہیں ہے۔

* **شری جے۔ آنند راؤ** ۔(سرسلہ ۔ عام)۔ مسٹر اسپیکر سر۔ ڈپٹی منسٹرس کے تقرر کے ضمن میں اپوزیشن کی طرف سے یہ کہا گیا کہ ان لوگوں کی ضرورت نہ تھی ۔ یہ صاف بات ہے کہ ہمارے ہاں سولہ منسٹرس کی ضرورت نہیں ہے ۔ اگر یہ سمجھا جائے کہ ہم افیشینٹ (Efficient) لوگوں کو لے رہے ہیں تو وہ بات بھی نہیں ہے ۔ کلکٹرس اور منصفوں کی جائیداد پر چونکہ ان لوگوں کا تقرر نہیں کیا جاسکتا تھا ۔ اس لئے ڈپٹی منسٹر بنایا گیا ہے جن لوگوں کا تقرر کیا گیا ہے وہ افیشینٹ بھی نہیں ہیں۔ اڈمنسٹریشن کے کاروبار بغیر ان کے نہیں چل سکتے تھے ایسا بھی نہیں ہے ۔ کہا گیا کہ پہلے گھر کو سنبھالنا چاہیئے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اسی نظریہ کے تحت ان کے تقررات کئے گئے ہیں۔ لیکن اس بارے میں پبلک کا خیال کیا ہے۔ پہلے تو لوگ یہ سمجھے کہ (۸) منسٹرس کا تقرر کیا گیا ہے اس کے بعد معلوم ہوا کہ ڈپٹی منسٹرس کا تقرر ہوا ہے۔ یہ معلوم کر کے لوگوں میں پریشانی ہوئی کہ کیا اس طرح کانگریس کی منسٹری ختم ہو جائیگی ۔ اپنی گروپ بندی کو نباہنے کے لئے ایسا کیا گیا ہے۔ پانچ سال میں سے گھر کو سنبھالنے کے لئے تین سال تو گزرچکے ہیں اب دو سال میں عوام کی کیا سیوا کریں گے ۔ عوام کا خیال ہے کہ اپنی پارٹی کو خوش کرنے کے لئے یہ سب کچھ کیا گیا ہے ۔ جب تک ایسا نہ کیا جائے اپنے گروؤں کو خوش نہیں کرسکتے ۔ اگر یہ حال رہے تو لوگوں کی بیروزگاری کو کیسے دور کرسکتے ہیں ۔ آئے دن ملز کو تالے لگ رہے ہیں ۔ بجٹ میں ایک کروڑ کا خسارہ ہے ۔ اسکلڈ (Skilled) اور ان اسکلڈ (Unskilled) لیبررس کی بیروزگاری دن بدن بڑھ رہی ہے ۔ لوگوں کو یہ وشواس دلانا اور یہ کہنا کہ ایثار سے کام لو ۔ ہم آگئے بہت کچھ کرنے والے ہیں۔ ٹکس عائد کر کے آمدنی کو بڑھانے والے ہیں۔ صبر کیجئیے ۔ لوگوں میں اسٹیبلیٹی (Stability) لانے کے لئے یہ کہتے جائینگے اور ڈپٹی منسٹروں کا تقرر کرتے جائینگے تو بے اطمینانی کی یہ آگ دن بدن بڑھتی جائیگی ۔ ان باتوں کی طرف توجہ کی ضرورت ہے۔ رولنگ پارٹی کو یہ دعوی ہے کہ وہ گاندھی وادی ہیں۔ گاندی جی کے اصولوں پر چل رہے ہیں لیکن عمل سے یہ ظاہر نہیں ہورہا ہے۔ پنڈت سندر لال جی نے صاف طور پر کہا ہے کہ گاندھی جی کے استھان پر تو چین میں عمل ہورہا ہے ۔ وہاں منسٹرس کو پانچسو سے زیادہ تنخواہ نہیں دیجاتی ۔ اور وہاں کے پرائیم منسٹر ۲ سو روپیہ تنخواہ پاتے ہیں ۔ یہاں انٹرسٹیڈ گروپ (Interested Groups) ہے اپنے اپنے مفاد اور مطلب کے لئے گاندھی جی کا نام لیکر

عہدے سنبھالے ہوئے ہیں۔ چیف منسٹر صاحب نے کہا تھا کہ نظام صاحب کے زمانے میں پہلے منسٹروں کو پانچ پانچ چھ چھ ہزار روپیہ تنخواہ وغیرہ ملتی تھی ۔ لیکن اب زمانہ کیسا ہے کہ ساڑھے بارہ سو روپیہ دئیے جارہے ہیں اس قسم کی مثال دیگئی تھی لیکن میں کہوں گا کہ نظام صاحب کی یا اوس سے پہلے زمانے کی مثال لیں تو بجا نہیں ہوگا اگر اس طرح کہیں تو ہمیں گاندھی جی کا نام لینے کا حق نہیں ہے ۔ یہاں نظام کے زمانے کی مثال دی گئی ہے اس پر مجھے وہ بات یاد آئی جو ہم چوتھی پانچویں میں پڑھتے تھے کہ نظام صاحب بہت سادہ مزاج ہیں وہ پھٹے پرانے کپڑے پہنتے ہیں وغیرہ وغیرہ لیکن ایک طرف تو وہ صرفخاص کے نام سے عوام کا کروڑوں روپیہ حاصل کرتے رہے اور دوسری طرف کتابوں میں لکھا ہے کہ وہ سادہ زندگی بسر کرتے ہیں۔ میلے کپڑے پہنتے ہیں وغیرہ آپ بھی اسی طرح گاندھی جی کی فلاسفی کو اپلائی(Apply) کرکے اور کپڑے کی ٹوپی پہنکر جو مشکل سے چار آنے کی ہوتی ہے یہ سمجھتے ہیں کہ ہم گاندھی جی کے اصول پر عمل کررہے ہیں لیکن ایسا کرکے گاندھی جی کے چیلے کہلانے کے آپ مستحق نہیں ہیں ۔ پنڈت سندر لال جی نے بتایا ہے کہ گاندھی وادی گاندھی جی کے سدھانت کو پورا نہیں کررہے ہیں بلکہ مارکس وادی چین میں اس پر عمل کررہے ہیں۔ مدراس میں طے پایا ہے کہ منسٹروں کی سیلری (Salary) پانچ سو سے زیادہ نہ ہونی چاہیئے ۔ اس بارے میں گورنر سے خواہش کی گئی ہے کہ اس ڈیسیشن (Decision) کو ریوائیز (Revise) کیا جائے ۔ لیکن یہاں اس پر توجہ دلائی جائے تو ممکن ہے کہ بعض ممبر اس کو قبول بھی کریں لیکن ہمارے راج منتری ڈنڈا لیکر آئیں گے اور کہیں گے کہ اس پر ری کنسیڈر (Reconsider) کرو میں کہوں گا کہ یہ ڈیموکریسی نہیں ہے کہ اپنے گروپ کے لوگوں میں تنخواہیں تقسیم کریں ۔ ایسا چلانا چاہیں تو چلاسکتے ہیں لیکن اسکے اثرات کیا ہوں گے اس پر بھی غور کرنا چاہیئے ۔ بیروزگاری بڑھی ہوئی ہے ۔ لوگوں کے پاس کھانے کے لئے کھانا نہیں ہے۔ رہنے کے لئے مکانات نہیں ہیں ۔ پہننے کے لئے کپڑا نہیں ہے۔ بھیانک بھوت کی طرح بیروزگاری کا مسئلہ کھڑا ہوا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان حالات کے تحت ہمارا امنڈمنٹ نہایت واجبی ہے۔ اس کو قبول فرمایا جائے ۔ اتنا کہتے ہوئے میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں ۔

The House then adjourned for recess till Half Past Five of the clock.

The House re-assembled after recess at Half Past Five of the clock.

[Mr. Deputy Speaker in the chair]

* شری جی ۔ سری راملو (منتھنی) : مسٹر اسپیکر سر ۔ آج سنہ ۵۰ ع کے آغاز میں کانگریسی حکومت رولنگ پارٹی دیش کی بھلائی کے لئے یل اے بل نمبر(۱) پیش کررہی

ھے یعنی جس طرح گجانن کے نام پر یا بسم اللہ کہکر سب سے پہلے ڈپٹی منسٹرس کی سلیریز کے بارے میں بل ھمارے سامنے آرھا ھے ۔ اس سے قبل ٹیننسی کے بارے میں اسپیشل سشن بلایا گیا تھا اس وقت بھی اسپیکر اور ڈپٹی اسپیکر کے بارے میں ھمارے سامنے بل آیا۔ اس طرح ھر سشن میں رولنگ پارٹی اپنے لئے اور اپنے گھروں کی ھی سجاوٹ کے لئے برابر کام کرتی جاری رھی ھے۔ اس سے صاف ظاھر ھوتا ھے کہ دیش کے آرتھک (आर्थिक) بھومی یا پار شرمک (परिश्रमिक) مسئلوں سے قطع نظر رولنگ پارٹی سیلیریز بلز کو زیادہ سویدھا دیتی ھے۔ جیسا کہ چیف منسٹر نے اسمبلی کے گذشتہ سشن میں ھماری تنقید کے جواب میں بتایا تھا کہ ایک شخص جو اپنا گھر سدھار نہیں سکتا عوام کا یا دوسروں کا گھر کس طرح سدھار سکتا ۔ یہ واقعہ ھے۔ مگر ھم ایسے شخص کے ھاتھ میں حکومت کی باگ ڈور دینا نہیں چاھتے جو اپنا گھر سدھارنے ھی میں ۵ سال کی مدت لیتا ھو۔ ھاں ھم یہ موقع ضرور دیتے ھیں کہ وہ اپنا گھر سدھار لے لیکن اس کے ساتھ ھی اسٹیٹ کے پونے دو کروڑ باشندوں کا گھر بھی سدھارے ۔ اس کے لئے ھم ان کا ساھکار (सहकार) کرتے رھیں گے مگر ایسے لوگوں کے ھاتھ میں باگ ڈور چھوڑنا، میں یا کوئی بھی معمولی فھم کا آدمی برداشت نہیں کرسکتا جو اپنا ھی گھر ھر سال نیا نیا بناتا جاتا ھو۔ جو اپنے گھر میں ھی حجرے ۔ کمرے ۔ بناتا چلا جائے ۔ جو اپنے لئے موٹریں حاصل کرتا جائے جو اپنے ھی فیسلیٹیز(Facilities)کے حصول میں لگا ھوا ھو۔ اپنے ھی گھر کی ردو بدل میں زندگی گذار دینا چاھے ۔ میں پوچھتا ھوں اس سے کلیان کاری کس طرح ھوسکتی ھے یہ اکشیب (अक्षेव) ھمارے دماغوں میں آتا ھے۔ بیشک گھر تو بنانا چاھیئے مگر اس کے لئے اتنا وقت نہ لینا چاھیئے جس کی وجہ سے دیش کے مسائل رھجائیں ۔ ۱۳ منسٹرس کی تعداد کو کم کرکے جب ۱۰ منسٹرس مقرر کئے گئے تو اس وقت حکومت نے بڑے فخر کے ساتھ یہ پریس نوٹ نکالا کہ ھم کفایت شعاری کے مد نظر منسٹرس کی تعداد میں کمی کررھے ھیں پھر ۱۰ منسٹرس کو ۸ کرکے ان کے ساتھ اور ۸ ڈپٹی منسٹرس کے واگنس منسٹری کی گاڑی میں لگادئے گئے ۔ ابھی ھم تعداد میں کمی کے بارے میں سوچ ھی رھے تھے اور حکومت کے اس کارنامے پر دھنیاواد دینے کے بارے میں سوچ ھی رھے تھے پھر اس تصفیہ میں ایک بہت بڑا انقلاب آگیا۔ اور ھمارے لئے کوئی موقع ھی نہ رھا کہ ھم حکومت کے اس کارنامے کی تعریف کرسکیں ۔ چیف منسٹر صاحب نے فرمایا ھم کفایت شعاری کو ملحوظ رکھتے ھوئے ھی یہ اقدام کئے ھیں میں حساب لگا کر بتلاتا ھوں کہ ۱۶ منسٹرس اور ڈپٹی منسٹرس پر کتنا خرچہ ھوتا ھے۔ چیف منسٹر صاحب نے فرمایا کہ ھمنے کفایت شعاری کو ملحوظ رکھتے ھوئے خرچہ کو جوں کا توں برقرار رکھا ھے۔ میں حساب بتاتا ھوں میں اس کا حساب ھاؤس کے سامنے رکھدینا چاھتا ھوں تاکہ اس سے عوام میں غلط فھمی نہ رھے کہ واقعی حکومت کفایت شعاری کی طرف جارھی ھے یہ دھوکے کی ٹٹی ھے ۔ یہ الفاظ غلط فھمی پیدا کرنے کے لئے کہے گئے ھیں ۔ آپ حساب دیکھئے ۔ ۱۰ منسٹرس پر ۱۷۵۰ ماھانہ کے حساب سے

دولاکھ دس ہزار روپیے خرچ ہوتے تھے - اب آٹھ منسٹرس اور ۸ ڈپٹی منسٹرس پر ۲۷۳۶۰۰ روپئے خرچ ہورہے ہیں - اس طرح ۶۳۶۰۰ روپئے خرچہ کا اضافہ ہورہا ہے۔ میں نہیں سمجھتا کہ یہ کس طرح حساب کے چوکھٹے میں برابر بٹھا یا گیا ہے - اور پھر یہ بھی قابل غور ہے کہ جس نقطۂ نظر سے ڈپٹی منسٹرس کا اضافہ کیا گیا ہے وہ بالکل بے معنی معلوم ہوتا ہے - کہا جاتا ہے کہ عوام سے ربط پیدا کرنے کے لئے ڈپٹی منسٹرس کا اضافہ کیا گیا ہے - میں نہیں سمجھتا کہ آنے والے تین سال میں ان کی وجہ سے عوام سے کوئی زیادہ ربط قائم ہوگا یا ایسے کوئی کارنامے انکی وجہ سے دکھائے جائیں گے یا یہ کہ موجودہ حالت جو ابتر ہے اندھا دھند راج ہے وہ ختم ہو جائیگا اور افیشنسی سے کام چلنے لگےگا - ایسی کوئی توقع تو ہمیں نظر نہیں آتی - اور اگر یہ کہا جائے کہ اس طریقہ سے ڈپٹی منسٹرس بنانے سے اپوزیشن کی آنکھوں میں کھٹکنے لگے ہیں جیسا کہ ابھی آنریبل ایجوکیشن منسٹر نے کہا - ہم تو ایسی کوئی چیز محسوس نہیں کرتے - ہم تو کہینگے کہ ٹریزری بنچز کے ۹۲ کے ۹۲ ارکان منسٹرس بنکر دیس کا کلیان کریں تو ہم کبھی درمیان میں حائل نہیں ہونگے - ہم تو یہی چاہتے ہیں کہ کسی طرح دیس کا کلیان ہو یہاں ایسی حکومت قائم ہو کہ دیہات میں جھونپڑیوں میں رہنے والے یہ محسوس کرنے لگیں کہ ہمارے منسٹرس آج حکومت کررہے ہیں لیکن مجھے خدشہ ہے کہ اگر منسٹرس ۹۲ بھی ہو جائیں تو ایسا احساس پیدا ہوگا یا نہیں - کسی کے منسٹر بننے سے مجھے ذاتی طور پر تو کوئی اعتراض نہیں لیکن واقعہ یہ ہے کہ عوام کے خزانہ پر بار تو پڑرہا ہے اور پھر کام کچھ بھی نہیں ہورہا ہے - بے زبان کسانوں کو جو محنت کر کے خزانہ بھرتے ہیں اگر انہیں لوٹنے آپ کا مقصد ہے. تو ہم اس کے خلاف ہیں - اسکے خلاف ہماری پارٹی آواز بلند کریگی - اگر اس سے کچھ کام ہوتا ہے کچھ چینج (Change) معلوم ہوتا ہے - عوام کو کچھ سہولتیں پہنچتی ہیں دیہات میں اسکی کچھ جھلک نظر آتی ہے ، سٹیز میں ابتک جو کچھ کام ہوا ہے اس کا رخ تبدیل کر کے دیہاتوں کی طرف آگے بڑھایا جاتا ہے ملک کی پراسپیرٹی (Prosperity) کچھ آگے بڑھتی ہے تو ہمیں کچھ عذر نہیں ہے - اس کے لئے ہم ضرور منسٹرس اور ڈپٹی منسٹرس کی سہایتا یا ساھکار کرینگے - جو ریپریزنٹیشنس ان کے پاس ہوتے ہیں ان کے بارے میں پھرتی سے کام ہوتے رہیں تو ایسی صورت میں ہمیں کوئی عذر نہیں ہے۔ اسکے بر خلاف لوگوں کا فائدہ تو کچھ نہ ہو اور یہ کہیں کہ اپوزیشن کی آنکھوں میں کھٹکنے لگے ہیں اسلئے اعتراض کیا جارہا ہے تو یہ کہنا درست نہیں - یہ الفاظ جب آنریبل منسٹر فار ایجوکیشن نے استعمال کئے تو اس کا میرے دل پر بہت صدمہ ہوا - میں صاف طور پر یہ کہنا چاہتا ہوں کہ وہ منسٹرس یا ڈپٹی منسٹرس بنے ہیں تو اپنے لئے نہیں بنے ہیں بلکہ عوام کیلئے بنے ہیں دیش کے لئے بنے ہیں - اس میں ۸ لوگوں کا فائدہ مقصود نہیں ہے - اسکے خلاف کہکر ڈپٹی منسٹر کے عہدہ کو حقارت کی نظر سے دیکھنے کا موقع دیتے ہیں - آپ لوگوں نے خود ہر چھ ممبرس میں سے ایک منسٹر بنایا ہے - یہ شکایت عوام میں پھیلی

ھوئی ھے ۔ ایسا جو پروپگنڈہ ھے اس کو مٹانا آپ لوگوں کا کام ھے کیونکہ یہ ۱۶ لوگوں کے لئے ھی تو نہیں کررھے ھیں بلکہ دیش کیلئے کررھے ھیں مگر ھمارے سامنے تہ ڈیک اندھیرا سا نظر آتا ھے جس کو آنریبل منسٹر ایجوکیشن نے بھی مان لیا ھے ۔ انکے فائدہ کے لئے یہ جو آیا ھے ان کے الفاظ انکے ساتھ ساتھ ھیں ۔ انکے فائدہ کے لئے آیا ھے تو میں صاف طور پر یہ کہنا چاھتا ھوں کہ ھر چھ پر ایک کیلئے کررھے ھیں تو یہ کوئی اچھا کام اور ٹھیک نظریہ نہیں ھے یہ نظریہ بالکل چینج کرنا چاھیئے اگر یہ نظریہ ھے بھی تو زیادہ میجارٹی بر آپ کے زیادہ سیٹس ھیں اور حلقہ انتخاب بھی زیادہ ھیں اور اس میں کانگریس کی ھی زیادہ لوگوں کے گریوینسس (Grievances) کی حل کرنا ھے اس کو بھی ملحوظ رکھکر کام کریں تو زیادہ حصہ کا مسئلہ بھی حل ھوسکتا ھے ۔ مگر افسوس یہ ھے کہ نہ تو اپوزیشن پارٹی کی طرف سے جو اچھے مشورے دیئے جاتے ھیں ان کو سننے کیلئے آپ تیار ھیں اور نہ کانگریس کے حلقہ انتخاب میں جو لوگ ھیں انکے مشورے سننے کیلئے آپ تیار ھیں کیونکہ آپ کے حلقہ انتخاب میں بھی وھی ھمارے لوگ مزدور ۔ کسان جو بھولے بھٹکے " بیل کے ڈبہ " میں ووٹ ڈالے تھے اور جو اب پچھتا رھے ھیں ۔ اگر ان کا ریپریزنٹیشن بھی آپ لوگ کرتے ۔ منسٹرس ورڈپٹی منسٹرس ملکر ۱۶ آنے طاقت لگاتے تو انکی ریل گاڑی کے ساتھ ساتھ یہ ڈپٹی منسٹرس کے ویاگن بھی پیچھے آسکتے تھے ۔ ھم امید کرسکتے تھے کہ یہ کام چلاسکتے ھیں ۔ مگر یہاں تو ۸ کے بجائے ۱۶ منسٹرس اور پھر ان کے سیالریز اور الونسس کی فکر ھے اسی میں وقت ختم ھورھا ھے جو بلس (Bills) ممبروں کی رھائش اور سہولت کے بارے میں آرھے ھیں ۔ آپ نے گاندھی جی کے نام پر ووٹس حاصل کیئے ھیں تو ان کے آدرش کو اپنے سامنے رکھئے اور اپنے آپ کو بھی جنتا کیلئے آدرش بنائیے ۔ تنخواہ کے بارے میں انکا جو خیال تھا اسکو اپنائیے ۔ سیدھی سادھی زندگی بسر کیجئے ۔ دیہاتوں میں جو کشت ھے اس کو ختم کرنے کیلئے صحیح لیجسلیشن لانے کی کوشش کریں تو بہت کچھ کام ھوسکتا ھے ۔ مگر آج کی حکومت جو اپنے ھی لوگوں میں عہدے بانٹنے کی کوشش میں ھے تو مجھے امید نہیں ھیکہ ۰۰ کے بجائے کچھ اور زیادہ تنخواہ بھی دیجائے تو کوئی کام ھوسکتا ھے ۔ سیالریز کے بارے میں اس وقت کم کرنے ، زیادہ کرنے یا سیالریز کو نکالدینے کیلئے کوئی امنڈمنٹ نہیں ھے آئندہ امنڈمنٹ پیش ھوگا مگر اب میں یہ کہنے کی جرات کرتا ھوں کہ اگر یہی حالت ھے تو ڈپٹی منسٹرس کی بڑھانے سے ۱۶۰۰ کے بجائے ۳۲ منسٹرس بھی رکھنے سے کوئی کام نہ ھوگا بلکہ مسائل کو سمجھنا ھی وقت کا تقاضہ ھے ۔ یہ کہتے ھوئے میں رخصت ھوتا ھوں ۔

* **شری مادھو راؤ پٹیل** ۔ مسٹر اسپیکر سر ۔ آج ھمارے سامنے ڈپٹی منسٹرس کی سیالریز کا بل آیا ھے ۔ حقیقت میں اڈمنسٹریشن میں ان کی ضرورت ھے یا نہیں ھمیں یہ دیکھنا ھے ۔ کیا ۸ منسٹرس کام نہیں کرسکتے ۔ اگر یہ بات ھے کہ انکی مدد کیلئے ۸ ڈپٹی منسٹرس کی

ضرورت ہےکیونکہ ۸ آدمیوں سے یہ کام ہونا ممکن ہی نہیں ہے تو یہ ہوسکتا تھا ۔ اگر واقعتاً ان پر کام کا زیادہ بوجھ بڑھ گیا ہےتو انکی مدد کیلئے چند آدمی کی ضرورت ہوسکتی تھی ۔ لیکن اڈمنسٹریشن میں ہمیشہ یہ دیکھنا چاہئے کہ ایفیشنسی بڑ رہی ہے اور کام اچھی طرح ہورہا ہے ۔ مگر ایفیشنسی کیلئے یہ مسلمہ بات ہےکہ حد سے زیادہ بھی لوگ بڑھ جاتے ہیں تو بھی ایفیشنسی کم ہو جاتی ہے جیسے کہ زیادہ آدمی پکوان کرتے ہیں تو پکوان خراب ہو جاتاہے اسی طرح زیادہ آدمی ہوں تو ایفیشنسی بھی مارکھا جاتی ہے ۔ ایک بار ایک آدمی نمک ڈالتا ہے اور دوسرا آدمی دو بارہ نمک ڈالتا ہے تو سالن خراب ہو جاتا ہے ۔

اب ہمیں یہ دیکھنا ہیکہ حیدرآباد کا بجٹ ۲۷-۲۸ کروڑ کا ہے تو یہاں ۸ منسٹرس کافی تھے ۔ اگر اتنے ہی آدمی اسٹیٹ کا کام کرتے تو اکانمی آف اکسپنڈیچر (Economy of Expenditure) ہوسکتی تھی ۔ بمبی میں ۶۷ کروڑ کا بجٹ ہے لیکن آج ہمارے پاس جو ٹوٹل ہے ۱۶ منسٹرس کا وہ وہاں نہیں ہے ۔ مجھے تعجب اس بات کا ہوتا ہےکہ ایک طرف تو یہ کہا جاتا ہےکہ فائیوایرپلان کیلئے پیسہ نہیں ہے اور اس کے لئے تین سورسس (Sources) بتلائے جاتے ہیں لیکن دوسری طرف اخراجات میں کمی کے بجائے اضافہ ہی کیا جاتا ہے ۔ انکم کیلئے جو تین سورسس بتلائے جاتے ہیں ان میں پہلا اکسپنڈیچر میں اکانمی دوسرے لونس (Loans) اور تیسرے ٹیکسس وغیرہ ۔ ٹیکسس بڑھانے کیلئے تو حکومت ہر وقت تیار رہتی ہے اور جیسا کہ آنریبل فینانس منسٹر نے اپنی تقریر میں فرمایا شوگر کین پر بھی ٹیکس عائد کرنے والے ہیں ۔ طالبعلموں کی فیس میں اضافہ کر کے بھی کچھ لینا چاہتے ہیں ۔ تو میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ فائیوایرپلان میں جو ڈائرکٹشنس ہیں ان پر کہاں عمل ہورہا ہے ۔ میں یہ نہیں مانتا کہ پٹی سرونٹس (Petty Servants) کو نکالکر آپ اکانمی کرتے ہیں ۔ اکانمی ان اکسپنڈیچر (Economy in expenditure) کے لئے پہلا فرض یہ ہونا چاہئے کہ منسٹرس ۔ ڈپٹی منسٹرس ۔ ایم ۔ یل ۔ ایز اور ہائیر گریڈ سکریٹریز ملک کے مفاد اور ملک میں جو فینانشل اسٹرنجنسی (Financial stringency) ہے اس کو دور کرنے کیلئے کچھ نہ کچھ کنٹریبوشن (Contribution) کریں ۔ آج عوام ۶۰-۵۰ پرسنٹ کنٹریبوشن کرتے ہیں ۔ ایک مزدور ۸ دن کی مزدوری ملک کے مفاد کے لئے دیتا ہے جس کے بغیر اس کا چولھا چوکی نہیں چل سکتی تو ہزار روپیہ کے کنٹریبوشن سے اس مزدور کی آٹھ دن کی مزدوری زیادہ وقعت رکھتی ہے ۔ اسلئے میں یہ سوال ٹریژری بنچس سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ پارٹی اشیوز (Party Issues) کو نہ چھپاتے ہوئے وہ یہ بتلائیں کہ کونسا ایسا کام سفر (Suffer) ہورہا تھا جو ان ڈپٹی منسٹرس کی ضرورت محسوس ہوئی گو میں کسی کی ڈگنٹی (Dignity) پر حملہ کرنا نہیں چاہتا ۔ اگر آپ

چند ساتھیوں کے لئے ذریعہ معاش پیدا کرنا چاھتے ھیں تو یہ کہنا پڑتا ھےکہ چونکہ کیبینٹ کی عمارت میں کراکس (Cracks) آتے ھیں جس طرح کہ بارش میں دیواروں میں کراکس آتے ھیں تو اسکی مرمت کیلئے یہ سوچنا پڑتا ھےکہ سمنٹ کہاں سے لینا چاھئے ۔ ریت کہاں سے لینا چاھئے اور معمارکون ھو ۔ اسی طرح مختلف گروپس میں سے ۸ ڈپٹی منسٹرس کو لیا جاکر ان کا تقرر ایک فرمان کےذریعہ ھوا لیکن اکسچکر پر اس سےکتنا بار ھوگا یہ نہیں سوچا گیا ۔ ایک ڈپٹی منسٹر کا خرچہ ایک لاکھ ۳۲ ھزار ھوگا تو ۸ ڈپٹی منسٹرس پر ۱۰ لاکھ ۵۶ ھزار کا خرچہ ھوگا ۔ میں یہ کہتا ھونکہ اگر اتنی ھی رقم مرھٹواڑہ یا کسی اور علاقہ کے لئے خرچ کی جائے تو پراجکٹس تیار ھوسکتے ھیں ۔ پیسوں کی کمی کیوجہ سے ھمارا فائیوایرپلان بند ھوتا جارھا ھے ھمیں یہ سوچنا چاھئےکہ امریکن ایڈ (American Aid) کب تک ملتی رھیگی

श्री. वि. के. कोरटकर:—आपने १ लाख ३२ हजार कौनसे हिसाब से किये है ?

شری ادھو راؤ پٹیل - تنخواہ ۷۵۰ ھاؤز رنٹ الونس ۱۵۰ اور موٹر الونس ۲۰۰ اس طرح گیارہ سو ماھانہ اور ایک سال کے ۱۳۲۰۰ ھو جاتے ھیں ۔

श्री. वि. के. कोरटकर:—जरा आप कागज पर करें तो अच्छा होगा वे १३ हजार दो सो होते है.

شری ادھو راؤ پٹیل - (I am sorry) ۸ منسٹرس کے ایک لاکھ سے اوپر ھو جاتے ھیں ۔

श्री. वि. के. कोरटकर:—अेक मंत्री के लिये १३ हजार दो सौ होते है तो जिस हिसाब से आठ मंत्रियों के लिये १ लाख से अुपर होंगे.

شری ادھو راؤ پٹیل - تو اس وقت جو ھم اتنی بڑی رقم خرچ کررھے ھیں وہ کیوں کررھے ھیں کیا اسی لئے کہ کیبینٹ کی عمارت میں جو کراکس آگئے ھیں ان کی مرمت کی جائے ۔ کیا اس لئے یہ رقم خرچ کی جارھی ھے کہ ملک کی بھلائی ھو ۔ کیا اسی لئے کہ اڈ منسٹریشن کی ایفیشنسی بڑھے ۔ ھرگز نہیں ۔ بلکہ آپس کے جھگڑوں کو ختم کرنے کے لئے ملک پر بار ڈالا جارھا ھے ۔ یہ ملک کی بھلائی کے لئے نہیں ھے اور ھم ووٹرس کو نہیں سمجھا سکینگے کہ آپ کا پیسہ کیسے خرچ ھورھا ھے اس لئے ۸ ڈپٹی منسٹرس کی آج قطعاً ضرورت نہیں ھے ۔ محض اس لئے کہ کچھ چیخ و پکار ھو رھی ھے اور کچھ سکشن ھر وقت ناراض ھوتا رھتا ھے اس لئے ان کے سامنے ٹکڑا ڈالنے کے لئے یہ عمل کیا جارھا ھے ۔ جو جھگڑنے والے ھیں انہیں یہ موقع دیا جارھا ھے ۔ میں یہ پوچھنا چاھتا ھوں کہ ڈپٹی منسٹرس کا چناؤ کن بنیادوں پر ھوا ھے ۔ آیا وہ ایبلٹی کی بنیاد پر ھوا ھے ۔ یا علاقہ واری بنیاد پر ھوا ھے یا گروپس کی بنیاد پر ھوا ھے ۔ یہ رپریزنٹیشن آخر کونسی بنیاد پر ھوا ھے ۔ کانگریس آپس کے

جھگڑوں کو مٹانے کے لئے اگر اکسچکر پر اتنا بار ڈالتی ہے تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ اس ہاؤز میں حکومت مس اپروپریشن (Misappropria ion) کررہی ہے۔ اور یقیناً ایک وقت آئیگا جبکہ ووٹرس اس کا جواب طلب کریں گے ۔ کیونکہ یہ تقسیم کچھ اس قسم کی ہے کہ آپس میں بیٹھکر یہ کہا جا رہا ہے کہ تم یہ بیگن لے لو ۔ تم یہ روٹی لے لو ۔ تم یہ لے لو اور تم وہ لے لو ۔

حکومت اسکو پارٹی ایشیو نہ سمجھکر غور کرے۔ اسپر کانسٹیٹیوشن کے لحاظ سے کافی بحث ہوئی ہے اور اسکو ۵ ۔ فبروری سے جوری ٹراسپکٹیو ایفکٹ (Retrospective effect) دینے کا سوال ہے وہ واقعی کانسٹیٹیوشن کے چند سکشنس کے خلاف جاتا ہے ۔ اس میں تضاد ہے ۔ لیکن جب اس پر ایک ڈسیشن ہوچکا ہے تو اس کے لئے میں ہاؤز کا وقت لینا نہیں چاہتا ۔ آخر میں میں اتنا ہی کہونگا کہ اسکو پارٹی اشیو نہ بناتے ہوئے فائیوایر پلان اور ملک کے ڈیولپمنٹ کے نقطہ نظر سے اس چیز کو پرس (Press)نہ کریں اور اسکو پھر ری اڈجسٹ (Readjust) کریں تو مناسب ہوگا۔ اتنا کہکر میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں ۔

శ్రీ కె. యల్. నరసింహారావు : (ఎల్లందు—జనరల్) : స్పీకర్ సర్,

డిప్యూటీ మినిస్టర్సు యొక్క జీతభత్యాలను నిర్ణయించ వలసిందిగా తీసుకువచ్చిన బిల్లు నెంబరు ఒకటిమీద డిస్కషన్ (Discussion) జరుగుతోంది.

مسٹر ڈپٹی اسپیکر - اردو میں تقریر فرمائیے تا کہ منسٹر کنسرنڈ آپ کی تقریر کا جواب دے سکیں ۔

شری کے - ایل - نرسہا راؤ - ڈپٹی منسٹر متعلقہ موجود ہیں ۔

श्री. वि. के. कोरटकर :—मेरे डिप्युटी मिनिस्टर तेलुगू नहीं जानते जिस वास्ते आपसे गिड़गिड़ाता हूँ कि मेहरबानी करके उर्दू में बोलें ।

శ్రీ కె. యల్. నరసింహారావు : ఒక విషయము ఏమంటే, ఇవ్వాళ మన క్యాబినెట్‌ను ౧౩ నుంచి ౮ వరకు తగ్గిస్తూ, ౧౬ వరకు పెంచవలసిన అవసరము ఉన్నదా అనే సమస్య మన ముందరకు వచ్చింది. పనులు పెరగడమువల్ల క్యాబినెట్ పెంచారా, లేక మనుష్యులు పెరగడ వల్ల క్యాబినెట్ పెంచవలసి వచ్చిందా, అనే సమస్య ఇప్పుడు ముఖ్యమైనది. ఇవ్వాళ క్యాబినెట్‌లో కొత్తగా చేర్చుకొన్న మంత్రి గత కమిటీలలో మెంబర్సుగా ఉన్నారు. అసలు మనకు ఇంతమంది మంత్రులు అవసరమా అనేది ఆలోచించవలసి వున్నది. హైదరాబాదు స్టేటులో ౧౩ మంది మంత్రులు ఉన్నప్పుడు "క్యాబినెట్ సంఖ్య చాలా ఎక్కువగా ఉంది, హైదరాబాదు స్టేటు ఇంతమందిని భరించడం భారము అయినటువంటిది, హైదరాబాదుయొక్క ఆర్థిక పరిస్థితుల

దృష్ట్యా ఇంతమందిని భరించలేం కాబట్టి యీ క్యాబినెట్‌ను కుదించవలసిన అవసరం వుందీ' అనే విషయం చూచాము. దాని ప్రకారం క్యాబినెట్‌లో ముగ్గురు మంత్రులను తగ్గించి పదిమంది మంత్రులను మాత్రమే ఉంచారు. కాని ఇవాళ వారు, ఆనాడు ఎందుకు మంత్రులను తగ్గించవలసి వచ్చిందీ అనే విషయం మరచి పోయారు. ఈనాడు వారి ఆంతరంగిక సమస్యలెట్లా ఉన్నప్పటికీ, వారి ప్రభుత్వము నిలబడటానికోసము మంత్రులను ౧౬ వరకు పెంచారనేది స్పష్టమవుతోంది. ఇప్పుడు ప్రభుత్వములోని పనులేమీ పెరగలేదు. పనులు పెరిగి పది మందిమంత్రుల నిర్వహించలేక పోతున్నారు, అందుకు పదిమందినుంచి పదహారుమందిని పెంచవలసి వచ్చిందీ— అనేది ఎక్కడా లేదు. ఆ పరిస్థితులు ఎక్కడా కనుపించడంలేదు. ౧౬ మందికి పెంచిన తరువాత కూడా యీ క్యాబినెట్ స్థిరంగా ఉండటానికి అవకాశం వున్నదా లేక ఇంకా గాలిలోనే ఊగుతోందాఅని చూస్తే ఇంకా గాలిలోనే ఊగుతోంది. ముఖ్యమంత్రిగాని, కాంగ్రెసు సంస్థగాని యీ ప్రభుత్వమును ఇంకా స్థిరత్వము చేసుకోవాలంటే ఇప్పుడు ఉన్న ప్రకారము ప్రతి ఆరుగురుకు ఒక్కొక్క మంత్రిని నియమించినంత మాత్రమున చాలదు. ఈ ౧౬ గురు మంత్రులకు ౧౬ పార్లమెంటరీ సెక్రటరీలను ఏర్పాటు చేస్తే,—యీ విధంగా ప్రతి ముగ్గురకు ఒక్కొక్కరుచొప్పున ౩౨ మందిని ఏర్పాటు చేస్తే యీప్రభుత్వముయొక్క కార్యకలాపాలు ఇంకా సులభంగా నిర్వహించడానికి అవకాశం ఉంటుంది; ఇప్పుడు వున్న సమస్య ఏమంటే, యీ బిల్లుద్వారా మన కాబినెట్‌ను ౧౬ కు విస్తృతం చేసి అందులో కొందరికి డిప్యూటీ మినిస్టర్సు అని పేరుపెట్టి ప్రభుత్వము ఖర్చులను పెంచారు ప్రస్తుత హైదరాబాదు స్టేటుయొక్క ఆర్థిక పరిస్థితులను బట్టి ఖర్చులను ఎలా తగ్గించడమా అని ఆలోచిస్తున్నప్పుడు, యీ ప్రభుత్వము ఏదైతే ఖర్చులను పెంచడము లేదని సమాధానం చెల్పుతోందో, అదీ ప్రజలను ఏమాత్రము సంతృప్తిపరచదు. ఇప్పుడు ప్రభుత్వములో అనవసరమైన ఖర్చులు జరుగుతున్నాయి. అనవసరమైన ఖర్చులు తగ్గించి ప్రజలయొక్క అవసరములు తీర్చడము ఎట్లా, వారికి సౌకర్యాలు కలుగచేయడం ఎట్లా అని ఆలోచించడానికి బదులు, "యీ ఖర్చులనుతగ్గించడానికి ఒక సరైన పరిపాలన తీసుకురావడం ద్వారా, ప్రజలకు సరియైన సౌకర్యాలు కల్పించుట కొరకు ఆలోచిస్తున్నామని పదేపదే చెప్పడం జరుగుతోంది. ప్రజా సమస్యలను పరిష్కరించడానికి పూనుకోక పోగా తమతమ సమస్యలను మాత్రం పరిష్కరించుకోడానికి ప్రయత్నిస్తున్నారనేది స్పష్టం అవుతోంది.

ఇంతకుముందు వెంకటరామారావుగారు ప్రవేశపెట్టిన మోషన్ ఒకటి మనదగ్గరకు వచ్చింది. "డిప్యూటీ మినిస్టర్సు ఎనిమిదిమందికి అసెంబ్లీ సభ్యత్వమునకు భంగము కలుగలేదు, అందుకోసం మోషన్ గురించి ఆలోచించవలసిన అవసరం లేదని" సమాధానం చెప్పడం జరిగింది. ఒకటి మాత్రం స్పష్టంగా ఒప్పుకొన్నారు. వాళ్ళ హోదాకు భంగం జరగలేదు కాబట్టి యీ మోషన్ గురించి పెద్ద ఎత్తున ఆలోచించ నక్కర లేదని చెబుతూ వచ్చారు. వారికి మెజారిటి ఉండబట్టి మోషన్ తోసిపారేశారు. ఇప్పుడు యీ బిల్లు మనముందర ఉంది. దీనిలోని **Statement of Objects and Reasons** చూచినట్లయితే, డిప్యూటీ మినిస్టర్లును ఏర్పాటు చేయబడ్డ తరువాత వాళ్ళ యొక్క శాసనసభ్యత్వము రద్దు అయిపోయింది, దానిని యీబిల్లుద్వారా తిరిగి ఉద్ధరించబోతు న్నాము అని వ్రాసు కొన్నారు.

It is also necessary to insert a provision in the said Act for removing their disqualification to continue as members of the Legislative Assembly.

డిస్‌క్వాలిఫికేషన్ అనేదే లేకపోయినట్లయితే యీ రిమూవింగ్ అనే సమస్య రాదు. Statement of Objects and Reasons లో డిప్యూటీమినిస్టర్సు యొక్క డిస్ క్వాలిఫికేషన్ ను దూరము చేయడానికి ప్రయత్నంచేస్తు, యీ విధంగా మీరే డిస్‌క్వాలిఫికేషన్ ను ఒప్పుకోవడం జరిగినది. మీకు మెజారిటీ ఉన్నది కాబట్టి వెంకటరామారావుగారి మోషన్ తోసివేశారు. అదేవిధంగా యీ బిల్లును కూడ నెగ్గించుకోవచ్చును అనుకోండి. అప్పుడు ఇది హైకోర్టుకుపోతుంది. " ఈ బిల్లు హైకోర్టుకు పోతేఏమి? మాకు లీగల్ ఎడ్వయిజర్స్ ఉన్నారు, వారు ఉన్నారు, వీరు ఉన్నారు " అని ఆలోచించకుండ, మేము చెప్పిన వాటిని దృష్టిలో పెట్టుకొని యీ బిల్లును ఉపసంహ రించుకొంటారని ఆశిస్తూ ఇంతటితో ముగిస్తున్నాను.

شری سری ہری (کنوٹ) مسٹر اسپیکرسر ۔ ڈپٹی منسٹرس کی سیالیریز کے بارے میں جو کڑی تنقیدیں ہو رہی ہیں وہ میں سمجھتا ہوں کہ بعض غلط فہمیوں کی وجہ سے ہو رہی ہیں یا پھر سمجھ بوجھ کر ہی کی جا رہی ہیں ۔ ایک اہم اعتراض یہ کیا جا رہا ہے کہ ڈپٹی منسٹرس کی تعداد میں اضافہ کی وجہ سے خرچہ میں بھی اضافہ ہوگا ۔ ہم کو فینانس منسٹر صاحب نے اکسپلینیٹری میمورنڈم جو تقسیم کیا ہے اوس کے صفحہ (۳۳) کو ملاحظہ فرمائیں ۔ اوس میں ضمن (ڈی) میں منسٹرس کے نام سے خرچہ بتلایا گیا ہے ۔ سنہ ۵۲ - ۵۳ ع میں جو اکچول خرچہ اس سلسلہ میں ہوا وہ (۸) لاکھ (۱۰) ہزار ہے ۔ اس کے مقابلہ میں ۵۴ - ۵۵ ع کے لئے جو اسٹیمیٹ بتایا جارہا ہے وہ (۷) لاکھ (۳۰) ہزار ہے ۔ گویا ۵۲-۵۳ ع میں جو خرچہ ہوا اب اوس کے مقابلہ میں (۸۰) ہزار روپیہ کم خرچ ہو رہے ہیں اس طرح سے ٹور اکسپنسس (Tour expenses) کے سلسلہ میں ۵۲ - ۵۳ ع میں (۳۱) ہزار کا خرچہ ہوا ۔ اور سنہ ۵۴ - ۵۵ ع میں (۲۵) ہزار کا خرچ مانگا جارہا ہے ۔ اگر یہ ہندسے پیش نظر رکھے جائیں تو کوئی سمجھدار آدمی یہ نہیں کہہ سکتا کہ منسٹرس کے مد میں یا ڈپٹی منسٹرس کے مد میں زیادہ خرچہ ہورہا ہے ۔ البتہ تعداد کی جو بات ہے کہ (۱۳) منسٹرس کے مقابلہ میں پہلے (۱۰) کئے گئے پھر (۸) کئے گئے اور اب پھر اون کی تعداد (۱۶) کردیگئی ہے اس کی وجہ کیا ہے ۔ اس سلسلہ میں مختلف مباحث اٹھائے گئے میں اون مباحث سے اتفاق نہیں کرسکتا ۔ کیونکہ اون میں کوئی اصلیت نہیں ہے ۔ آج ہمارے پاس (۸) ڈپٹی منسٹرس کی سخت ضرورت ہے ۔ اگر ہم حیدرآباد کی تاریخ پر غور کریں اور اس کا مقابلہ دوسرے اسٹیٹس سے کریں تو معلوم ہوگا کہ کن وجوہات کی بناء پر ہمارا اسٹیٹ پیچھے ہے ۔ آج ہم کو ہمارے اسٹیٹ کو دوسرے اسٹیٹس کے مساوی درجہ پر لانے کے لئے کن کن کاموں کی ضرورت ہے ۔ آپ کسی سررشتہ کو لیجئے ہمارا اسٹیٹ پیچھے ہے ۔ چنانچہ تعلیم کے محکمہ کو لیجئے ۔ تعلیم کے

سلسلہ میں ہمارا اسٹیٹ بہت پیچھے ہے ۔ اس میں کافی ترقی کرنے کی ضرورت ہے ۔ پہلے حیدرآبادمیں ایک جاگیرداری نظام تھا اس نظام کو ختم کرکے اس کے عوض ہم کو ڈیمو کریٹک حکومت قائم کرنا تھا ۔ اور دستور کے لحاظ سے پرانے ڈھانچہ کو بدل کر نئے ڈھانچہ میں تبدیل کرنا تھا ۔ جو چھ سو برس سے چلا آرہا تھا ۔ چنانچہ اس کی وجہ سے آج ہرمحکمہ اور ہرشعبہ میں کافی کام پڑا ہوا ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ (١٦) تو کیا اس میں اور اضافہ ہو جائے تو کچھ بیجا نہ ہوگا ۔ آپ اپنے سامنے بمبئی کی تمثیل تو رکھتے ہیں لیکن بنگال کی تمثیل کیوں نہیں رکھتے ؟

شری کے ۔ اننت ریڈی ۔ وہاں ١٢ کروڑ کا ڈیفیسٹ ہوا ہے ۔

شری سری ہری ۔ میں اس موقع پر یہی کہہ سکتا ہوں کہ اس حکومت کو فخر ہے کہ اس حکومت کے وزراء دستور کے لحاظ سے جمہوریت کی لائن پر چل رہے ہیں ۔ یہاں جمہوری اصولوں پر انتخابات لڑے گئے ۔ اور لوکل باڈیز اور مقامی پنچایتیں اور کمیٹیاں تیار ہو رہی ہیں جو کام کررہی ہیں ۔ یہ خاص بات ہے ۔ آج کی حکومت کے وزراء ہی اون کو تیار کئے ہیں ۔ اسی طرح پانچ سالہ منصوبہ بھی ہے ۔ یہ تمام چیزیں ایسی ہیں کہ جو واقعی طور پر لوگوں کی ضروریات کی تکمیل کررہی ہیں ۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ یہ بل جو فینانس منسٹر صاحب نے پیش کیا ہے آپ اس کو قبول کرلیں ۔

శ్రీ గోపిడి గంగారెడ్డి : (నిర్మల్—జనరల్) : అధ్యక్షమహాశయా,

ఇప్పుడు స్టేటులో ఎవరైతే డిప్యూటీ మంత్రులు నియమింపబడ్డారో వారియొక్క జీత భత్యముల గురించి చర్చిస్తున్నాము. నేను చిన్నతనము నుంచీ చూస్తున్నాను. పగలంతా బిక్షం అడుక్కొని రాత్రిళ్లు వీధిభాగవతం నాటకం ఆడుతూ అందులో మంత్రివేషం, రాజువేషం వేస్తూ ఉంటారు. ఆ రాత్రివరకే మంత్రిగాను, రాజుగాను వేషం వేసుకొని తిరిగి ప్రొద్దున్నే మామూలు మనుష్యులుగా తయారవుతారు. అలాగే ఇప్పుడు ఈ మంత్రులు ఎందుగురించి ఉండాలి అనేది ఆలోచించాలి. ఇప్పుడు నేను ధనమంత్రిగారికి విన్నవించేదేమంటే, ఇప్పుడు ఉపమంత్రులు ఎందుకు? వాళ్ళకు తెలుగురాదు. మరాఠీ మంత్రికి మరాఠీ డిప్యూటీ మంత్రినే వేశారు. ఈ మంత్రు లిద్దరకూ తెలుగురాదు. ఇందాక ఒక గౌరవసభ్యుడు తెలుగులో మాట్లాడుతుంటే వాళ్ళకు తెలిసిన భాషలో మాట్లాడమన్నారు. ఇప్పుడు మంత్రులకు డిప్యూటీ మంత్రులకు ఇతర భాషలు అర్థం చేసుకొని చెప్పేందుకు సహాయ మంత్రులను కూడా నియమిస్తే బాగుంటుంది. ప్రజలతో సంబంధం కలిగి ఉండటానికి, ప్రజలతో కలిసిమెలసి మాట్లాడటానికి ఈ విధంగా ఉపమంత్రులను ఏర్పాటు చేయడం జరిగిందని, ఈ విధంగా వదంతులు వినిపించాయి. మహారాష్ట్రి మంత్రి క్రింద తెలుగువారు డిప్యూటీ మంత్రిగా ఉండవలసినది. అలాగే తెలుగు మంత్రికి మహారాష్ట్రులు వారు డిప్యూటీ మంత్రిగా ఉండాలి. ఈ విధంగా చేస్తే ప్రజలు మాట్లాడే భాషలు మంత్రులకు అర్థం అవుతాయి. ఇప్పుడు ఉపమంత్రుల వేషాల్లో ఉండి, వారు తెలంగాణా ప్రాంతాలకు

పర్యటనకు పోయినప్పుడు వారికి తెలుగురాదు. ఆ మంత్రికి తెలుగురాదు. అందుకోసం వారికి సపోర్టు మంత్రి ఒకరు కావాలి. ౧౬ గురు మంత్రులకు ౧౬ గురు సపోర్టు మంత్రులను వేస్తే సరిపోతుంది. ఇంకా పార్లమెంటరీ సెక్రటరీలను కూడా నియమిస్తే అంతా పూర్తి అవుతుంది.

అయితే ఇప్పుడు ఎందుకు యీ ఉపమంత్రులను నియమించారు? దేశములోపల ఏమి వచ్చింది? ఇప్పుడు దేశానికి ఏమికష్టము వచ్చింది? దేశమునకు ఏమి యుద్ధము వస్తోంది? ఎందుకోసము యీ మహారథులను నియమించారు? ఈ విధంగా ఉపమంత్రులను నియమించి ప్రభుత్వమునకు మజ్బూత్ కలుగజేస్తున్నారా? ప్రజలకు ఏమి చెప్పి వోట్లు అడిగారు? ప్రజలు వోట్లు ఇచ్చిన తరువాత వారు ప్రజల మేలు మరచిపోయారు.

ఒకచోట కరువు వచ్చింది. ఒకడు రెండు రొట్టెలు నెత్తిమీద పెట్టుకొని తీసుకు పోతున్నాడు. ఇప్పుడుఉన్న ప్రభుత్వము మాదిరిగనే ఒక మోసగాడు అతని దగ్గరకు వచ్చి నీ దగ్గర ఏమున్నాయి అని అడిగాడు. అతడు " నా దగ్గర రెండు రొట్టెలు తప్పితే ఏమి లేవని' అన్నాడు. అప్పుడు ఆ మోసగాడు "నీకు ఆకలి వేయని మంత్రం చెబుతాను. ఆ రెండు రొట్టెలు నాకు ఇవ్వమని" ఆ రెండు రొట్టెలు తీసుకొనితిన్నాడు. ఆకలి వెయ్యని మంత్రం అతనికి పని చెయ్యదా?—అలాగే ప్రజలను వోట్లు అడిగినప్పుడు అవి చేస్తాము, ఇవి చేస్తాము, వాటిని బాగు చేస్తాము, మీకు మేలు చేస్తాము అని చెబుతారేగాని ఏమీ చేయడంలేదు. హైదరాబాదు స్టేటు ఒక ఇల్లు. ఆ ఇంటిని బాగుచేయడం లేదు. మీ ఇంటినే చక్కచేసుకొంటున్నారుగాని ఆ ఇంటిని ఎందుకు బాగచేయరు? ప్రజలకు ఆకలి లేకుండ ఉండే మంత్రం చెబుతున్నారు. కాని వారే ప్రజల రొట్టెలకు ఆశబడుతున్నారు. " మేము మీకు మేలు చేసేదిలేదు, మీరు మాకు మేలు చేయాలి " అంటే ఎట్లా?

ప్రభువు దున్నపోతు
ప్రజలెల్ల దుడ్డలు
మంత్రిగణముకాదు మహిషగణము
శాసనసభకాదు ఇది స్మశానసభ

ఈ మోస్తరుగా కనుపిస్తుంది.

ప్రజలందరూ ఏడుస్తుంటే మంత్రుల డాబులు అట్లాగే ఉన్నాయి. అసలే, ఖజానాలో డబ్బు తక్కువగా ఉంటే యీ ఉపమంత్రులు ఎందుకు? ఖజానాలో అంతా లోటు ఉంది, కాని మా కడుపుమాత్రం మంచిగా నిండాలని అంటున్నారు. ఇప్పుడు ఉపమంత్రులకు జీతభత్యాలు కాక ఇంటి ఎలవన్సు కూడా ఇస్తున్నారు. వీరి జీతము విషయమై ౨౫౦ రూపాయలు నిర్ణయించారు. వారికి ఆ ఎలవెన్సులు, యీ ఎలవెన్సులు అని దానిలోపల లెక్కలు ఇంకా ఉన్నాయి. ఈ విధంగా ఖర్చులు చేస్తేమన ఆదాయం తగ్గిపోతుంది. మనం స్వాతంత్రము పొందినా కొన్ని

అలవాటులు వదలకున్నాము. ఈ విధంగా మనం డబ్బును దుర్వినియోగం చేసి భవిష్యత్‌లో మనకు కళంకం ఏర్పడి మన తరువాత పిల్లలకు గూడా దీనిని నేర్పినవారము అవుతాము. ఇప్పుడు అనవసరమైన వ్యయము పెట్టుకున్నాము . ఇది మంచిదిగా కనుపించడంలేదు. వీరికి ఇచ్చే జీతం ౭౫౦ రూ. లో ఎంత ఖర్చు అవుతుంది? ఇంత డబ్బు వారికి ఎందుకు కావాలి? బేడ పైసలకు ముబ్బేడ బాడుగ ఉన్నట్లుగాఉంది. మీఇష్టంగా మీరు యీ జీతాన్ని పెట్టుకొన్నారు. ఆ జీతమును తక్కువ చేయాలని అంటున్నాము. ఇప్పుడు ప్రభుత్వములో పనులు ఏమీ ఎక్కువ అవలేదు. ౧౩ మంత్రులు ఉన్నప్పుడు అది మంచిదికాదని అనుకొని దశావతారములు పదిమందిని పెట్టుకొని, తరువాత ౮ మందిని ఏర్పాటు చేసి తిరిగి ఇప్పుడు ౧౬ మందిని ఏర్పాటుచేశారు. గౌరవసభ్యులు చెప్పినట్లు యీ ౧౬ సంఖ్య కూడా మంచిదికాదు. పార్లమెంటరీసెక్రటరీలను కూడా వేసి ౨౪ మందిని ఏర్పాటు చేయండి. మీరు దేశానికి మేలు చేస్తారా? లేక మీ ఇళ్లకే మేలు చేస్తారా? మంత్రుల ఇండ్లకే మేలు చేసుకొంటే ఎట్లా? ఇల్లు అనేది రాష్ట్రం. భారతదేశములోపల హైదరాబాదు స్టేటు ఇంటిలో ఎంత అభివృద్ధి తీసుకవచ్చాము అనేది ఆలోచించాలి. ముండ మురిసినదిగాని ముందరగతి ఎరగదు అన్నట్లు ఉంది. ఇంకా దీనిపైన మాట్లాడేందుకు ఇతర సభ్యులను అవకాశము ఇస్తూ, దీనిపైన నా సవరణ వచ్చినప్పుడు వివరంగా మాట్లాడతానని చెబుతూ ఇంతటితో నా భాషణ సమాప్తము చేస్తున్నాను

श्री. वि. के. कोरटकर :—मिस्टर स्पीकर सर, जिस बिल पर जो बहस मुबाहिसा किया गया है अुसका लब्बेलुबाब दो चीजों में है। अेक यह कि आया अिस वक्त किसी डेप्यूटी मिनिस्टर के तकर्रर की जरूरत थी या नहीं, और दूसरे यह कि अगर जरूरत थी तोआठ की तादाद ही क्यों रखी। गअी ? तनखाहके सम्बन्धसे जो बहस-बहुत शद्दोमद के साथ की गअी अुसके निस्बत में समझता हू कि पहिली बहस के वक्त अिसके आने की जरूरत नहीं थी, क्योंकि अिसके बाद तरमीमात पेश की गअी हैं। किसी ने ७५० की जगह ५०० बतलाया है, किसी ने ४०० बतलाया, तो किसीने ३५० । बतलाया है। अिस तरह से अुनकी तनख्वाह होनी चाहिये। अैसा बताया गया है। बहरहाल अिस चीज पर बहुत बहस की गअी। यह भी अेक दृष्टि से अच्छा ही हुआ, अैसा में समझता हूं, क्योंकि कटमोशन के वक्त जितनी बहस हो सकती थी वह अभी हो गअी है, और अिस फर्स्ट रीडिंग में ही जिन जिन लोगों ने कटमोशन पेश किये हैं वे अुनको वापिस लेलेंगे और अिसी वक्त वह भी पास हो जायगी। जो चीजें कही गअी हैं अुनमें सब से बडी चीज यह है कि कॉंग्रेस पार्टी के अूपर अेक तरह से बडा आक्षेप लगाया गया है कि आपके घर में झगडा था, आपके घर में कुछ चल रहा था, और अिस तरह से पार्टी में अेख्तेलाफात दूर करने के लिये ये आठ डेप्यूटी मिनिस्टर्स बनाये गये। अिसका तो में अितना ही जवाब दे सकता हूं कि कोअी झगडा तो नहीं था। हमको तो कुछ मालूम नहीं है। आपको बहुत कुछ मालूम है तो आप अपनी मालूमात पर खुश रह सकते हैं। ये जो आठ डेप्यूटी मिनिस्टर्स जिस वक्त रखे गये हैं अुसके बारे में मैं अितना ही कह सकता हूं कि वे अुस नजर से नहीं बनाये गये जैसा कि विरोधी बेंचेस के लोगों ने बताया लेकिन वाक्या यह है कि आठ डेप्यूटी मिनिस्टर्स के लिये आप कहें कि कम रखिये तो कोअी कहेगा कि ज्यादा रखिये। तो जिस तरह से यह कोअी हिसाबी फार्मूला नहीं होता कि जितना ही हो, और अितना न हो। काम के लिहाज से कुछ कम या ज्याद

मिनिस्टर्स या डेप्यूटी मिनिस्टर्स रखने पडते हैं। और तजरूबे के बाद अितना मैं कह सकता हूं कि अब डेमॉक्रसी में जिस तरह से काम चलाना पडता है, असेंब्ली की चीजें देखनी पडती हैं, सवालात को देखना पडता है, लोगों से मिलना पडता है, बहुत वक्त तो लोगों से मिलते मिलते ही मिनिस्टरों का सारा वक्त चला जाता है किंतु और लोगों से मिलना भी जरूरी है। यह कोअी पुराना जमाना नहीं है कि लोगों से कह दें कि नहीं मिलते जी, चले जाओ। अिन सब चीजों को देखने के बाद अिसकी जरूरत महसूस हुअी कि कुछ डेप्यूटी मिनिस्टर भी रखे जायें।

अब बहुत बडा आक्षेप यह किया गया कि पहले १३ क्यों थे, बाद में दस क्यों किये गये, और अुसके बाद आठ क्यों किये गये? जो कुछ हुआ वह तो सब आपके सामने है। जवाब यह है कि यह सब अिसीलिये किया गया था कि यह चीज आपके सामने लानी थी कि खर्च कम हो, आदमी काफी रहे, और काम ज्यादा हो सके। अिसी नीयत से यह सब कुछ किया गया। अिसके बाद भी अगर आप समझें कि अिसके सिवा और कोअी नीयत थी तो वह बिल्कुल गलत चीज है।

खर्च के बारे में बार बार मैंने पूछा था अेक बडा अजीबोगरीब हिसाब हमारे सामने बतलाय गया कि अेक मिनिस्टर के लिये ११ सौ रुपये अेक महीने में खर्च होता है तो १२ महीने में १ लाख ३२ हजार खर्च होता है। अुनसे मैंने दो बार पूछा कि यह कैसे होता है। अुसका जवाब नहीं दिय गया लेकिन फिर वही चीज बार बार दोहराअी गअी। अिस पर से मुझे अेक चीज याद आअी जब कभी मैं किसी स्कूल में जाता हूं तो पूछता हूं कि बंबअी को अेक खत अेक दिन में जाता है तो पांच खत कितने दिन में जायेंगे? बहुत से विद्यार्थी कह देते हैं कि पांच दिन में जायेंगे। लेकिन आप सब तो बुद्धिमान हैं, आप जरूर कहेंगे कि सब अेक ही दिन में जायेंगे। अिस हिसाब में कहां गलती हुअी वह मैं आपको बतलाना चाहता हूं। ११ सौ रुपया अेक महिने मेंखर्च होता है तो १२ महीने में १३ हजार २०० रुपये होता है। मैं ने जो बतलाया अिसमें कोअी गलती तो नहीं हो रही है। मतलब यह है कि जिस तरह से १३ हजार-२०० की जगह १ लाख ३२ हजार पढे गये अुसी तरह से यह सब आक्षेप किये गये। जो आक्षेप करते हैं अुनके बारे में मैं यही कहूंगा कि कम से कम अैसी गलती में पडकर आक्षेप न कीजिये। जो भी आक्षेप हुअे हैं वह अिसी तरह की गलती का नतीजा है, कि किसी चीज को कोअी दस गुना, कोअी बारा गुना, तो कोअी पंधरा गुना समझ कर क्रिटीसाअीज करता है मुझे तो बडा संतोष हुआ और मैंने यह हिसाब देखने के बाद दिल में सोच लिया कि जितने आक्षेप अुन्होंने किये हैं अुनके अूपर के अेक दो शुन्य निकाल देने चाहिये और फिर जो कुछ बच जाता है वह बहुत थोडा मामला रह जाता है।

अिसी तरह से यह भी कहा गया कि दूसरे राज्यों में अितने मंत्री हैं, अितना वहां का बजट रहता है, अुसके बावजूद भी वहां अितने अधिक मंत्री हैं। बंबअी में ६६ करोड का बजट है तो वहां अितने अितने मंत्री हैं। सच पूछो तो वहां मंत्रियों की तादाद ज्यादा है। अिस तरह से कहा जाता है कि अुसका लिहाज रखते हुअे हिसाब करो और अुतने रखो। मैं यही कहना चाहता हूं कि मंत्री और अुपमंत्री कितने होने चाहिये यह कोअी हिसाबी सवाल नहीं होता। अगर वैसा सवाल हो तो मुश्किल हो जाय समझ लिजिये कि बंबअी में ६६ करोड के बजट के लिये कुछ १२ या १३ मंत्री हैं और कल अजमेर

रियासत आअी तो वहां सिर्फ ३ करोड का बजट है और जिस तरह से हिसाब किया जाय तो अुनके लिये अेक ही मिनिस्टर रखना पडेगा। आप जान सकते हैं कि अेक मिनिस्टर किसी भी स्टेटका काम नहीं चला सकता। वहां का बजट कितना भी हो, बडा हो या छोटा हो, अुसमें विभाग कितने है वह देखना पडता है। अुन विभागों में काम कितना रहेगा वह भी देखना पडेगा और अुनको देखकर आखर तसफिया करना पडता है कि कितने मंत्री हों और कितने अुपमंत्री हों। अगर मैं आपसे कहू तो गलत न होगा कि दूसरे स्टटों के मुकाबले में हमारे यहां के मंत्रियों की तादाद बहुत ज्यादा नहीं है। बिहार में १६ मंत्री हैं और ३ डेप्यूटी मिनिस्टर्स हैं, अुसी तरह से आसाम में जहां का बजट हम से बहुत कम है वहां भी १० मंत्री हैं। अिसी तरह से बंबअी में मिनिस्टर्स और डेप्यूटी मिनिस्टर्स मिलकर १८ हैं।

شری متیال راؤ- کلکتہ میں کتنے ہیں؟

श्री. वि. के. कोरटकर :—कलकत्ते में तो बहुत ज्यादा है, वहां तो १६ डेप्यूटी मिनिस्टर्स हैं। लेकिन मेरा मतलब यह है कि बंबअी या आसाम में जितने हैं अिसलिये हैदराबाद में अितने रखे तो अिस तरह से नहीं हो सकता। सारे काम का जायजा लेकर हम तसफिया कर सकते हैं कि कितने मिनिस्टर हों और कितने डेप्यूटी मिनिस्टर्स हों। अिसी चीज को ख्याल में रखकर हमने तसफीय किया है। डेप्यूटी मिनिस्टर्स की वाकअी जरूरत थी। अितने मिनिस्टर्स की जरूरत नहीं थी तो अुसको कुछ कम किया और डेप्यूटी मिनिस्टर्स को रखा, ताकि काम अच्छी तरह से चलाया जा सके

अब बार बार हर चीज के आते ही कहा जाता है कि यह चीज हो रही है और वह चीज हो रही है की हम भी सुनते सुनते थक गये। कल ही मैंने जवाब देते वक्त कहा कि अेक कारखाना बंद हो रहा है तो आप कारखाने बंद हो रहे, कारखाने बंद हो रहे, हैं करके चिल्ला रहे हैं। जितने चल रहे हैं अुनके बारे में आप क्यों नहीं कहते कि अितने चल रहे हैं। बार बार कहा जाता है कि बेरोजगारी बढ रही है, बेकारी बढ रही है। अैसी हालत में डेप्यूटी मिनिस्टर बनाकर बेकारी कम कर दी गअी तो अुसमें आपके लिये कौनसी नुकसान की बात हो गअी मेरी समझ में नहीं आता। लेकिन मैं आपसे यह भी कहूंगा कि अितने कामों के लिये चार डेप्यूटी मिनिस्टर्स कम कर दिये जायं तो क्या जिस बेकारी का आपने अितना शोर मचा रखा है वह क्या अिससे कम होनेवाली है ? अिसमें मुझे कोअी तर्क या युक्ति ही नजर नहीं आती। हमें देखना यह है कि जिस गरज से डेप्यूटी मिनिस्टर्स रखे गये हैं वह पूरा होता है या नहीं और अुससे हमारा खर्च कम होता है या नहीं। खर्च के बारे में भी मैं यह कहूंगा कि पिछले साल से अिस साल में मिनिस्टरियल खर्च में भी ८० हजार का खर्च कम हो गया है। और यही देखकर मिनिस्टरों की तादाद कम कर दी गअी और डेप्यूटी मिनिस्टर्स रखे गये ताकि काम करनेवाले आदमी ज्यादा हों, खर्च कम हो और थोडे समय में ज्यादा काम हो सके। याने खर्च कम करके ज्यादा काम किया जाय अिसी नियत से डेप्यूटी मिनिस्टर्स का तकर्रुर किया गया है।

मेरी समझमें तो यह बात नहीं आती है कि बार बार यह कहा जाता है कि आप लोग गांधीजी के अनुयायी हैं। यह नहीं करते, वह नहीं करते, लेकिन जो काम किया जा रहा है अुसकी ओर तो

नहीं देखा जाता है। मेरी तो समझमें नहीं आया कि काम ज्यादा करनें में गांधीजी का अनुयायी बननें में कहा कमी आगअी ? अिससे कौनसा अनुयायीपन कम हो रहा है ?

बाकी तनख्वाह के बारें में बहुतकुछ कहा गया। मैंने तो पहले ही कहा हैं कि यह जो तनख्वाह रखी गअी वह काफी सोच समझकर रखीगअी है। यह कहा गया कि साढेसातसौ बहुत ज्यादा हैं। अुसे कम करना चाहिये लेकिन मैं कहना चाहता हूं कि जो तनख्वाह हमारें पास रखी गअी हैं दूसरें स्टेटों के मुकाबलें में ज्यादा नहीं है। किसी स्टेट में यह तनख्वाह सातसौ है तो कहीं आठसौ भी है हमारे से छोटे स्टेट में भी यह तनख्वाह ८०० रुपये तक रखी गअी है। और जो कटमोशन यहां पेश किये गये हैं अुसमें भी मुझे कहीं अेकसानियत नजर नही आती। कोअी कहता है ३०० रुपये होनीं चाहिये, कोअी कहता है चार सौ रुपये होनी चाहिये, कोअी कहता है ५०० रुपयें होनी चाहिये, तो किसीनें कहा कि ६०० रुपये होनी चाहिये। हमारी राय है ७५० रुपये होनी चाहिये। आपकी तरमीम में और अिसमें कोअी ज्यादा फरक नही दीख पडता है। आप तो ६०० रुपये तक आये ही हैं। हम सिर्फ और थोडा बढाकर ७५० करना चाहते है। हम समझते हैं अेक ओहदेदार के स्टेटस और काम के लिहाज से ७५० रुपये तनख्वाह ज्यादा नही।

आज के हालात को देखते हुअे और अुनके ओहदे देखते हुवे यह कहना कि यह तनख्वाह ज्यादा हैं, सही न होगा। यह कोअी अैसी तनख्वाह नहीं है कि जिसकी अितनी चर्चा की जा सकती हो।

दूसरे स्टेट की तरफ आप देखें तो आपको मालूम होगा कि हमने डेप्यूटी मिनिस्टर लेकर काफी खर्चा कम कर लिया है। आज तेरा की जगह १६ लोगों की टीम काम कर रही है। सोलह लोगों से पहले की अपेक्षा ज्यादा काम होगा और खर्च में तो कमी हो रही है। अिसके लिये तो हमें मुबारिक बाद मिलनी चाहिये थी।

मेरा ख्याल है कि जो आक्षेप हुवे वह बातों को ठीक से न समझने के कारण हुवें। पहले जहां १३ आदमी काम करते थे वहां आज १६ आदमी काम करेंगे तो काम तो ज्यादा होगाही अिसमें शक नहीं।

मै अेक और चीज कहना चाहता हूं। बहुत जोर शोर से कहा गया कि आपनें आठ मिनिस्टर और आठ डेप्यूटी मिनिस्टर रखें अिसके कारण आव्वाम में बहुत खलबली है, बेचैनी है, आप अैसा करेंगे तो आव्वाम में यह होगा और वह होगा। बहुत कुछ कहा गया। यह तो अैनक का मामला है। जैसा अैनक लगाकर आप देखेंगे वैसा ही आपको दीखेगा। पहले आपको यह देखना होगा कि क्या आपनी अैनक ठीक है। आपने १३ हजार दो सौ को तो अेकदम १ लाख ३२ हजार कर दिया और यह दिखाने की कोशिश की खर्चा कितना ज्यादा बढ गया है। आवाम को तो हमने भी जांचा है।

मुझे पूरा भरवसा है कि चिफ मिनिस्टर साहब ने खर्चा कम करने के लिये छह मंत्रियोंके स्थानमे आठ अुपमंत्री रखे अुस के लिये आवाम में संतोष है। वे कहते हैं कि यह बहुत अच्छा काम किया गया।

और यह कदम जो अुठाये गये वह बिलकूल ठीक है। हमारा जमीर तो अिसके बारें में बिलकूल साफ है। आवाम में कुछ भी खलबली वगैरा नही है। आप खलबली पैदा करना चाहते हैं। अुनमें तो पूरा संतोष है। आप कितना भी बोलेंगे तो अुससे हमारे दिल में जरा भी डर पैदा नहीं होनेवाला है मैं अिस्तेदुवा करता हूं कि मेरे भाषण के बाद आप अिसे पास करेंगे।

Mr. Deputy Spreaker : The question is :

"That L.A. Bill No. 1 of 1954, the Hyderabad salaries of Ministers (Amendment) Bill, 1954, be read a first time."

The motion was adopted.

Shri V.K. Koratkar : I beg to move :

"That L.A. Bill No. I of 1954, the Hyderabad Salaries of Ministers (Amendment) Bill, 1954 be read a second time."

Mr. Deputy Speaker : The question is :

"That L. A. Bill No. I of 1954, the Hyderabad Salaries of Ministers (Amendment) Bill, 1954, be read a second time."

The motion was adopted.

Mr. Deputy Speaker : We shall now take up clause-by-clause reading. There are no amendments to clause 2. I shall, therefore, put it to vote.

The question is :

"That clause 2 stand part of the Bill".

The motion was adopted .

Clause 2 was added to the Bill.

Clause 3

Mr. Deputy Speaker : Amendments to clause 3 given notice of may now be moved.

Shri M. Kondal Reddy (Kunaram) : I beg to move :

"That in section 4 proposed to be inserted by the Clause, for the figure '750' substitute the figure '300'."

Mr. Deputy Speaker : Amendment moved.

Shri A. Y. Kavade (Kallam): I beg to move :

"That in section 4 proposed to be inserted by the Clause, for the figure '750' substitute the figure '350'."

Mr. Deputy Speaker : Amendment moved.

Shri Ankush Rao Ghare (Partur) : I beg to move.

"That in section 4 proposed to be inserted by the Clause, for the figure '750' substitute the figure '500'."

Mr. Deputy Speaker : Amendment moved.

Shri K. Ananth Reddy : My amendment may be bracketed with that of Shri Ankushrao Ghare because it is similar to that.

Shri G. Sreeramulu : I beg to move :

"That in section 4 proposed to be inserted by the Clause for the figure '750' substitute the figure '400'."

Mr. Deputy Speaker : Amendment moved.

شری ایم - کنڈل ریڈی - اسپیکر سر - اس بل کے متعلق اب تک کافی بحث ہوچکی ہے - اب اس میں زیادہ کہنا نہیں ہے - لیکن میں اپنے اسنڈمنٹ کے بارے میں دو شبدوں میں کچھ خیالات کا اظہار کروں گا -

سب سے پہلے منسٹری میں ۱۳ منسٹرس لئے گئے - جب اس پر تنقیدیں ہونے لگیں تو ۱۰ منسٹرس رکھے گئے - بعد میں ۱۰ کی بجائے ۸ منسٹرس کئے گئے - جس پر یہ سمجھا گیا کہ کچھ بار کم ہوا - یہ فائدہ مند چیز ہے - لیکن (۸) منسٹرس کے ساتھ (۸) ڈپٹی منسٹرس کا بھی اضافہ کردیا گیا - اس سے ظاہر ہے کہ خرچہ تو بڑھ گیا - آنریبل فینانس منسٹر یہ کہتے ہیں کہ اب ۱۳ کی بجائے ۱۶ آدمی ملکر کام کر رہے

ھیں ۔ اس سے رقم کم ھوئی ھے ۔ یہ واجبی ھے ھمیں ماننا پڑتا ھے ۔ آنریبل چیف منسٹر اور آنریبل فینانس منسٹر نے دیگر اسٹیٹس اور صوبہ جات کا حوالہ دیا ۔ ھمیں یہ ماننا پڑتا ھے یہ کہا گیا کہ فلاں اسٹیٹ میں اتنے منسٹرس ھیں ۔ فلاں میں اتنے ڈپٹی منسٹر ھیں بمبئی میں اتنے ھیں ۔ لیکن میں پوچھتا ھوں جب بمبئی کا حوالہ دیا جاتا ھے تو بمبئی کی آمدنی کیا ھے اور وھاں منسٹری پر کیا خرچہ ھورھا ھے ۔ یو پی میں آمدنی کیا ھے اور منسٹرس پر کتنا خرچہ ھورھا ھے ۔ اس کو دیکھنا چاھیئے ۔ بمبئی میں جہاں کی آمدنی ۶۲ کروڑ ھے منسٹرس پر ۳ لاکھ کا خرچہ ھوتا ھے ۔ ھمارے پاس ۲۸ کروڑ کی آمدنی ھے اور آپ کے لحاظ سے تین لاکھ کے اوپر منسٹری کا خرچہ ھے ۔ کیا دوسرے صوبہ‌جات کی نظیر لیتے ھوئے ھماری ریاست کے حالات کے لحاظ سے آمدنی کو پیش نظر رکھتے ھوئے اتنی تنخواہ لے سکتے ھیں یا نہیں یہ ایک غورطلب مسئلہ ھے ۔ میں کہتا ھوں کہ جہاں آمدنی کم ھے وھاں خرچہ بھی حالات کے لحاظ سے کم ھونا چاھیئے تمثیل کے طور پر میں یہ کہوں گا کہ ایک ساھوکار گاؤں میں اپنی لڑکی کی شادی کرتا ھے تو وہ دوھزار روپیہ شادی پر خرچ کرتا ھے اور پچاس تولے سونا ڈالتا ھے تو کیا ایک معمولی آدمی بھی پچاس تولے سونا دیسکتا ھے یہ غور طلب بات ھے ۔ ھمارے پاس بمبئی کی آدھی آمدنی ھے اور تنخواہ اتنی ھی ھے جتنی کہ وھاں ھے تو یہ کس حدتک حق بجانب ھوسکتا ھے ایک غور طلب مسئلہ ھوجاتا ھے ۔

دوسری چیز اس بل میں یہ بتائی گئی ھے کہ ڈپٹی منسٹرس کی اتنی تنخواہ ھونا چاھیئے لیکن کوئی حد ڈپٹی منسٹروں کی مقرر نہیں کی گئی ھے منسٹرس اور ڈپٹی منسٹرس سب کو ملا کر سالانہ اتنا ھی خرچہ ھونا چاھئے ایسا نہیں بتلایا گیا ۔ منسٹرس اور ڈپٹی منسٹرس تو گھڑی گھڑی بدلنے والے ھیں ۔ انکی تعداد بھی گھٹتی بڑھتی رھتی ھے اسکو تو حکومت ھی خوب جانتی ھے ۔ ھم کو یہ کہنے کا اختیار نہیں ھے کہ اتنے ھی رکھو ۔ وہ تو حکومت حالات اور کام کے لحاظ سے رکھتی ھے ۔ لیکن میری سمجھ میں ایک چیز آئی ھے چاھے حکومت اسکو مانے یا نہ مانے ۔ یہ میری ذاتی رائے ھے کہ کام کے لحاظ سے منسٹرس کو اڈجسٹ کرنا چاھئے ۔ اتنی تعداد لازمی طور پر لیجا کر کام کو اڈجسٹ کیا جائے یہ نہ ھونا چاھیئے ۔ اس لحاظ سے اگر دیکھا جائے تو کام بہت ھے اور منسٹرس کم ھیں ۔ حالات کے لحاظ سے ۱۶ منسٹرس کافی نہیں ھوتے ۔ نہ صرف ۱۶ بلکہ ھم سب منسٹرس بنکر فیلڈ میں کام کریں تو بھی کافی نہیں ھوتے ۔

لیکن ھم منسٹرس کی مختلف تعداد دیکھتے آئے ھیں ۔ پہلے ۱۳ ۔ منسٹرس تھے پھر آٹھ ھوئے اور اب ۱۶ ۔ ھوگئے ھیں ۔ تو ان میں جو کمی زیادتی ھوتی ھے اس سے ملک کو کیا فائدہ ھورھا ھے ۔ اس کی وجہ سے کونسی ترقی ھورھی ھے اور کونسی کمزوری دور ھورھی ھے اس سلسلہ میں مجھے زیادہ عرض کرنا نہیں ھے کیونکہ وہ تو سب ھی جانتے ھیں کیا کہ ترقی ھوئی اور کیا تنزل اور آج حالت کیا ھے ۔ میں اس نے بارے میں راج پرمکھ کے اڈریس پر تقریر کرتے

ہوئے کچھ روشنی ڈالی ہے لیکن ۸ کے بجائے ۱۶ منسٹرس بنانے کے باوجود ملک میں کہاں فائدہ ہورہا ہے ۔ کارروائیوں کا کیا حال ہورہا ہے اس وقت تو مجھے عرض کرنا نہیں ہے یہ آپ اچھی طرح جانتے ہیں ۔ اگر آپ کام کے لئے تعداد میں زیادتی کررہے ہیں تو ہم کو کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن صرف اڈجسٹمنٹ کرنے کے لئے منسٹروں کی تعداد بڑھارہے ہیں تو یہ ملک کے خزانہ پر بار ہے ۔

میں یہ عرض کروں گا کہ منسٹرس کا کام کے لحاظ سے اڈجسمنٹ ہونا چاہیئے مگر ممبروں کے لحاظ سے جائدادیں پیدا کرنا ٹھیک نہیں ہے اور اس کو ایک کلیہ کے طور پر سالانہ ایک مقررہ رقم معین کرکے فی صد اتنا خرچہ منسٹرس کے لئے ہونا چاہیئے تو ہم اس پر اعتراض نہیں کرتے اور نہ اعتراض کرسکتے ہیں ۔ لیکن جیسا کہ میں نے اس سے قبل کہا بمبئی میں ۶۲ کروڑ کی آمدنی ہے تو وہاں کے ڈپٹی منسٹرس کتنی تنخواہ لیتے ہیں اور کیا ہمارے پاس جب ۲۸ کروڑ کی آمدنی ہے تو ۷۵۰ روپیہ ڈپٹی منسٹرس کی تنخواہ ہوسکتی ہے ۔۔ اپنے دل سے پوچھئے ۔۔ کیا اس ساہوکار کی طرح ہر آدمی ۵۰ تولے سونا پہنا سکتا ہے ۔ کیونکہ ہمیں تو اس پر غور کرنا ہے کہ آج حالات خراب ہیں ۔ لوگ کیسی زندگی بسر کررہے ہیں ہمیں اس پر غور کرنا ہے ۔ آپ تو یہ بھی خیال کرسکتے ہیں کہ ۷۵۰ روپیئے بھی کم ہیں لیکن کیا حالات ان کی اجازت دیتے ہیں ۔ کیونکہ تنخواہ ضروری اخراجات کو پورا کرنے کے لئے لی جارہی ہے ورنہ منسٹرس تو کام ایک لاکھ کا کرتے ہیں ۔ یہاں تنخواہ سے منسٹرس کو غرض نہیں ہے بلکہ سیوا کرنے کی نیت ہے تو خرچہ برداشت کرنے اور ضروریات کو پورا کرنے کے لئے لی جاتی ہے ۔ سنہ ۱۹۳۷ ع میں جب کانگریس وزارت تشکیل دیگئی تو اس وقت منسٹروں نے کس طرح اور کس نیت سے کام انجام دیا ہمیں یہ دیکھنا چاہیئے ۔ ایک تاریخی واقعہ ہے کہ جب اختلافی مسائل آئے تو وہ منسٹری چھوڑ کر باہر آگئے ۔ وہ اس وقت کیا تنخواہ لیتے تھے صرف پانسو لیکن اب کہا جاتا ہے کہ گرانی بہت بڑھ گئی اور تنخواہ ۔ اخراجات کے لحاظ سے کم ہے تو میں کہوں گا کہ مہاتما گاندھی کے اصولوں اور کانگریس کے سدھانتوں کو پیش نظر رکھکر کام کرنا چاہیئے ہیں تو یہ زیادہ ہے ۔

تیسری چیز یہ ہے چاہے وہ غلط ہو یا صحیح اتنی بڑی تنخواہ رکھنے کی وجہ سے لوگوں کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ ہم ڈپٹی منسٹرس بن جائیں ۔ اگر آپ تنخواہ کم رکھینگے تو میں یہ ایک پتہ کی بات بتلا رہا ہوں کہ سب لوگ ڈپٹی منسٹری کی خواہش نہیں کریں گے اور اس کے لئے جھگڑے بھی نہیں ہوں گے اس وجہ سے میں تین سو روپیہ رکھ ہوں ۔ ایک تو اس سے ملک کا فائدہ ہوگا ۔ خرچہ میں کمی ہوگی اور لوگ ڈپٹی منسٹری کی خواہش بھی نہیں کریں گے ۔ مجھے توقع ہے کہ یہ منظور نہیں ہوگی (   ) لیکن میں عرض تو کردیتا ہوں ۔ اتنا کہتے ہوئے میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں ۔

श्री. अंकुशराव घारे :—अध्यक्ष महोदय, फायनान्स मिनिस्टर साहब नें मिनिस्टर्स सॅलरिज बिल में जो अमेंडमेंट लाअी है अुसमें अुन्होंने कहा है कि डिप्टि मिनिस्टर की तनख्वाह ७५० रुपय होने चाहिये अैसा कहा गया है। मेरे खियाल में ७५० रुपये तनख्वाह ज्यादा होती है। मैंने जो अमेंडमेंट पेश की है अुसमें यह तनख्वाह ५०० रुपये रखी जाय अैसा कहा है। यह अमेंडमेंट देने का मेरा मकसद यह है कि बजेट पर जो ज्यादा बार पडनेवाला है वह कम होना चाहिये।

हम आज पार्लेमेंटरियन डेमॉक्रसी (Parliamentarian Democracy) चला रहे हैं। अुसका अुसूल यह होना चाहिये कि लोगों का ज्यादा से ज्यादा काम होना चाहिये। काम के लिहाज से यदि डिप्टि मिनिस्टर्स लेने की जरूरत महसूस होती है तो जरूर लेने चाहियें। लेकिन अैसी सूरत में अेक तो अुनको जो तनख्वाह दी जाती है वह अैसी होनी चाहिये जिससे खजाने पर ज्यादा बार न पडे। चीफ मिनिस्टर साहब ने यह कहा था कि यह डिप्टि मिनिस्टर्स अिस लिये लिये जा रहे हैं कि कुछ लोगों को काम की ट्रेनिंग (Training) मिल सके। मै समझता हूं कि अिलेक्शन होकर तीन साल तो होगये और अब दूसरा जनरल अिलेक्शन भी जल्द आ रहा है, अितने थोडे समय में अब अिनको क्या ट्रेनिंग मिलनेवाली है? डिप्टि मिनिस्टर्स का अपॉअिटमेंट (Appointment) करना तो आपके हाथमें था, आप यदि काम के ट्रेनिंग के लिहाज से अिन्हे अपॉअिट करना चाहते थे तो आपको यह चीज अिससे पहले करनी चाहिये थी। आज यह जो बिल लाया जा रहा है अुससे तो स्टेट में या पूरे हिंदुस्तान में यह बात नजर आ रही है कि आज कल कोअी ऑफिस हासिल करने की कोशिश की जा रही है। कोअी काम करने के अिच्छा से नहीं, बल्कि आज अेक ओहदा मिलता है अिस लिये डिप्टि मिनिस्टर्स होने की कोशिश की जाती है। अिसके बारें में मुझे ज्यादा कहने की जरूरत नहीं है, लेकिन यह बात बिलकूल साफ है कि यह डिप्टि मिनिस्टर्स को अडमिनिस्ट्रेशन के लिये नहीं बल्कि अेक जगह के लिये वहां रखा जारहा है।

[Mr. Speaker in the Chair]

हम में जो स्पिरिट ऑफ सर्विस (Spirit of service) रहना चाहिय वह आज नहीं दिखता है। स्पिरिट ऑफ सर्विस यदि हममें नहीं है तो हम कुछ काम नहीं कर सकेंगे। यदि आप अॅडमिनिस्ट्रेटिव्ह ट्रेनिंग के लिये डिप्टि मिनिस्टर्स रखना चाहते हैं तो ७५० रुपये तनख्वाह देने की जरूरत नहीं है। आज सभी पार्टियों में, कमिटियों में, और दूसरे जगहों पर जान के लिये झगडे किये जा रहे हैं अैसे झगडे कॉंग्रेस में ही हैं अैसी बात नहीं बल्कि दूसरी पार्टियों में भी अैसे झगडे होते रहते हैं। यदि वाकअी सर्विस करना चाहते है तो प्रॉफिट कम रखना चाहिये। डिप्टि मिनिस्टर्स को ७५० रुपये आज के हालात में ज्यादा हैं। मैने जो अमेंडमेंट ५०० रुपये की लाअी है अुसे मंजूर किया जाय तो अच्छा होगा।

* شری جی - سری راملو - مسٹر اسپیکر سر - اب سیالیریز آف منسٹرس ایکٹ ۲ ۵ ع میں میری ایک ترمیم خاص کر ڈپٹی منسٹرس کی سالیری سے متعلق ہے - میری ترمیم ۵۰ کو نکالکر ۴۰۰ رکھنے کے بارے میں ہے - اسکا کارن یہی ہے کہ جب ہاؤز میں

منسٹرس کی سالریز کا تعین ھوا تھا تو اس وقت میں نے یہ کہا تھا کہ جس طرح گاندھی جی نے کہا تھا اسی طرح منسٹرس کی سیالری ۵۰۰ روپیہ ھونا چاھئے ۔ لیکن کچھ چیخ و پکار اس طرف سے اٹھی کہ اخراجات بہت بڑھ گئے ھیں اوس وقت جو مارکٹ ریٹ تھا اس سے چارگنا قیمتوں میں اضافہ ھوا ھے وغیرہ ۔ لہذا بارہ سو تک گئے بغیر نہیں ھوسکتا ۔ اس وقت میں نے یہ آشا کی تھی کہ اگر ۵۰۰ رکھتے تو منسٹرس ۷۵۰ تک قبول کرلیتے لیکن اوس وقت وہ نہ ھوا ۔ اسلئے اب اسکو میں نے چار سو رکھا ھے تاکہ ایک سو کا اضافہ بھی ھو جائے تو پانسو تنخواہ قائم ھوجاتی ھے ۔ چار سو رکھنے سے میرا مطلب یہ ھے کہ آنریبل ممبرس سے ان کو ڈبل رکھا جائے ۔ مجھے تعجب ھوتا ھے کہ جونہی کوئی عہدہ کسی کو ملجاتا ھے تو اسی لمحے سے اسکی زبان چلنے لگتی ھے اور دماغ کام کرنے لگتا ھے ۔ لیکن اس کو میں ماننے کیلئے تیار نہیں ھوں ۔ اگر ایک آنریبل ممبر ۲۰۰ سے کام چلاسکتا ھے اور ایم ۔ ایل ۔ اے کوارٹرس کے کویلو کے کمروں میں رہ سکتا ھے تو میں سمجھتا ھوں کہ ڈپٹی منسٹر بننے کے ساتھ ھی اس کے نروس سسٹم میں کیا چینج ھو جاتا ھے اور اس میں ایک کھلبلی سی مچ جاتی ھے جو وہ ھرن کی طرح چھلانگ مارکر باھر جانا چاھتا ھے ۔ اس میں کچھ نہیں ھے کیونکہ میں سمجھتا ھوں کہ وہ ویسے ھی کشادہ پیشانی سے ملتے رھے ھیں بجز اس کے کہ آج کی حکومت اپنے قانون کے ذریعہ سے نئی نئی چیزیں ان کے سر تھوپ رھی ھے اور ان میں تبدیلی پیدا کرنا چاھتی ھے ۔ اس سے قبل ھمارے پاس انگریزی حکومت اور نظام کی حکومت تھی تو اس وقت یہ ھوتا تھا کہ جونہی کسی کو عہدہ ملے کچھ نہ کچھ امتیاز اس میں فوراً ھی ھو جاتا تھا ۔ مگر وہ امتیاز ایسا تھا کہ وہ عوام کے سامنے حقارت کا باعث نہ بنے ۔ ڈپٹی منسٹرس کو جو کارس دئے گئے ھیں وہ بیکار کارس ھیں ۔ بیچ میں ھی رک جاتے ھیں اور ڈپٹی منسٹر باھر کھڑے نظر آتے ھیں ۔ ان کی کاریں ایک بہت بڑا ڈبہ معلوم ھوتی ھیں ۔ ھمارے سامنے ڈپٹی منسٹر فار پی ۔ ڈبلیو ۔ ڈی کی کار ھے جو بالکل ڈبہ معلوم ھوتی ھے ایسا معلوم ھوتا ھیکہ اوس میں پوری فیملی بیٹھ سکتی ھے ۔ وہ ایک کچرا اور زنگ آلود اور بیکار کار ھے ۔ اون کی رھائش اور موٹروں وغیرہ کے بارے میں اچھی طرح سوچنا چاھئے لیکن زیادہ تنخواہ اون کو دینا درست نہیں ۔ پرانا نظریہ بدلنا چاھئے ۔ پہلے زمانہ میں کرافٹن گرکسن اور لائق علی وغیرہ جو منسٹرس تھے وہ زیادہ تنخواہ لیا کرتے تھے وہ لوگ زیادہ تنخواہ لینے کے لئے منسٹر بننا چاھتے تھے ۔ یہ نظریہ ختم ھونا چاھئے ۔ آج کل تو منسٹری کا کام کرنے کے لئے ھی منسٹر بننا چاھئے ۔ نہ کہ زیادہ تنخواہ کے لئے ۔ البتہ منسٹرس کو اپنی پوزیشن مینٹین (Maintain) کرنے کے لئے سرکاری طور پر جو چیزیں فراھم کی جاسکتی ھیں کی جانی چاھئیں ۔ مگر زیادہ تنخواہ بڑھانا اور وہ بھی اوس لمحہ سے جب سے کہ اون کا تقرر ھوا ھے غلط ھے ۔ کیا ساڑھے سات سو روپیہ تنخواہ کے بغیر وہ زندگی چلا ھی نہیں سکتے تھے ۔ یا یہ کہ گھروں میں یہ شکایت ھو رھی

تھی کہ تنخواہ ضرور بڑھنا چاھئے میں سمجھتا ھوں کہ ایسا تو نہیں ھے ۔ یہ نظریہ بدلنا چاھئے ۔ یہ بات بھی صحیح نہیں کہ تنخواہ اتنی زیادہ دئے بغیر کام نہیں چلے گا ۔ آزادی کے حصول کے بعد خوش قسمتی سے سمجھئے یا بد قسمتی سے حکومت کی باگ ڈور کانگریس کے ھاتھوں میں آگئی ھے اب کانگریس کو اپنے عمل سے ایسی مثال پیش کرنا چاھئے جو آنے والوں کے لئے نمونہ بن جائے ۔ آپ کے بعد کوئی نہ کوئی دوسرے حکومت میں آئینگے ۔ اس کی تو کوئی گیارنٹی نہیں ھیکہ اس کرسی پر آپ ھمیشہ قائم رھیں گے ۔ اگر آپ اس طرح کے غلط عمل کرینگے تو پھر دوبارہ جب آپ انتخاب میں کھڑے ھوں گے تو عوام آپ کو دوبارہ یہاں نہ بھیجیں گے ۔ آپ کو کوئی ایسی مثال قائم کرنا چاھئے جس کی تقلید آنے والے بھی کریں ۔ اور آنے والوں پر الزامات نہ لگائے جائیں ۔ آج سوشلسٹ پارٹی حکومت پر نہیں ھے دوسری پارٹی ھے ۔ اوس کو دلی کے تخت پر یا اسٹیٹ کے تخت پر بیٹھنے کی حرص نہیں ھے ۔ لیکن اس کے باوجود عوام یہ کہتے ھیں کہ اگر سوشلسٹ پارٹی بھی حکومت پر آجائے تو ویسا ھی کریگی جیسا کہ کانگریس کررھی ھے ۔ وہ لوگ دیش کو کتنا سدھارے ھیں جو آپ سدھارینگے ۔ عوام میں اس نظریہ کی پیدا کرنے کی ذمہ داری کانگریس پر ھے ۔ آپ ایسی چیزیں لیکر بڑھ رھے ھیں جس کی وجہ بدنامی ھورھی ھے ۔ وہ لوگ بھی اس بدنامی کے ذمہ دار ٹھیرائے جا رھے ھیں جو حکومت میں حصہ نہیں لیتے ۔ اور اون پر بھی الزام لگائے جارھے ھیں ۔ کیونکہ بڑا بھائی جو کرتا ھے چھوٹا بھائی پر بھی اوس کا اثر ھوتا ھے ۔ آپ عوام کے سامنے اور کسانوں کے فیلڈ پر بار بار اون کے فائدہ کے لئے وعدے کرتے ھیں تقریریں کرتے ھیں لیکن حکومت میں آنے کے بعد وہ وعدے بھول جاتے ھیں اور محض اپنی تنخواھیں بڑھانے اور منسٹروں کی تعداد بڑھانے کی فکر کرتے ھیں ۔ اس کا لازماً سائکالوجیکل اثر عوام پر یہ ھوتا ھے کہ وہ دوسری پارٹیوں سے بدظن ھو جاتے ھیں ۔ کیونکہ اون کے سامنے مثال موجود رھتی ھے وہ پارٹی جو عوام کے سامنے اپنا ایک مینی فسٹو (Mainfesto) رکھتی ھے بر سر اقتدار ھونے کے بعد وہ بھول جاتی ھے ۔ اس لئے دوسری پارٹیوں پر بھی عوام فطری طور پر نکتہ چینی کرتے ھیں ۔ آپ جو نقشہ ڈال رھے ھیں وہ ناقابل تقلید اور ناقابل برداشت ھے ۔ آپ کو ایسا عمل کرنا شوبھا نہیں دیتا ۔ کیونکہ بد قسمتی سے بڑا بھائی آج ملک میں جو کام کررھا ھے وہ چھوٹے بھائی کی بھی بدنامی کا باعث ھے ۔ اگر ھم لاکھوں مرتبہ بھی عوام کے سامنے اپنے خیالات رکھینگے تو وہ نہیں سنینگے ۔ کیونکہ آپ نے عوام پر جو بار ڈالا ھے وہ اوس کو بھول نہیں سکتے ۔ آنے والوں کے لئے ایک بری مثال آپ نے قائم کردی ھے ۔ جو اصول قائم کئے گئے ھیں اون کے برخلاف کام ھورھا ھے آپ کیوں یہ سمجھتے ھیں کہ ڈپٹی منسٹرس زیادہ تنخواھوں کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتے ۔ میں سمجھتا ھوں کہ اس کی جانچ کرنا ضروری ھے ۔ ان کی تنخواہ ایم ۔ ایل ایز کی تنخواھوں کا دوگنا ھونا کافی ھے ۔ اس سے کام نکل سکتا ھے ۔ اس سے

زیادہ بڑھانےکی کوئی اہم وجوہات نہیں ہوسکتیں ۔ اس لئے میں ہاؤس سے اپیل کرتا ہوں کہ ترمیم قبول کرلی جائے تو مناسب ہے ۔ اگر تنخواہ کم معلوم ہوتی تو ایک سو روپیہ اور بڑھالئے جائیں ۔

* **شری جے آنند راؤ** ۔ مسٹر اسپیکر سر ۔ میں مختصر طور پر عرض کرونگا ۔ آنریبل ممبرس نے اس پر تفصیل سے تقریریں کیں ہیں ۔ اور اپنے خیالات ظاہر کردئے ہیں میں ان کو نہیں دہراؤنگا ۔ بلکہ یہ عرض کرونگا کہ میں نے جو ترمیم پیش کی ہے وہ اس لحاظ سے بالکل معقول اور مناسب ہےکہ اوس میں میں نے بانچ سو روپیہ رکھے ہیں ۔ جو گاندھی واد سے مطابقت رکھتا ہے ۔کیونکہ انہوں نے بھی یہی کہا تھاکہ پانچ سو روپیہ سے زیادہ تنخواہ نہ لینی چاہئے ۔ آنریبل ممبر شری کونڈل ریڈی نے بھی یہی کہا ہے ۔ ہم نے اس کو مناسب سمجھ کر پانچ سو روپیہ کی ترمیم پیش کی ہے اس میں معقولیت ہے اور کانگریس کے اصولوں کی اسپرٹ کے سطابق ہے ۔ پانچ سو روپیہ تنخواہ رکھنےمیں ہم نے اس چیز کو پیش نظر رکھا ہےکہ ایک ایم ۔ ایل ۔ اے کی تنخواہ دوسو روپیہ ہوتی ہے اگر وہ روزانہ یہاں کام کرتا ہے تو ساڑھے بارہ روپیہ روزانہ بھتہ کے لحاظ سے ماھانہ (۳۷۵) روپیہ بھتہ اوس کو ملتا ہے ۔ اس طرح اوسکو ماھانہ (۵۷۵) روپیہ ملتے ہیں ۔ ہم نے ڈپٹی منسٹروں کے لئے یہ تجویز پیش کی مکان کا کرایہ اور موٹر الونس دونوں کیلئے (۱۷۵) روپیہ دئے جائیں ۔ اس طرح اونکو (۶۷۵) روپیہ پڑ جاتے ہیں ۔ ایک آنریبل ممبر نے کہا کہ اونکو موٹر کا خرچہ ملنا چاہئے مکان کا کرایہ ملنا چاہئے اور جس طرح ایم ۔ ایل ایزکو بھتہ ملتا ہے اون کو بھی ملنا چاہئے ۔ ہم نے جو تجویز پیش کی ہے اوس کے لحاظ سے اون کے (۶۷۵) روپیہ ماھانہ ملیں گے گویا ایک سو روپیہ اضافہ ہی اون کو ملینگے یہ بالکل معقولیت پر مبنی ہے اس کو قبول کرلینا مناسب ہوگا ۔ آنریبل فینانس منسٹر نے یہ کہا کہ ڈپٹی منسٹروں میں اضافہ ضرورت کے پیش نظر کیا گیا ہے میں کہونگا کہ یہ اضافہ ضرورت کے پیش نظر نہیں کیا گیا ۔ آپ یہ کہہ کر ہم کو بھول بھلیوں میں نہیں رکھ سکتے۔ یہ تو محض آپ کی گروپ بندیوں کی وجہ سے ہوا ہے ۔ اس سے پہلے بھی آپ کی کیبینٹ میں اس قسم کے جھگڑے ہوئے تھے اور اسکو ریشفل کرنا پڑا ۔ اب پھر جھگڑے ہورہے ہیں تو بجائے ۱۰ منسٹروں کے آپ کو (۱۶) منسٹرس رکھنا پڑا اس سے پہلے بھی آپ میں گروہ بندیاں تھیں ۔ اب بھی گروپ بندیاں ہیں اور یہ خطرہ بڑھ رہا ہے ۔ کمیونلزم کا خطرہ بڑھ رہا ہے ۔ ریڈی نان ریڈی ۔ برھمن نان برھمن ۔ آندھرا مہاراشٹرا کی فیلنگس موجود ہیں ۔ یہ خطرہ ہمارے سامنے موجود ہے ۔ آپ کہیں گے کہ آپ کو اس کی فکر کیوں ہے ۔ فکر اس لئے ہےکہ تین سال توگزر ہی گئے ہیں اور دو سال باقی ہیں ۔ اس لئے ایسے جھگڑوں کی سیاسی اہمیت پر غور کرنا ہوگا ۔ ۱۶ منسٹروں سے بھی یہ مسئلہ حل نہیں ہوگا ۔ اس کا نتیجہ برا ہوگا ۔ آپ بنگال کی مثال لے سکتے ہیں ۔ وہاں ہر تین ایم ۔ ایل ۔ ایز پر ایک ڈپٹی منسٹر آرہے ہیں ۔ ممکن ہے

یہاں بھی وھی نتیجہ نہ ہو - اگر آپ گھر کے ھی جھگڑوں میں رھینگے تو یہ دو سال بھی یوں ھی گزر جائیں گے اور عوام کی سیوا نہ ہوسکیگی - آپ میں ذاتی مفاد اور خود غرضیاں کام کررھی ھیں پارٹی بندیاں ہورھی ھیں - میں ایک بھائی کی حیثیت سے آپ کو تنبیہہ کرنا چاھتا ہوں کہ اس کا نتیجہ برا ھوگا - اس لئے میں نے یہ ترمیم پیش کی ھے امید ھے ایوان اس کو بالاتفاق منظور کرلیگا -

श्री. वि के. कोरटकर :—मिस्टर स्पीकर सर, जो अेतराजात अभी अुठाये गये है करीब करीब वे ही अेतराजात पहले रीडिंग के वक्त भी थे और अुन सब का मैं जवाब दे चुका हूं। लेकिन कुछ दूसरे अल्फाज मे अिन अेतराजात को अुठाया गया है तो कुछ दूसरे अल्फाज में मै भी थोडा वक्त लेकर अुनका जवाब देना चाहता हूं। अभी आखरी वक्ता ने भविष्य की बहुत सी बातें कही कि यह आनेवाला है और वह आनेवाला है। बहरहाल जो कुछ कहा बहुत अच्छा हुवा हमको आगाह कर दिया गया, बहुत अच्छा किया। आपने आगाह किया है तो मैं अितना ही कहूंगा कि अिन सारे आनेवाली बातों के लिये जरूर बहुत अच्छे अच्छे अिन्तजामात कर दिये जायेंगे अिससे ज्यादा आज मै कुछ नहीं कह सकता।

अब रह गया यह कि तनख्वाह अितनी होनी चाहिये तो मैंने पहले ही कहा कि आप में से हर अेक ने अलग अलग तरमीम पेश की है अेक ने कहा है कि ३०० रुपयें रखो, दूसरे ने कहा है कि साढे-तीन सौ रखो, तीसरे ने कहा है कि चार सौ रखो और अेक साहब तो पांच सौ तक पहुंच गये हैं और अेक मेंबर ने तो हिसाब करते वक्त यह कहा कि पार्लिमेंट का मेंबर रहते हुअे जितना अुनको मिलता था अुससे दुगुना दे दीजिये। अिसका मैंने हिसाब लगाया तो वह छः सौ तक आजाता है। यहां तक तो आप आ गये हैं, अब थोडा सा ही बाकी रह गया है, बहुत दूर तक आप आचुके हैं अब हममें और आपमें कोअी ज्यादा फर्क नहीं रहा है, हम आप छः सौ तक आ गये है और हम साढेसात सौ कहते हैं। हमने जो साढेसात सौ रखा है वही अिसीलिये रखा है कि आदमी की हैसीयत, ओहदे की हैसीयत वगैरा सब बातों को सोचकर वह तय किया गया है। डेप्यूटी मिनिस्टर और मिनिस्टर को आखिर अेक ओहदेपर काम करना पडता है। आज तक वे पार्लियामेंटरी मेंबर थे तो अुस वक्त जो कुछ मिलता था वह यही था, और अुसके सिवा अपने घर के बहुत सारे कारोबार भी वे कर सकते थे और अपनी आमदनी को बढा सकते थे।

مسٹر اسپیکر - پارلیمنٹری ممبر سے کیا آپ کی مراد اسمبلی ممبر سے ھے ؟

श्री. वि. के. कोरटकर :—जी, हां.

مسٹر اسپیکر - پارلیمنٹری ممبر کو تو (۴۰) روپیہ روز ملتے ھیں -

श्री. वि. के. कोरटकर :—अुसका अगर हिसाब लगाया जाय तो हमारे डेप्यूटी मिनिस्टरों को बहुत कम मिलनेवाला है, अिसलिये तो आपको हमारे अूपर तरस आना चाहिये कि अिनको थोडा

और ज्यादा मिले तो अच्छा है। आप हमारे अूपर भरोसा रखें या न रखें कि हमने सारी चीजों का विचार कर के डेप्यूटी मिनिस्टर्स को रखा है, लेकिन में कम से कम आपसे अितना कहूंगा कि सिर्फ पैसे को देखकर ये लोग डेप्यूटी मिनिस्टर्स बने है अैसा अगर आपका ख्याल है तो अुसको आप दिलसे बिल्कुल निकाल दीजिये। अगर आप कहें कि मिनिस्ट्री को देखकर वे लोग डेप्यूटी मिनिस्टर बने है तो में यकीनन कहूंगा कि अिसमे जरा भी शक नहीं है कि हम मिनिस्ट्री को देखकर ही मिनिस्टर बन हैं, नहीं तो और किसके लिये बने हैं। लेकिन यह समझना कि ७५० रु. महाना जो मिलेंगे और वह भी सिर्फ तीन साल के लिये अुसके लिये ये लोग आये हैं तो वह बिल्कुल गलत है। आपको तो भरोसा नहीं है लेकिन हम को बिल्कुल भरोसा है कि तीन साल के बाद फिर हम ही लोग पांच साल के लिये यहां आनेवाले हैं। आपको भरोसा नही है कि हम तीन साल के बाद फिर आयेंगे क्योंकि आप समझते हैं कि ७५० रु. लेनेवाले ये लोग हैं, जनता अिनको अगले वक्त क्यों रखेगी अव्वाम तो अुसीको रखेगी जो अिससे कम तनख्वाह में काम करेंगे। आप आअिये, आने के बाद क्या करेंगे वह तो मुझे मालूम नहीं है लेकिन आज कम से कम आप अिस बात का भरोसा कीजिये कि तीन साल तक महाना ७५० रु. लेकर कोअी महल नहीं बना लेगा। अिसके लिये क्यों आप अितनी तशवीश कर रहे हैं कि अितनी बडी तनख्वाह ले रहे हैं। ७५० रु. कोअी अैसी बडी चीज नहीं है।

महात्मा गांधी का नाम बार बार लिया जाता है और अुसका जवाब भी बार बार दिया गया है। महात्मा जी ने जब वह बात कही थी कि मिनिस्टरकी तनखा ५०० से अधिक नहीं होनी चाहिये वह जमाना भी अलग था। अुस वक्त असबाब बडी सस्ती मिलती थीं। कपडे के भाव कम थे, पेट्रोल तो १२ आने ग लन मिलता था। अुस जमाने में जो बातें कहीं गअी थी अुसीके मुताबिक आप आज के जमाने में भी कहें कि अुसी तरह से रहना चाहिये तो वह नामुमकिन है। अुन बातों को जाने दीजिये मुझे मालूम है कि झांसी क़ी महारानी के कमांडर अिन चीफ को सिर्फ चालीस रुपये तनख्वाह मिलती थी। अगर आप कहें कि झांसी की रानी के कमांडर अिन चीफ को सिर्फ ४० रुपये तनख्वाह थी और आपकी अितनी छोटी सी हैदराबाद रियासत, अुसके आप अितने से मिनिस्टर्स, न कहीं लडने गये न मरने गये, डेप्यूटी मिनिस्टरों को ७५० रु. दे रहे हैं तो क्यों दे रहे हैं। अिस तरह का हिसाब नहीं किया जा सकता, जमाना जैसा होता है, जो भाव होते हैं दुनिया के अंदर और लोगों की जो आमदनी होती है, जो रूतबा होता है, जो स्टेटस होता है, जो जिम्मेदारियां होती हैं, जो काम अुनसे लिया जाता है अुन सब का विचार किया जाता है। अगर आप भी कल अगर ऑफिस में आ गये यानी असेंब्ली में मेजारिटी में आ गये तो में नहीं समझता कि आप भी अपने मिनिस्टरों और डेप्यूटी मिनिस्टरों को रिक्षा में फिराअेंगे ! अगर फिरायेंगे तो खुदा ही आपका भला करे, अुसके बाद आपका क्या होगा में नहीं कह सकता। लेकिन आखर जितना कामनसेन्स हम में है अुतना ही सब में है अैसा में मानता हूं। आप में से बहुत से अैसे लोग हैं जो आज भी रिक्षा में घूमते हैं, कोअी अैसे होंगे जिनके घर में मोटरें होंगी और ये सब चीजें आगे भी रहनेवाली हैं। अिन सब हालात को देखकर जो ७५० रु. मुकर्रर किया गया है वह कोअी ज्यादा नहीं है। दूसरे स्टेटों में जो तनख्वाह है अुसके लिहाज से यह तनख्वाहें कम है। दूसरे तीन चार स्टेटस में तो डेप्यूटी मिनिस्टरों को ८०० रु. तनख्वाह है, अितना ही नहीं कश्मीर जैसे छोटे स्टेट में भी ८०० रु. तनख्वाह है। वह तो हमसे बहुत छोटी रियासत है। अेक

स्टेट की आमदनी कितनी होती है अुस लिहाज से यह नही किया जाता। अेक वक्ता ने बडी अच्छी मिसाल दी और अुसको देखकर मुझे भी कुछ ख्याल आया। अुन्होंने कहा कि अगर किसी मारवाडी के घर में शादी है तो वह ५० तोला सोना खर्च करता है अिसलिये क्या मेरे घर में शादी हुअी तो क्या मैं भी ५० तोला सोना डालूंगा ? मुझे ख्याल आया कि अगर अिस तरह से दुनिया में चलना हो तो किसी की आमदनी अगर ५०० रु. है और वह रोजाना ५ तोले खाता है और मेरी आमदनी ५० रु. ही है तो मुझे केवल २ तोले ही खाना पडेगा। लेकिन अैसा नहीं होता. जो जरूरियात होती है अुसको पूरा करना पडता है। अगर पांच तोले खाने की जरूरत है तो वह पांच सौ रुपये कमाये या चाहे पचास रुपये अुसको अपनी जरूरत को पूरा करना ही पडेगा। अिसलिये मैं यही कहूंगा कि जो ७५० रु. डेप्यूटी मिनिस्टरों की तनख्वाह रखी गअी है वह जरूरियात को देखकर रखी गअी है। अितना कहने के बाद मैं अुम्मीद करता हूं कि आप अपनी तरमीमात को वापिस लेंगे।

Mr. Speaker : I shall first put the amendment of Shri Ankushrao Ghare because it seeks to reduce the figure to Rs. 500.

بات یہ ہے کہ تین سو سے متلق امنڈمنٹ اگر میں پہلے لوں اور وہ منظور ہو جائے تو چار سو اور پانچسو سے متلق امنڈمنٹ پیش کرنے والوں کو موقع نہیں ملیگا ۔

The question is :

" That in section 4 proposed to be inserted by the Clause, for the figure '750' substitute the figure '500'.

The motion was negatived.

Mr. Speaker : I shall next put the amendment of Shri G. Sreeramulu to vote. The question is :

"That in section 4 proposed to be inserted by the Clause, for the figure '750' substitute the figure '400'.

The motion was negatived.

Mr. Speaker : Shri A. Y. Kavade's amendment will now be put to vote. The question is :

"That in section 4 proposed to be inserted by the Clause, for the [illegible] '750' substitute the figure '350'."

The motion was negatived.

Mr. Speaker : The question is :

" That in section 4 proposed to be inserted by the Clause, for the figure '750'. substitute the figure '300'."

The motion was negatived.

Mr. Speaker : The question is :

"That clause 3 stand part of the Bill".

The motion was adopted.

Clause 3 was added to the Bill.

Clause 4

Mr. Speaker : The question is :

"That Clause 4 stand part of the Bill".

The motion was adopted.

Clause 4 was added to the Bill.

Mr. Speaker : The question is ;

"That Short Title Commencement and Preamble stand part of the Bill."

The motion was adopted

Short title, Commencement and Preamble were added to the Bill.

Shri V. K. Koratkar : I beg to move :

"That L.A. Bill, No. I of 1954, the Hyderabad Salaries of Ministers (Amendment) Bill, 1954, be read a third time and passed."

کرونگا کہ ایسی چیزیں آئندہ نہوں - کیونکہ منسٹرس کے دورے پر پبلک کے [illegible]
خرچ ہوتے ہیں - انکے دورے بھی اسی لحاظ سے ہونے چاہئیں .. اور اسی طرح ریگولیٹ
ہونے چاہئیں .. اتنا کہتے ہوئے میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں ..

శ్రీ గోపిడి గంగారెడ్డి: అధ్యక్ష మహాశయా,

ఇంతకుముందు వచ్చినబిల్లు డిప్యూటీమినిస్టర్సుకు జీతము గురించినది ప్యాసు అయినది. ఇప్పుడు వారి పర్యటన ఖర్చులు ఎంత ఉండాలి, ఉండటానికి ఇల్లు ఏ విధంగా ఉండాలి, వారి జీతాలకు తగినటువంటి శోభ ఎలా ఉండాలి,—అనేది యీ బిల్లులో ఉంది. ఇప్పుడు చూస్తున్నాము. మంత్రి కాకముందువారు ఎక్కడ నివాసము ఉన్నారో, మంత్రి అయిన తరువాత కూడ అక్కడే నివాసముండాలి. మంత్రి అవగానే వారికి బిల్డింగు ఎందుకు ఉండాలి? వేషము ఉందిగాని పందిరి ఎందుకు అనేది చూడాలి. మంత్రులు పర్యటన చేసే పద్దతి చూస్తున్నాము. మంత్రులు చేసే పర్యటన పద్ధతి చూస్తే, పూర్వపు ఏకజాయి ప్రభుత్వములో ఏదైతే ఉన్నదో ఇప్పుడు యీ లోకజాయి ప్రభుత్వములోను అలాగే ఉన్నది. మంత్రులు పర్యటనకు బయలు దేరే ముందు కలెక్టరుకు తెలియపరచడము, సర్కారు ఉద్యోగులకు తెలియపర్చడము, అక్కడ భోజనము ఉంది, ఇక్కడ పడక ఉంది, అని తెలియజేయడం ఉంటుంది. అంతేగాని ఉద్యోగులలో ఉండబడినటువంటి లోపాలను, దేశద్రోహమును మొదలలైనటువంటి వాటిని దూరముచేయడానికి ప్రయత్నం చేయటంలేదు. ప్రజాతంత్ర ప్రభుత్వం లోపల మంత్రులు పర్యటన చేస్తే అందరకూ తెలియపర్చాలి. వారు ఎందుకు పర్యటనకు బయలుదేరుతున్నారో తెలియపర్చాలి. అప్పుడప్పుడు అకస్మాత్తుగా పర్యటన చేయాలి. అంతేగాని, మంత్రులు ముందుగా వస్తున్నామని చెప్పడం, ఉద్యోగులు వారికిని గౌరవించడం, మంత్రులు వారికి బహుమానాలు ఇవ్వడం, ఇదంతా మానివేయాలి. ఏదైనా పెద్ద సిటీ లోపల పాయాఖానా కట్టాలంటే ౫౦, ౬౦ రూపాయలు మంజూరు చేయటానికి కష్టంగాని, దానిని గురించి ఉద్ఘాటించడానికి ఎంతో ఖర్చు పెడతారు. ఇవాళ్ల డిప్యూటీమినిస్టర్సుకు భవనాలు ఎందుకు? చీఫ్‌మినిస్టర్‌గారి భవనములోనే వారె డిప్యూటీమినిస్టరుగారు కూడా ఎందుకు ఉండకూడదు? ప్రతివారికి వేరువేరు భవనములు ఎందుకు? ఒక ఇంటిలోపలే పెద్దమంత్రి, చిన్నమంత్రి కూడా ఉంటే ఏమిటి మనము మానవులము. మానవసమానత ఏర్పడాలంటే అందరూ ఒకే ఇంటిలో ఉండాలి. పెద్దమంత్రి దగ్గర చిన్నమంత్రి పనిచేయాలంటే ఇద్దరూ ఒకే బిల్డింగులో ఉండాలి. కాబట్టి మినిస్టరుగారి బిల్డింగులోనే డిప్యూటీమినిస్టరుగారు కూడా ఉండవచ్చును. ఇద్దరూ ఒకేచోట ఉండాలి కాబట్టి డిప్యూటీమినిస్టర్సుకు భవనములు అక్కరలేదు. "ఒకనాటి వేషానికి దాసరి మీసాలు తీసినట్లుగా" ఉంటుంది. అట్లాగే పెద్దమంత్రిగారు పర్యటనకు పోయినట్లయితే చిన్నమంత్రిగారు వారికార్లలో ఎక్కిపోవచ్చును. లేదా ఇద్దరు ఒక కారులోనే పోవచ్చును. ఒక కుటుంబములోని వారులాగ, అన్నదమ్ముల విధంగా ఒకే ఇంటిలో ఉండాలి. ఇద్దరు ఒకే కారులో తిరుగాలి

شری عبدالرحمن (ملک پیٹھ) مسٹر اسپیکر سر - اس مسودہ قانون کے تعلق سے مجھے
اس وقت کچھ زیادہ کہنا نہیں ہے - لیکن جب نائب وزراء کے الاونس کا بل ہاؤس کے

سامنے پیش ہوا ہے تو اس سلسلے میں چند مشورے یا تجویزیں حکومت کے سامنے پیش کرنا مناسب سمجھتے ہوئے اس حدتک میں کچھ عرض کرنا چاهتا هوں ۔

هم هارے معزز وزراء سے تو نا امید هوچکے هیں که جب کبھی وہ دورہ جاتے هیں تو سوائے افتتاحوں یا اپنی اپنی پارٹی کے چند نمائندوں سے ملاقات کے کوئی دوسرا کام وہ نہیں کرتے ۔ اس ضلع یا اس حلقه کا کوئی مظلوم شخص کوئی درخواست پیش کرتا هے تو سوائے اس درخواست کو کلکٹر کے پاس بھجوانے کے کوئی تجویز نہیں کی جاتی یہ زحمت گوارہ نہ کی جاتی که آخر وہ مظلوم کیا کہتا هے اس کو سنیں اس مقام پر جا کر دیکھیں جس سے متعلق درخواست پیش هوئی هے ۔ اس درخواست سے متعلق کچھ صحیح واقعات معلوم کر کے اس کی اصلاح کی جانب کوئی قدم اٹھائیں ۔ ایسی توفیق آج تک هارے منسٹرس کو نہیں هوئی ۔ یا وہ اپنے آپ کو منسٹر اس لئے سمجھتے هیں که دورہ کر کے تنخواہ سے تین گنا بھته لیں ۔ کیونکه عوام نے تو منسٹروں کے دوروں سے آج تک تو یہی نتیجه اخذ کیا هے ۔ یا یه که الکشن کے زمانے میں الکشن کے حلقوں میں منسٹرس ضرورت سے زیادہ گھومے هیں ۔ اور اس قدر وهاں دورہ کریں که حکومت کے خزانه پر یه بوجھ بن گئے هیں ۔ لیکن عوام کے تعلق سے انهوں نے کچھ نہیں کیا ۔ ایک معمولی درخواست کے بارے میں بھی وہ مقام متعلقه پر جا کر نہیں دیکھے ۔ کم سے کم ایک آدھ درخواست کی حدتک تو ایسا کیا جاتا اور اس کارروائی میں کسی کی جانب سے تاخیر هو رهی هو تو اس کی اصلاح هوتی اور آئندہ کے لئے عهده داروں کو غیر قانونی حرکات کرنے کی جرأت نہوتی ۔ لیکن ایسا نہیں کیا جاتا ۔ یه ممکن هے که درخواستیں غلط بھی پیش هوں لیکن کوئی کام بھی ایسا نہیں کیا گیا جس سے عوام پر اچھا اثر پڑتا ۔ اس موقع پر میں یه کہوں گا که کہیں یه بیماری پھیل نه جائے ۔ یه مرض ۔ مرض متعدی بنکر کہیں نائب وزراء میں سرایت نه کرجائے ۔ اس لئے میں ان سے خواهش کرتا هوں که وہ وزراء کی اس سنت پر نه چلیں ۔ نائب وزراء چونکه دوسال سے عوام میں رهے هیں عوام کے ساتھ پھرے هیں انهیں اپنے اپنے حلقوں میں پھرنے کا موقع ملا هے ڈپٹی منسٹر هونے کے بعد کم سے کم وہ اپنے اس عمل کو برقرار رکھیں ۔ ۵ ۔ فبروری سے پہلے وهی لوگوں سے ملتے جلتے رهے اب بھی ملتے جلتے رهیں ۔ اب کہیں وہ اس بیماری میں مبتلا نه هوجائیں که منسٹر هوتے هی درخواست آنے پر صرف کلکٹر کے پاس بھیجدیا کریں ۔ میری ڈپٹی منسٹرس سے یه مودبانه درخواست هے که اول تو وہ دورہ کا کم سے کم پروگرام

بنائیں۔ اور ٹھوس کام کریں ۔۔ عوام کی مشکلات معلوم کرکے انہیں حل کریں ۔ اگر ایسا هوتو عوام کے لئیے سہولت کا باعث هوگا ۔

دوسری چیز مجھے ڈپٹی منسٹرس کے تعلق سے یہ عرض کرنی هے جب وہ کسی حلقے یا تعلقے یا ضلع میں جائیں تو وهاں کے تمام سیاسی جماعتوں کے نمائندوں سے ملاقات کریں ۔۔ وهاں کے عہدہ داروں کو بلائیں ان کی موجودگی میں عوام کی اور عوام کے نمائندوں کی شکایات کو سنیں ۔ جس مسئلہ میں حکومت کے عہدہ دار اختلاف رکھتے هیں اسی وقت معلوم کرکے کسی نتیجہ پر پہنچیں ایسی کوشش ایک منسٹر (معاف کرنا میں ان کا موجودہ پورٹ فولیو بھول رہا هوں) شری مہدی نواز جنگ نے کی تھی ۔ انہوں نے مقامی ایم ۔ ایل ۔ ایز کو بلاکر ان کی شکایتوں کو سنا تھا ۔۔ اور وهاں کے ڈسٹرکٹ انجنیرس وغیرہ کی موجودگی میں تصفیے کئے تھے ۔۔ اسی طریقہ سے طبابت کے منسٹرس نے بھی ایک دو مرتبہ ایسا کیا تھا ۔۔ اور ڈاکٹر چنا ریڈی نے بھی ایسی کوشش کی تھی ۔۔ میں دوسرے منسٹروں سے تو اس بارے میں نا امید هوچکا هوں البتہ ڈپٹی منسٹرس سے یہ توقع کرتا هوں کہ جب وہ دورہ پرجائیں تو کم سے کم ایسی کوشش کریں کہ اس مقام کے عہدہ داروں اور پارٹیز کے نمائندوں کو بلا کر مسائل کو سنیں اور حل کریں ۔ اور شکایات حتی الامکان رفع کرنے کی کوشش کریں ۔ اگر ایسا نہ هو تو یہی سمجھا جائیگا کہ ساڑھے سات سو روپیئے اور ڈیڑھ دو سو روپیئے لونس جو برائے نام بتلایا جاتا هے وہ بھی بیکار جائیگا ۔۔ اس طرح عوام کا هزاروں روپیہ خزانہ سے لوٹا جارها هے یہی سمجھا جائیگا ۔۔ اس کے سوا کوئی مطلب نہیں لیا جاسکتا ۔

श्री. वि. के. कोरटकर :—अध्यक्ष महोदय, यह जो डिप्टि मिनिस्टर्स के अलाअुन्स के बारें म जो बिल आया है अुसमें २०० रुपये मोटर अलाअुन्स के लिये रखे गये हैं क्योंकि अुन्हे घर से ऑफिसमें जाना पडता है। ।अुसके लिये पेट्रोलकी आवश्यकता होती है । ।अुस खर्च को ख्यालमें रखकर यह अलाअुन्स रखा जा रहा है। और १५० रुपये घर किराये के लिये रखे जा रहे हैं। हैदराबाद में अेक अच्छा घर १५० रुपयें से कम में नहीं मिलता। अिस लिये अैवान से यह मांग की जा रही है कि अिसें मंजूर करे मैं समझता था कि अैवान अिस पर अपनी मंजूरी बिना किसी अेतराजके देगी।

मिनिस्टरों के बारें में बहुत कुछ कहा गया कि मिनिस्टर कुछ काम नहीं करते हैं। मिनिस्टर कही किसी मकान की संगबुनियाद रखने के लिय जाते है या किसी होटल का अुद्घाटन करन के लिय चले जाते है और अिसमें फुजूलखर्ची करते हैं। म यह कहना चाहता हूं कि अिस तरह से होटल आदि के खुलवाने के लिये मिनिस्टर्स दौरे नही किया करते अैसे कार्य अधिकतर शहरोंमेंही होते हैं। हैदराबाद में किसी मिनिस्टर ने अिस तरह होटल आदि खोले भी हो तो अुसका भार पब्लिक पर नहीं पडता है। अिस तरह यदि शहर में होटल आदि खोलने के लिये मिनिस्टर्स जाते हैं तो अुन्हे कोअी

ट्रॅवलिंग अलाअुन्स या भत्ता नहीं दिया जाता। अिस तरह की छोटी छोटी चीजों को बडी बनाकर अुसे बडी दिखाकर अुसमें खुद परेशान होना अपोजिशन पार्टि के लिये तो बिलकुल ही बेकार और अुसकी शान के खिलाफ है। मै यह साफ करदेना चाहता हू कि आदिलाबाद या औरंगाबाद मे कोअी म्हसूर केफे या अिसीप्रकार के किसी होटलके अुद्घाटन के लिये कोअी मत्री वहां नही गये थे लेकिन हैदराबाद मे यदि अैसा कोअी होटल खोलागया हो मैं नहीं समझता अुसमें कोअी कबाहत है।

यह भी कहा गया कि मिनिस्टर लोग जो दौरा करते है वह अपनी पाप्युलॅरिटी बढाने के लिय करते हैं। अपना नाम अखबारों में आना चाहिये अिस लियें दौरे निकालते है और दौरेमें कुछ कुछ स्थानों को जो भेट देते है वहभी अुसी लिये कि लोगों में प्रसिद्धी हो और अखबारों में नाम आये। अिसी लिये स्कूल, अस्पताल आदि स्थानों को भेट देते हैं। लेकिन मै कहना चाहता हूं कि आपका यह ख्याल बिलकूल गलत है। अुन्हे पाप्युलॅरिटी मिलने की जरूरत नहीं। वे पाप्युलर थे अिसी लियें मिनिस्टर बनें। मिनिस्टर जो दौरे निकालते हैं यह तो सही हालात के मालूम करने के ख्याल निकालते हैं। मिनिस्टर्स के दौरे अिस लिये रखे जाते हैं कि वे दूसरे लोगों की हालत से अच्छी तरह वाकिफ हो सकें और अुन्हे रास्त मालूमात मिल सकें। कअी बार अैसा होता है कि यहां बैठकर सही मालूमात नहीं मिल सकती। अिस लिये दौरे निकाल कर बराबर अिनफरमेशन हासिल करने की कोशिश की जाती है।

यह भी कहा गया कि मिनिस्टर लोग अिस लिये दौरे निकालते है जिससे अुन्हे तनख्वाह के तीन गुना भत्ता मिल सके लेकिन यह कहना बिलकूल गलत है। ट्रॅवलिंग अलाअुन्स की पूरी रकम जो मंजूरा है वही तनखाकी तीन गुना नहीं तो भत्ता तीन गुना कहा से मिलेगा? सिवाय मायलेज के अलावा भत्ता मंत्री नही लेते हैं। तीन गुना भत्ता जो आपने कहा है वह बिलकूल गलत है यह तो अेक हिसाबी गलती है। मैं कहना चाहता हूं कि आप जरा मॅथमेटिकल मिस्टेक्स कम किया करें तो अच्छा होगा जैसा अेक ऑनरेबल मेंबर नें तेरा हजार दो सौ को अेक लाख बत्तीस हजार किया था वैसी गलतियां न की जाय।

मुझे यह देखकर बहुत खुशी हुअी कि अपोजिशन के मेंबरों ने कम से कम अेक दो मिनिस्टर्स के बारें में तो यह कहा कि कुछ मिनिस्टर्स तो ठीक तौर पर दौरा करते हैं और अुसका आवाम को फायदा भी मिलता है। आपने अितना जो कॅन्सिड किया अुसके लिये मैं आपका शुक्रिया अदा करता हूं। मुझे अिस बात का अचरज होता है कि गंगा में अुलटी चलनेवाली नाव आज सीधी कैसे चली?

दरखास्तों के बारे में यह कहा गया कि मंत्रियोंको दौरों में जो दरखास्तें दी जातीं हैं अुनका फैसला वहीं तुरंत करना चाहिये। लेकिन मैं साफ कहना चाहता हूं कि यह चन्दूलाली अिस मिनिस्ट्रीमें नहीं होगी। वहां के वहां तुरंत दरखास्त का फैसला नहीं हो सकता है। चंदुलाल कें बारें में कहाजाता है कि चंदुलाल जब दौरे पर निकलते थे तो तुरंत दरखास्तों का फैसला करते थे नतीजा यह होता था कि दरखास्तगुजार घोडेपर पीठकी तरफ मुख करके सवार होता था, अिस घबराहटमे

कि दूसरा आदमी अुसके पीछे दूसरा हुकूम न लारहा हो। अैसी अन्धादुन्धी नहीं होसकती। दरखास्तों के तसफिये तो गौर करके ही होंगे।

अेक मेंबर ने यह कहा कि मिनिस्टर का दौरा होता है तो अेम्. अेल्. अे. को अित्तला नहीं की जाती है दूसरे ने कहा कि मिनिस्टर का दौरा होता है तब दूर दूर हल्ला हो जाता है। झंडिया लगाअी जाती हैं, खंबे लगाये जाते हैं, अेक तरफ तो यह कहा जाता है कि हमें मिनिस्टर आते है अिसका पता भी नही रहता है और दूसरी तरफ यह कहा गया कि मिनिस्टर आते है तो बडी धुमधाम मचाअी जाती है। अितना होनेहीपर मिनिस्टर के आने का पता अेम्. अेल्. अेज. को नही रहेगा यह कैसे हो सकता है।

यह भी अेतराज किया गया कि मिनिस्टर साहब दौरे पर जाते है तो गव्हर्नमेंट का जो रोज काम होता है वह नहीं हो पाता है।

شری کے- اننت ریڈی - آپ تو نہیں کہہ رہے ہیں لیکن وہاں ایسا ہی ہو رہا ہے -

श्री. वि. के. कोरटकर :—आपका यह कहना गलत है। कलेक्टर वगैरे को यह अहकाम दिये गये है कि वह अपना काम छोडकर हर वक्त दौरे में मिनिस्टर्स के साथ न रहें। मै जब कभी दौरेंमें जाता हूं तब कलेक्टर सारें २४ घंटे मेरेही पास रहते हैं अैसी बात नहीं है।

श्री. गोपिडी गंगा रेड्डी :—मिनिस्टर्स टूर की अितल्ला अेम्. अेल्. अेज को नही दी जाती है।

श्री. वि. के. कोरटकर :—अेम्. अेल्. अेज. को अितल्ला जरूरी है अैसी बात नहीं है। अेक तरफ तो आप कहते है कि जब मिनिस्टरका टूर प्रोग्रॅम (Tour Programme) होता है तो बडी चहलपहल मचती है तो क्या अेम्. अेल्. अेज. अुस समय सोते हैं कि अुन्हे अितना भी पता नहीं रहता कि मिनिस्टर आनेवाले हैं।

श्री. गोपिडी गंगा रेड्डी :—यदि मिनिस्टर खुद अितल्ला दे तो क्या होगा? वे यदि अित्तला दे तो ज्यादा अच्छा होगा।

श्री. वि. के. कोरटकर :—सब मिनिस्टरोंने आपकी बात सुन ली है। और वे आगे से अिस बात की तरफ ख्याल रखेंगे। लेकिन मिनिस्टर आनेवालें हैं अिसकी जानकारी खुद भी हासिल करने की कोशिश करनी चाहिये। मिनिस्टर आनेवाले है और खाली घर में बैंठे रहें यह तो ठीक नहीं है और खुद ब खुद सब जानकारी मिलें यह बात मुष्किल है।

अेक बात मुझे और कहनी है वह यह है कि संगेबुनियाद डालन के लिये मिनिस्टर्स जाते यह भी अेक जरूरी काम है अिससे अुनका आवाम से कॉंटॅक्ट आता है। और अुसका भी आवाम पर अेक असर हुवा करता है। वह अेक जरूरी चीज है। अितना कहते हुवे आप अपनी अमेंडमेंट वापस लें अैसी मैं गुजारिश करता हूं।

Mr. Speaker : The question is :

" That L. A. Bill No. II of 1954, the Hyderabad Allowances of Ministers (Amendment) Bill 1954, be read a first time."

The motion was adopted.

Shri V. K. Koratkar : I beg to move :

" That L. A. Bill No. II of 1954, the Hyderabad Allowances of Ministers (Amendment) Bill 1954, be read a second time".

Mr. Speaker : The question is :

" Tha L. A. Bill No. II of 1954, the Hyderabad Allowances of Ministers (Amendment) Bill 1954 be read a second time ".

The motion was adopted.

Clause 2

Mr. Speaker : The question is :

"That Clause 2 stand part of the Bill."

The motion was adopted.
Clause 2 was added to the Bill.

Clause 3

Mr. Speaker : Shri Sreeramulu can move only the first part (*a*) of his amendment, because (*b*) relates to 'travelling allowance' whereas this bill is regarding 'conveyance allowance'.

Shri G. Sreeramulu : I beg to move :

" That in lines 2 and 3 of sub-cl (4), for the words 'a house allowance at the rate of' substitute the following namely—

'an actual house rent but not exceeding'

Mr. Speaker : Amendment moved.

Shri Gopidi Ganga Reddy : I beg to move :

Omit sub-clause (4).

Mr. Speaker : Amendmet moved

شری جی - سری راملو - مسٹر اسپیکر سر - الونسس آف منسٹرس ایکٹ سنہ ۱۹۵۲ع میں جو امنڈمنٹ بل آیا ہے اسکے کلاز ۳ میں ایکچویل ھاؤز رنٹ بٹ ناٹ اکسسیڈنگ

(Actual house rent but not exceeding)

رکھنا چاھتا ھوں - اس میں یہ رکھا گیا ہے کہ

(A house rent at the rate of Rs. 150 per month)

اسکے بعد کنویئنس الونس کے بارے میں یہ ہے -

Conveyance allowance at the rate o` I.G. Rs. 200 per month

کنوئینس الونس کا جو ذکر کیا گیا ہے اسکے بارے میں میرا منشاء یہ تھا کہ گورنمنٹ خود انکو کار پروائیڈ کرے - گورنمنٹ خود اسکو مینٹین کرے - مجھے پہلے امنڈمنٹ کے بارے میں جسکی اجازت دیگئی ہے میرا یہ نظریہ ہے کہ منسٹرس اور ڈپٹی منسٹرس کی سیالریز بڑھانا غیر ضروری ہے اور یہ کہنا ہے کہ ایک ناقابل تقلید نمونہ عوام کے سامنے پیش کیا جارھا ہے - اسی طرح الونسس کے بارے میں ایک عجیب و غریب نمونہ پیش ھو رھا ہے - اس میں یہ ہے کہ اگر کوئی ڈپٹی منسٹر کوئی مکان ایک سو یا پون سو میں بھی لے تو اسکو ۱۵۰ روپیہ ملنا چاھئے اور اسکو ضرور ملینگے - کسی اور طریقہ سے بھی سیالریز میں اضافہ کرنے کا اسکو ایک بیاک ڈور میتھڈ (Back door method) ھی کہنا پڑرھا ہے اختیار کیا جا رھا ہے - آنریبل منسٹرس کو یہ موقع نہ ھونا چاھئے بلکہ ایکچویلی وہ جتنا ھاؤز رنٹ دے رہے ھیں وہ انکو ملنا چاھئے مگر ھر ایک چھوٹی موٹی چیز میں بھی اسکی گنجائش رکھی جاتی ہے کہ وہ اس میں سے بھی کچھ حاصل کرسکیں - کنوئینس الونس کے سلسلہ میں بھی سی طرح سے ہے - یہ تو بالکل ویکتی کی درشٹی سے پلٹنا ہے اور سیدھے راستے سے ھٹا کر کام کرنے کے بارے میں ترغیب دینا ہے - اسکے برخلاف اگر آپ ھاؤز رنٹ میں پچاس پون سو کی زیادتی کرتے اور تنخواہ بھی سات سو پچاس کے بجائے آٹھ سو رکھتے تو بہت اچھا تھا لیکن یہاں تو یہ ترغیب ہے کہ ۵۰ روپیہ بھی رنٹ دیتے ھیں تو ۱۵۰ روپیے لینا چاھئے جیسے کہ آنریبل ممبرس سکنڈ کلاس میں نہیں بھی آئے تو نہیں سکنڈ کلاس فیر ملتا ہے -

اسکے بعد جو مشنری یا ڈھانچہ قائم ہوا ہے اسکے بارے میں بھی بہت کچھ کہا گیا ہے - وہ تو بگڑتا ھی جا رہا ہے چاہے اس کے لئے کتنے اخراجات کئے جائیں - اس سے یہ ہو رہا ہے کہ خزانہ میں رقم کم ہوگی - اسی طرح نہ صرف ہاؤز رنٹ بلکہ کنوئینس الونس میں بھی یہ ہے کہ خواہ وہ ریپر (Repair) کرے یا نہ کرے برابر دو سو روپیے لیتے جائینگے اس طرح لینے کے تین چار طریقے رکھے گئے ہیں انکو مسترد کرنا چاہئے مگر وہ برابر جاری ہیں اور آئندہ بھی جاری رہینگے - اسی طریقہ سے کنویئنس الونس کے بارے میں بھی ہے - مجھے تو امنڈمنٹ موو کرنے کی اجازت نہیں دیگئی - وہ بھی جیسے کا ویسا ھی رکھا گیا ہے - وہ دو سو روپیہ ویسے ھی ملتے رہینگے - اس طرح سے ہزار روپیہ آپ اونکی سیالری مقرر کر رہے ہیں - کیوں نہیں آپ عوام کے سامنے یہ مان لیتے کہ ہم ایک ہزار روپیہ اونکی تنخواہ مقرر کر رہے ہیں - کیوں نہیں آپ یہ سیدھے طریقہ سے کہہ دیتے - کلکٹروں اور آئی - اے - ایس افسروں کو تو چھوڑ دیجئے لیکن ہم جیسے لوگوں کو جو عوام میں کام کرتے ہیں بالکل سائیڈ ٹراک (Side track) ہونا چاہئے اسٹریٹ کٹ (Straight cut) نہیں کرنا چاہئے - سٹی میں جو لوگ رہتے ہیں اون کے لئے کوئی خرچہ نہیں ہوتا ایک دو فرلانگ کے لئے ایسا کوئی زیادہ خرچہ نہیں ہوسکتا - آنریبل فینانس منسٹر نے فرمایا ایسی چھوٹی چھوٹی اور معمولی باتوں کا ذکر نہیں کرنا چاہئے - لیکن ہمارے پاس ذکر کرنے کے لئے اور رکھا ھی کیا ہے - یہی چھوٹی چھوٹی چیزیں ہیں - ہمارے منسٹر ایسے ھی کام تو کرتے ہیں - ایک منسٹر غلہ کی مارکٹ اوپن کرتے ہیں - ایک منسٹر پیراڈائز ٹاکیز کا افتتاح کرتے ہیں - ہمارے ہوم منسٹر لیلا پدمنی ڈانسنگ پارٹی کا افتتاح کرتے ہیں - ہمارے پریوس منسٹر شری راجو سکندرآباد میں ویلکم ہوٹل کا افتتاح کرتے ہیں - وہاں ان کی موٹریں فلیگ لگائے ہوئے فرفر کرتی نظر آتی ہیں - کیا ہمارے فلیگ کی اتنی ھی عزت ہے . . . .

مسٹر اسپیکر - آپ امنڈمنٹ پر ھی کہئے -

Shri G. Sreeramulu :This may mitigate charges under 'conveyance allowance' and I think what I am speaking is relevant.

[illegible] ہمارا جھنڈا گلی کوچوں میں نظر آتا ہے - مجھے تاریخ یاد نہیں لیکن [illegible] سکندرآباد میں میں نے دیکھا کہ وہاں پنٹیا نامی ایک شخص کی دوکان [illegible]

[illegible]

مسٹر اسپیکر - [illegible] غیر متعلق [illegible] کیوں کی جارہی ہے؟

[illegible] کا [illegible] نہیں تھا کہ اس لئے بولنے کی اجازت دینے میں نقصان نہیں ہے [illegible]

مسٹر اسپیکر - اس کے بارے میں بل میں پراویژن نہیں ہے پھر کیسے بحث ہوسکتی ہے -

شری جی - سری راملو - میں صرف یہی کہنا چاہتا ہوں کہ راستہ سیدھا اختیار کرنا چاہئے سائیڈ ٹراک نہ کرنا چاہئے - کھلم کھلا کہدینا چاہئے کہ ہم نے اتنی سیالری رکھدی ہے - ہم نے جو ترمیم پیش کی ہے اگر اوسکی وجہ (۱۰۰) روبیہ خزانہ میں جمع ہو جاتے ہیں تو اوس میں کوئی نقصان نہیں ہوگا - اس میں آپ سائیڈ ٹراک کی گنجائش مت رکھئے -

శ్రీ గోపిడి గంగారెడ్డి : అధ్యక్షమహాశయా,

ఇంతకుముందు డెప్యూటీ మినిస్టర్సుకు జీతంగురించి నదీ ప్యాసు అయినదీ. ఇప్పుడేదైతే కన్వేయన్సుకొరకు ....

مسٹر اسپیکر - آپ ہندی میں کہیں تا کہ منسٹر صاحب اچھی طرح سمجھ کر جواب دے سکیں -

श्री. गोपिडी गंगा रेड्डी :—मिनिस्टर साहब अंग्रेजीमें बोलतें हैं तब हमें नहीं समझता। मै हिंदी अच्छी तरह नहीं बोल सकता हूं। डिप्टि मिनिस्टर साहब तर्जुमा कर सकते हैं।

مسٹر اسپیکر - جب کبھی کوئی انگریزی میں تقریر شروع کرتے ہیں تو میں کہتا ہوں کہ اردو میں یا ہندی میں تقرر کی جائے -

श्री. गोपिडी गंगा रेड्डी :—मिनिस्टर साहब यदि यह यकिन दिलाते हैं कि आगेसे वे भी अंग्रेजी में नहीं बोलेंगे तो मैं भी हिंदी में बोलने की कोशिश करूंगा मेरी हिंदी तो टूटी फूटी है यह जो बिल लाया जा रहा है अुसमें ७५० रुपये तनख्वाह और दूसरे अलाअुन्सेस भी रखे गये हैं मै यह पूछना चाहता हूं कि क्या जो आज डिप्टि मिनिस्टर्स बनें हैं अुनके अखराजात, जब की वे अेम. अेल. अेज. थे अुससे आज ज्यादा बढे हैं? जब वह अेम. अेल. अे. थे तब अुनका काम २०० रुपये से हो सकता था, तब अैसे क्या अखराजात बढे हैं कि वह २०० रुपये आज काफी नहीं हो सकते है। जो अेम. अेल. अेज. को अुस वक्त २०० रुपये मिलते थे, अुसमें काम चल सकता था तो आज क्यों नहीं कर सकते हैं। आप ज्यादा काम करते हैं तो आपकी भूख ज्यादा बढी और अब आपको साढे सात सौ रुपये की जरूरत महसूस होने लगी। और अिसके अलावा यहां कन्वेयन्स अलाअुन्स (Conveyance allowance) भी २०० रुपये रखा जा रहा है। मै समझता हूं अिस तरह कन्वेयन्स अलाअुन्स अलग देना ठीक न होगा। यह कहा गया कि ज्यादा काम हो और हम जनता तक पहूंचें, अिस लिये डिप्टि मिनिस्टर्स रखे जा रहे हैं, लेकिन यह गलत है। वहां जो डिप्टि मिनिस्टर्स जा रहे है वह तो तनख्वाह लेने के लिये जा रहे हैं।

मैंने अभी अर्ज किया कि जब मिनिस्टर्स दौरेपर आते है तो अेम. अेल. अेज. को अित्तला भी नहीं होती है, और मिनिस्टर्स साहब कहते है कि हम लोग घर में बैठे रहते हैं। मै कहना चाहता हूं कि हम लोग तो घर पर नही बैठे रहते, बल्कि अगर कोअी घर पर बैठे रहते होंगे तो वे आपकी ही पार्टि के लोग हैं।

मं तो कहता हूं कि डिप्टि मिनिस्टर्स को घर का अलाअुन्स देने की कुछ भी जरूरत नहीं है। आज मिनिस्टर्स जिस घर में रहते है अुसमें ४०, ४०, कंमरे होते हैं। अितना बडा मकान होने की क्या जरूरत है। अिसमें से कितने ही कंबरें खाली रहते है। अितनी जगह की मिनिस्टर्स को क्या रहती है ? मै समझता हू कि आवाम की आवाज अपने कानों तक न पहुंचें अिस लिये आप अितने बडे बडे कबरें में रहते है, तेलूगू में अेक कहावत है

చీమలు పెట్టినపుట్టలు
పాముల కిరవైనయట్లు పామరుడుదగన్
హేమంబు గూడబెట్టిన
భూమీశుల పాలజేరు భువిలో సుమతీ !

छोटे छोटे मकान बनाकर अुसमें अेक साप रहता था और सारी चुंटियां खाकर वह बडा हुवा अिस तरह आप भी आवाम को छोटे छोटे घरों में रखकर आप खुद बडे मकानों में रहना चाहते हैं। यह कोअी नाटक या भागवत तो नहीं है, मै कहता हूं कि आज अेक मिनिस्टर के पास जितना बडा घर हैं अुसमें सात मिनिस्टर्स अुतनीही जगह में आसानी से रह सकते हैं। मिनिस्टर्स और डिप्टि मिनिस्टर्स भाअी भाअी की तरह अेक जगह पर रहे तो यह मकान का अलग अलाअुन्स देने की जरूरत ही न होगी।

श्री. वि. के. कोरटकर :—स्पीकर सर, अभी तक अिस बात पर काफी तकरीरें होगअी हैं और मुझे कहना था वह सूनने से पहले ही कह दिया है। अब अुसे दोहराने की जरूरत नहीं।

मैं सिर्फ अेक बात की तरफ अिशारा करना चाहता हूं यह कहा गया कि जो ७५० रुपया रखा गया है वह काफी है। अब १५० रुपया घर के लिये अलाअुन्स देने की जरूरत नहीं है जो वास्तविक घर का किराया होगा वह दिया जाना चाहिये। और ज्यादा से ज्यादा १५० रुपये रखना चाहिये वैसा कहा गया है अगर अेक घर का किराया १३२ रुपये १२ आने ६ पाअी हो तो [illegible] जाय। बाकी जो रक्कम है वह बाट कर ली जाय। अिस तरह छोटी छोटी [illegible] से कुछ फायदा नहीं होनेवाला है।

टी. अे. के बारे में जो कहा गया वह तो गलत है। [illegible]

Mr. Speaker : I shall now put the amendments to vote.

Clause 3

Shri G. Sreeramulu : I beg leave of the House to withdraw my amendment.

The amendment was, by leave of the House, withdrawn.

श्री. गोपिडी गंगा रेड्डी:—मैंने कहा था कि मिनिस्टर जिस घर में रहते हैं अुसे ४० कंबरें होते हैं। अुसका जवाब मिनिस्टर साहब ने नहीं दिया, अिस लिये मैं अिसे व्होट (Vote) पर रखना चाहता हूं।

مسٹر اسپیکر - یہ امنڈمنٹ نیگیٹیو کرنے والا ہے لیکن میں نے اس کی اجازت دی ہے -

The question is :

"Omit sub-clause (4)".

The motion was negatived.

Mr. Speaker : The question is :

"That Clause 3 stand part of the Bill".

The motion was adopted.

Clause 3 was added to the Bill.

Clauses 4 to 6

Mr. Speaker : There are no amendents to Clauses 4 to 6. I shall put them to vote. The question is :

"That Clauses 4 to 6 stand part of the Bill".

The motion was adopted.

Clauses 4 to 6 were added to the Bill.

Mr. Speaker : The quention is "That Short Title, Commencement and Preamble stand put of the Bill."

The motion was adopted

Short Title, Commencement, and Preamble were added to the Bill.

Shri V. K. Koratkar : I beg to move :

"That L. A. Bill No. II of 1954, the Hyderabad Allowances of Ministers (Amendment) Bill, 1954, be read a third time and passed".

Mr. Speaker : The question is :

" That L. A. Bill No. II of 1954, the Hyderabad Allowances of Ministers (Amendment) Bill, 1954, be read a third time and passed."

The motion was adopted.

The House then adjourned till Half Past Two of the Clock on Friday, the 5th March 1954.
